~~۴۴ ۴۵~~
۳۷۱۰ع
ل س
۳۷۱۵ع
~~۴۹ ۴۵~~

[illegible]

کتبخانهٔ ولی [illegible] میر [illegible]

محمد
[illegible]

۳۴۱۰۶

~~۲۰۱۱~~

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین

یعنی نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ عیسائی ولیکن تھا حنیف مسلمان اور نہ تھا مشرکوں سے

سید محمد حسن زیدی

سیپارہ ۳ سورۃ آل عمران ۔ رکوع ۷ ۔ آیت ۹

ردّ وہابی

آیاتِ قرآن مجید سے

حصّہ اوّل

حنفی مسلمان کہلانے کا حکم قرآن مجید سے

جسکو
عبد الواحد حاجی (جھنڈے والے) کوچہ شیرازی چوک متی لاہور
نے شائع کیا

لاہور پرنٹنگ پریس [illegible]

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان ربی انت النعیم لا الہ الا اللہ محمد الرسول ا
صلے اللہ علیہ وسلم

وَلَا تُعَسِّرْ

وتمم بالخیر	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ربِّ یَسِّرْ

دفعہ (۱) عرصہ تیرہ سو سال کا ہوا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ
نے تمام مخلوق کی ہدایت کیلئے نبی برحق کر کے بھیجا تھا۔ اور آپ کو قرآن مجید جیسی اعلیٰ
نعمت عطا فرما کر قرآن مجید میں آپ کے ساتھیوں کی چھ صفتیں بتائی تھیں۔
دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۲۶) سورہ فتح رکوع ۴) آیت (۲) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (۲۸)
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ
فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ
فِی الْاِنْجِیْلِ۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ
یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ط **ترجمہ:** وہی ہے اللہ جس نے
رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے او
گواہ کافی ہے۔ (۲۸) محمد رسول اللہ کے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ کافروں پر سخت
ں۔ باہم ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ انہیں (اے دیکھنے والے) تو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر
رہے ہیں۔ (اور کبھی سجدہ کر رہے ہیں۔ خواہش رکھتے ہیں۔ اللہ کے فضل کی اور رضامند کی
ان کی شناخت یہ ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کے اثر سے روشنی ہوگی یہی ان کی
صفت توریت میں لکھی ہے اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے۔ کہ ان کی ترقی کی حالت مثل

اس کھیتی کے ہے جس نے زمین سے اپنا پٹھا نکالا۔ پھر اُسے اس نے موٹا کیا تو وہ موٹا ہو گیا۔ اور اپنی نال پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی روز افزوں ترقی سے کسانوں کو خوش کرنے لگا۔ تاکہ کافروں کو اس سبب سے غصہ میں ڈالے وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں میں جو ایمان لے آئے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں اُن کے لئے بخشش ہے اور بڑا اچھا بدلہ ؏

دفعہ (۲) اس آیت میں جو چھ صفتیں ہیں۔ اُن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چھ اصحاب مراد ہیں (۱) اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے حضرت ابوبکر صدیق (۲) رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ سے حضرت عمرؓ (۳) تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا سے حضرت عثمان (۴) يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ سے حضرت علی رضؓ (۵) وَرِضْوَانًا سے حضرت امام حسنؓ (۶) سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

دفعہ (۳) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی حدیث قرنی میں اِن چھ بزرگوں کے متعلق پیشگوئی کی تھی جو کہ بخاری اور مسلم شریف کی کتابوں میں درج ہے۔

دیکھو حدیث خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ترجمہ میری اُمت کے بہتر میری قرنی کے لوگ ہونگے۔ بعد اُن کے وہ لوگ جو ملے اُن کو۔ اور بعد اُن کے وہ لوگ جو ملے اُن کو ؏

دفعہ (۴) قرنی میں چاروں یاروں کے آخر کے چار حروف ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کا ق اور حضرت عمر کی ر حضرت عثمان کی نون اور حضرت علی کی ی۔ اور حضرت علی کے بعد حضرت امام حسن گدی نشین ہوا۔ وہ اپنے باپ حضرت علی رضؓ سے چھوٹا تھا۔ اور حضرت امام حسنؓ کے بعد حضرت امام حسینؓ گدی نشین ہوا۔ جو اپنے

دفعہ (۵) اور خداتعالیٰ کی قدرت سے جس طرح آپ نے حدیث قرنی میں فرمایا
اوسی طرح خداتعالیٰ نے ان بزرگوں کو خلافت دی ۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق
بعد ان کے حضرت عمر رضہ کو بعد ان کے حضرت عثمان رضہ کو اور بعد ان کے حضرت علی
بعد ان کے امام حسن رض کو بعد ان کے امام حسین کو رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

دفعہ (۶) اور اس لیے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تما
امت میں سے بہتر شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ۔ بعد ان کے حضرت
اور بعد ان کے حضرت عثمان رضہ اور بعد ان کے حضرت علی رضہ اور اولاد ان کی

دفعہ (۷) یہ بزرگان اسلام ان تاریخوں میں فوت ہوئے تھے

اسمائے بزرگان اسلام	عمر وقت وفات	وفات ہجری	مقام وفا
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳ سال	۱۱ ہجری	مدینہ منورہ
خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۶۳	۱۳ ہجری	مدینہ منورہ
خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۶۳	۲۳ ہجری	مدینہ منورہ
خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۸۰	۳۵ ہجری	مدینہ منورہ
خلیفہ چہارم امام اول حضرت علی رض	۶۳	۴۱ ہجری	کوفہ متصل کربل
امام دوم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۴۷	۵۰ ہجری	مدینہ منورہ
امام سوم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۵۷	۶۱ ہجری	کربلائے معلیٰ

دفعہ (۸) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک انگشتری
جس پر کندہ تھا (محمد رسول اللہ) صلے اللہ علیہ وسلم آپ جس وقت بادشاہوں کو خط لکھا
تھے تو اس انگشتری سے خطوں پر مہر لگایا کرتے تھے ۔ آپ کی وفات کے بعد وہ انگ
آپ کی انگشت مبارک سے اتاری گئی تھی ۔ اور تمام اصحابوں نے حضرت ابوبکر رض
کو اپنے سے بزرگ خیال کر کے وہ انگشتری پہنا دی اور ان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا
[illegible]

فعہ (۹) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات کے بعد وہی انگشتری حضرت عمرؓ نے بھی
ور حضرت عمر کی وفات کے بعد وہی انگشتری حضرت عثمان رضؓ نے پہنی اور حضرت
عثمان کے ہاتھ سے وہ انگشتری تدیبی مدینہ منورہ میں اُس کنواں میں گر گئی جو کہ خاتم
کنیوت کے نام سے مشہور ہے اور بعد ازاں باوجود بہت تلاش کے نہ مل سکی ۔

فعہ (۱۰) یہ سب کچھ اس انگشتری کی برکت کی بدولت تھا۔ کہ پہلے تین خلیفوں کے
زمانہ میں امن رہا۔ اور جب وہ انگشتری گم ہوگئی تو فتنہ و فساد مسلمانوں میں
شروع ہوا۔ بغاوت ہوگئی اور حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضؓ
خلیفہ ہوئے مگر حضرت معاویہ نے جو دمشق شہر کا حاکم اور حضرت عثمان کا پرزادا
دا بھائی تھا۔ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ تسلیم نہ کیا۔ اور کہا کہ اُس کے بھائی حضرت
عثمان رضؓ کے قاتل کو قصاص میں دیا جائے اور چونکہ قاتل قصاص میں دیا نہ گیا
س سے فریقین میں جنگ ہوئے۔ اور حضرت علی کی خلافت پر تمام امت کا
جماع نہ ہوا ۔

دفعہ (۱۱) حضرت علی نے مدینہ منورہ سے دار الحکومت کوفہ کو تبدیل
ر لیا۔ اور وہیں وفات پائی۔ اور آپ کی وفات کے بعد حضرت امام حسنؓ
نے امیر معاویہ کے ساتھ صلح کر کے حکومت اُس کو دیدی اور کوفہ کو چھوڑ کر
دینہ منورہ میں آ کر بود و باش شروع کی ۔

دفعہ (۱۲) اور جس وقت حضرت امام حسن نے حضرت امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت
ر کے حکومت اُن کو دیدی تھی۔ اسی وقت اُن کے چھوٹے بھائی امام حسینؓ
نے بھی امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ اور دونو بھائی مدینہ منورہ
یں آ گئے تھے ۔

دفعہ (۱۳) سنہ ۵۰ ہجری میں حضرت امام حسن کی وفات کے بعد حضرت امام
حسینؓ مدینہ منورہ میں گدی نشین ہوئے۔ اور دس سال تک آپ کے زمانہ میں

کوئی جنگ نہ ہوا۔

دفعہ (۱۴) ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری میں امیر معاویہ فوت ہوا۔ اور اس
بیٹا یزید دمشق شہر میں گدی نشین ہوا۔ تو کوفہ شہر والوں کے دل میں دمشق
والوں سے آزاد ہونے کا خیال پیدا ہوا۔ اور انہوں نے کسی کو اپنا بادشا
کرنا چاہا۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ کو جو مدینہ منورہ میں تھے۔ قرآن مج
مہریں لگا کر خدا تعالےٰ اور اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر کوف
آنے کے لئے خط لکھے اور وہ قرآن مجید آپ کے پاس بھیج دیا۔

دفعہ (۱۵) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اگر کوفہ کو نہیں ج
تو قرآن مجید کا منکر ہوتا ہوں اور اگر جاتا ہوں تو غیر ملک میں جان کا خو
مگر حضرت امام حسین رضی نے اپنی جان کے خوف سے قرآن مجید کی تابعداری کو م
کیا۔ اور کوفہ کو روانہ ہوئے۔

دفعہ (۱۶) مدینہ منورہ سے کوفہ چالیس منزل دور ہے اور راستہ دریا فرا
گذر کر کوفہ کو جاتا ہے

دفعہ (۱۷) اس خطوکتابت میں قریباً پانچ ماہ گذر گئے۔ اور اتنی
میں کوفہ والوں کو یزید نے اپنے قابو میں کرلیا۔ اور جس وقت حضرت اما
کوفہ کے نزدیک کربلا کے میدان میں پہنچے تو دشمن کی فوجیں اس جگہ د
کے کنارہ پر پڑی ہوئی تھیں اور انہوں نے حضرت امام حسینؓ کو شہید

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

دفعہ (۱۸) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچاس سال
سنہ ۶۱ ہجری میں حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔ او
وقت کے بعد تمام مسلمان یزید بن معاویہ کے خلاف ہوگئے۔ کہ اس سے
امام حسین علیہ السلام کا انتقام لیں۔

دفعہ (۱۹) یزید دمشق شہر کا حاکم تھا اور اس کے پاس لشکر اور فوج تھی اس لئے مسلمانوں کو اُس سے حضرت امام حسین علیہ السلام کا انتقام لینے میں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آخرش وہ مارا گیا۔ اور اس کے بعد اُسکا بیٹا معاویہ بن یزید گدی پر بیٹھا۔ اور اس کے ساتھ بھی مسلمانوں کے جنگ ہوئے۔ اور وہ بھی مارا گیا ÷

دفعہ (۲۰) جیسا کہ دستور ہے۔ کہ جسوقت دو آدمی لڑتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں۔ اسیطرح اوسوقت بھی لوگ یزید کو برا کہتے تھے۔ اور انہوں نے یزید کو برا کہنے کے ساتھ ہی اُس کے باپ حضرت امیر معاویہ کو برا کہنا شروع کیا۔ کیونکہ اُس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے باپ حضرت علی سے جنگ کیا تھا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ حضرت علی کی وفات کے بعد جس وقت حضرت امام حسن ع اور اس کے بھائی حضرت امام حسین رض نے امیر معاویہ کو خلیفہ تسلیم کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے حکومت سے دستبرداری دیدی تھی۔ تو اُس وقت امیر معاویہ اس قابل نہ رہا تھا۔ کہ مسلمان اُس کو بُرے لفظوں سے یاد کریں۔

دفعہ (۲۱) اور چونکہ وجہ مخاصمت صرف خلافت تھی اس لئے اُن لوگوں نے حضرت علی کو حضرت عثمانؓ سے جو کہ حضرت معاویہ کا پردادا زاد بھائی تھا۔ بزرگ اور زیادہ مستحق خلافت خیال کرنا شروع کیا۔ کیونکہ حضرت عثمان رض کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوا تھا۔

دفعہ (۲۲) اور جسوقت انہوں نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمان رض سے بزرگ اور زیادہ مستحق خلافت خیال کرنا شروع کیا۔ تو انہوں نے پہلے دو خلیفوں حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر رض سے بھی حضرت علی رض کو بزرگ خیال کر کے حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل قرار دے دیا ÷

دفعہ (۲۳) اور یہ خیال نہ کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری حضرت پہلے تین خلیفوں ہی نے پہنی تھی۔ اور اس انگشتری کو حضرت علی نے نہیں پہنا تھا۔ اور جن شخصوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری کو پہنا تھا وہ حضرت علی رض سے بزرگ تھے۔ اور باقی تمام مسلمانوں سے حضرت علی بزرگ تھے

دفعہ (۲۴) اور یہ جو کہ اصحابیوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ مقرر کر کے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری پہنائی تھی۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہوا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رض تمام لوگوں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک بزرگ ہیں ؛

دفعہ (۲۵) کیونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی تھی تو حضرت ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔ اور جس وقت آپ غار ثور میں تشریف لے گئے تھے تو کفا مکہ آپ کی تلاش میں غار کے منہ پر آئے۔ مگر خدا تعالے کی قدرت سے جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق غار میں داخل ہوئے تو اس کے بعد کافروں کے پہونچنے سے پہلے مکڑی نے غار کے منہ پر جا تان دیا تھا اور ایک کبوتری نے اس جالے میں انڈے دے دیئے تھے

دفعہ (۲۶) جب وقت کافر اس غار کے منہ پر پہونچے تو مکڑی کے جا اور کبوتری کے انڈوں کو دیکھ کر گمان کرنے لگے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس میں نہیں ہیں۔ اور اس طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق غار ثور میں کافروں سے بچ گئے تھے۔

دفعہ (۲۷) جیسا کہ دستور ہے کہ جو شخص اندھیرے میں بیٹھا ہوتا ہے باہر والوں کو دیکھ سکتا ہے اور جو شخص روشنی میں ہوتا ہے وہ اند

والوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ اسی طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کافروں کو جو غار کے باہر روشنی میں تھے دیکھتے تھے۔ مگر کافر اُن کو نہیں دیکھتے تھے۔

دفعہ (۲۸) اُس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کافروں کو غار کے منہ پر دیکھکر غم کیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کی تسلی کے لیے فرمایا کہ تو غم نہ کھا خدا ہمارے دونوں کے ساتھ ہے + دیکھو سیپارہ (۱۰) سورت التوبہ رکوع (۶) آیت (۳) إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ اگر تم مدد نہ کرو گے رسول کی تو اُس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے دونوں کے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین اوس پر اور مدد کی اوس کی۔ بھیجیں وہ فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں۔ اور نیچے ڈالی بات کافروں کی اور اللہ کی بات ہمیشہ ہے اوپر (اور رہے) اللہ زبردست ہے حکمت والا +

دفعہ (۲۹) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیق رض کو غار ثور میں کہے تھے۔ اور غار ثور کے بعد جو وقت آپ مدینہ منورہ میں پہونچے تو اوس وقت خدا تعالے کو کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ اوس نے غار ثور کے واقعہ کو قرآن مجید میں بیان فرما دیا +

دفعہ (۳۰) اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کے اس فرمان کو جو آپ نے غار ثور میں حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو فرمایا تھا
کہ خدا تعالیٰ ہمارے دونوں کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں در
فرما کر منظوری دیدی کہ واقعی میں ان دونوں کے ساتھ ہوں

دفعہ (۳۱) جس طرح دفتر کا منشی کوئی کاغذ لکھتا ہے اور افسر اس پر دستخط
کر دیتا ہے تو وہ تحریر منشی کی نہیں کہلاتی۔ بلکہ افسر کی خیال کی جاتی ہے۔ اسی
طرح جس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
فرمان کو جو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کو غار ثور میں فرمایا تھا۔ کہ خدا ہمارے دو
کے ساتھ ہے قرآن مجید میں درج فرما دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو منظوری دیدی۔ کہ واقعی میں ان دونوں کے
ساتھ ہوں یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو
صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کے ساتھ ہوں ۔

دفعہ (۳۲) اور چونکہ قرآن مجید کے رو سے خدا تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق دونوں کے ساتھ تھا۔ اور جس وقت
حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تمام مسلمانو
میں سے خدا تعالیٰ حضرت ابو بکر رضؓ کے ساتھ تھا۔ جس لئے اصحاب
رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو بکر صدیق کو اپنے سے بزرگ جان کر آپ کو رسو
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری پہنا دی اور ان کو خلیفہ مقرر کر دیا تاکہ اس
انگشتری کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پہنا کریں۔

دفعہ (۳۳) اس لئے حضرت ابو بکر صدیق کا خلیفہ مقرر ہونا قرآن مج
مطابق تھا۔ اور جو لوگ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ بلافصل قرار دیتے
وہ قرآن مجید کے مخالف ہیں ۔

دفعہ (۳۴) جو لوگ حضرت علی رض کو خلیفہ بلافصل قرار دیتے تھے۔ انہوں
پہلے تین خلیفوں کی تحقیر کرنا ضروری خیال کیا۔ جو بات کے عام مسلمانوں
کے منشاء کے خلاف تھی۔ جو اصحاب ثلاثہ کو بزرگ خیال کرتے تھے۔
اس لیئے جو لوگ اصحاب ثلاثہ کی تحقیر کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو دوسرے
مسلمان شیعہ یعنے فرقہ یا گروہ کے نام سے پکارتے تھے۔ یعنے مسلمان
میں سے ایک ایسا فرقہ جو کہ اصحاب ثلثہ کو برا خیال کرتا ہے۔

دفعہ (۳۵) اور چونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہوا تھا کہ جو
تم میں سے پہلے باایمان گذر چکے ہیں۔ ان کے لیئے بخشش مانگنے کے
علاوہ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرو۔

دیکھو سیپارہ (۲۸) سورہ حشر، رکوع (۱) آیت (۱۰) وَالَّذِیْنَ
جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُو
رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط **ترجمہ:** اور واسطے ان لوگوں
کے جو آئے ان کے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہم کو اور ہمارے
بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہونچے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دل میں
بیر ایمان والوں کا۔ اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان ∴

دفعہ (۳۶) اس لیئے تمام مسلمانوں نے جو اصحاب ثلاثہ کو عزت
نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اپنا نام اہل سنت والجماعت رکھا۔ اہل
اس لیئے کہ وہ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کی تابعداری میں کسی
نہیں کہتے تھے۔ اور جماعت اس لیئے کہ تمام مسلمان اس بات پر
تھے۔ کہ بزرگوں کو برا کہنا نہیں چاہیئے۔ اور چونکہ یہ ایک لمبا نام
اس لیئے وہ اختصار کے طور پر اپنے آپ کو سنی کہتے تھے۔

دفعہ (۳۷) شیعہ فرقہ والے اپنی تائید میں کہتے تھے۔ کہ شیعہ ہونے کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ بھی شیعہ تھا۔ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ ط ترجمہ اور اس کے (یعنی حضرت نوحؑ کے) فرقہ والوں میں سے (شیعہ) تھا ابراہیم ط

دفعہ (۳۸) اور شیعہ فرقہ کے بالمقابل اہل سنت والجماعت کہنے لگے کہ ابراہیمؑ اس وقت شیعہ تھا۔ جب کہ اس کا دل سلیم خدا کی طرف مائل تھا۔ اور اس کا باپ اور اس کی قوم بت پرست تھے اور وہ ان کے گھروں میں رہتا اور ان سے جھگڑا کر کے ان کو کہا کرتا تھا۔ کہ بت پرستی کو چھوڑ کر خدا کی پرستش کرو ٭

دیکھو سیپارہ (۲۳) سورہ والصافات رکوعہ (۳) آیت
(۵) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (۶) اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ (۷) اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (۸) ثُمَّ اَغْرَقْنَا
الْاٰخَرِیْنَ (۹) وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ وقف لازم اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ
بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (۱۱) اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ (۱۲) اَئِفْکًا
اٰلِھَۃً دُوْنَ اللّٰہِ تُرِیْدُوْنَ (۱۳) فَمَا ظَنُّکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ آیت (۵) سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں (۶) ہم یوں بدلا دیتے ہیں نیکی والوں کو (۷) وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں (۸) پھر غرق کر دیا ہم نے دوسروں کو (۹) اور اس کے فرقہ میں سے (شیعہ) تھا ابراہیم (۱۰) جب آیا اپنے رب کے پاس لیکر دل سلیم (۱۱) جب کہا اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو۔ تم کیا پوجتے ہو (۱۲) کیا جھوٹے بنائے معبودوں کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو (۱۳) پھر کیا خیال کیا ہے تم نے جہان کے صاحب کو

دفعہ (۳۹) اور بعد ازاں جس وقت حضرت ابراہیم نے بت پرستوں

سے ناراض ہوکر اُن کے گھروں کو چھوڑ کر اُن سے جدائیگی اختیار کرلی تو اپنے طریقہ
نام حنیف رکھا ۔

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۷) سورہ انعام رکوع (۹) آیت (۵) وَاِذْ قَالَ
اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ آزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّیْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ط (۶) وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ط (۷) فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ
رَاٰ كَوْكَبًا ج قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ط (۸) .
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِ
رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ (۹) فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَا
هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْ
(۱۰) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا
وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ **ترجمہ** (۵) اور جب کہا ابراہیم علیہ السلا
نے اپنے باپ آزر کو تو کیا پکڑتا ہے مورتوں کو خدا ۔ میں دیکھتا ہوں ۔ تو اور تیر
قوم صریح بہکی ہوئی ۔ (۱۱) اور اِس طرح ہم دکھانے لگے ۔ ابراہیم کو سلطنت
آسمان اور زمین کی تا یقین رکھنے والوں میں سے ہو (۷) جب اندھیری آئی اس پر رات دیکھا ایک
تارا ۔ بولا یہ ہے رب میرا ۔ پھر جب وہ غائب ہوا ۔ بولا مجھکو خوش نہیں
آتے چھپ جانے والے (۸) پھر جب دیکھا چاند چمکتا بولا یہ ہے رب می
پھر جب وہ غایب ہوا بولا اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک میں رہو
بہکتے لوگوں میں (۹) پھر جب دیکھا سورج چمکتا بولا یہ ہے رب میرا یہ
بڑا ۔ پھر جب وہ غایب ہوا ۔ بولا اے قوم میری میں بیزار ہوں اُس سے جن ک
تم شریک کرتے ہو (۱۰) میں نے اپنا منہ کیا اوسی کی طرف جس نے بنائے آ
اور زمین ۔ حنیف ایک طرف کا ہوکر اور میں نہیں شریک کرنے والو

دفعہ (۴۰) اور جب وقت حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دین کا نام حنیف
رکھا۔ تو خدا تعالےٰ نے اُس کو امام مقرر کیا۔ اور وعدہ کیا کہ تیری نسل
سے نبی پیدا کیا کرونگا۔

دیکھو سیپارہ (۱) سورت بقر رکوع (۱۵) آیت (۳) وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰ
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ط ترجمہ اور جب آزمایا
ابراہیم کو اُس کے رب نے کئی باتوں میں۔ پھر اس نے پوری کیں۔ فرما
میں تجھکو کرونگا سب لوگوں کا امام بولا اور اولاد میری میں بھی۔ کہا نہیں
پہنچتا میرا اقرار بے انصافوں کو۔

دفعہ (۴۱) اور خدا تعالےٰ نے ابراہیم کے دین حنیف کو سیدھا
قرار دیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کے "تابعد
کرنے کا حکم دیا۔

دیکھو سیپارہ (۱۴) سورہ النحل رکوع (۱۶) آیت (۱) اِنَّ اِبْ
كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ط وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۲) شَا
لِاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط (۳
وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِ
(۴) ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط ترجمہ آیت (۱) تحقیق ابراہیم تھا
ڈالنے والا حکم بردار اللہ کا حنیف اور نہ تھا مشرکوں سے (۲) ح
ماننے والا۔ اُس کے احسانوں کا۔ اس کو اللہ نے چن لیا۔ اور چلایا سی

لوگوں میں سے (۴۱) پھر حکم بھیجا ہم نے تجھکو کہ چل دین ابراہیم حنیف پر اور نہ تھا مشرکوں سے ٭

دفعہ (۴۲) اور فرمایا کہ جولوگ اپنے دین میں تفرقہ ڈالتے ہیں (وہ شیعہ (فرقہ) ہوتے ہیں ۔ اِس لئے آپ شیعہ کا تعلق چھوڑ کر دین حنیف کی تابعداری کیا کریں۔

دیکھو سیپارہ (۸) سورہ انعام رکوع (۲۰) آیت (۵) اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَا اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ (۶) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَھَا وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۷) قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰنِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ترجمہ آیت (۵) اور جنھوں نے تفرقہ ڈالا دین اپنے میں اور ہو گئے شیعہ (فرقہ) تجھکو ان سے کوئی کام نہیں۔ ان کا کام حوالے اللہ کے پھر وہی جتاویگا۔ ان کو جیسا کہ کچھ کرتے تھے (۶) جو کوئی لایا نیکی اس کو ہے اس کے دس برابر اور جو کوئی لایا برائی سو سزا پائیگا اتنی ہی۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (۷) تو کہہ مجھکو تو سوجھا دی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراہیم کی جو حنیف تھا اور نہ تھا مشرکوں سے ٭

دفعہ (۴۳) اِن آیتوں کو پڑھکر اہل سنت والجماعت کے ایک بہت بڑے عالم نے جس کا نام نعمان بن ثابت تھا اور جوکہ ۸۰ھ ہجری میں حضرت امام حسین کی شہادت کے انیس سال بعد پیدا ہوا تھا۔ شیعہ فرقہ کے

کی ترغیب دی۔ اور لوگوں نے اس کی دلیل کو قرآن مجید کی تعلیم کے موافق
پا کر پسند کیا اور اپنے طریقہ کا نام دین حنیف رکھا۔ اور خود دین حنیف
کے تابعدار حنیفی یا حنفی کہلائے ✣

دفعہ (۴۴) اور اس طرح حضرت نعمان بن ثابت کا لقب ابو حنیفہ
حنفیوں یا حنیفیوں کا باپ مقرر ہوا تھا۔ اور لوگ آپ کو ابو حنیف
لگے تھے۔ اور آپ کے تابعداروں کا نام حنفی مشہور ہوا تھا۔

دفعہ (۴۵) سب سے پہلے دین حنیف کا تابعدار حضرت ابراہیم حنی
یا حنفی تھا۔ اور بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دین حنیف
تابعدار حنیفی یا حنفی تھے۔ اور آپ کے بعد دین حنیف کا تابعدار حضر
امام اعظم حنیفی یا حنفی تھا۔ جس لئے سب مسلمان حنفی کہلانے لگے

دفعہ (۴۶) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن نعمان
مرزبان فارسی نسل کے تھے (دیکھو سیرت النعمان مصنفہ شبلی نعما
چونکہ آپ کی اتحادی رائے سے بہت سے مسلمانوں نے اصحاب ثلث
شان میں کلمات بے ادبی کہنے کے خواب عقیدہ سے بچ جانا تھا۔
حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں پیشگ
کی تھیں دیکھو کتاب توقیر الحق ص۱۱ روایت ہے ابوہریرہ رضی ا
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو کان الایما
الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم
فضل الفارس ترجمہ۔ اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے (آسمان پر
نام ہے) البتہ لے جاویگا۔ اس کو ایک شخص اولاد فارس سے۔ اور ک
جلال الدین سیوطی شافعی رح نے بیچ تبییض الصحیفہ فی مناقب ابو
کے بشر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفہ فی حدیث اخرجہ

فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوکان العلم بالثریا لن لہ رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوکان العلم بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس واخرج البخاری والمسلم فی صحیحہما حدیث ابو ھریرۃ بلفظ لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجال من ابناء فارس وفی لفظ مسلم لوکان الدین عند الثریا لذھب بہ رجال من ابناء فارس حتی یتناولہ وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوکان الدین معلقا بالثریا لتناولہ ناس من ابناء فارس ترجمہ بشارت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امام ابو حنیفہ کی بیچ اس حدیث کے روایت کیا اس کو ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثریا کے پاس البتہ پہونچیں گے اس کو کئی شخص اولاد فارس سے اور روایت کی شیخ شیرازی نے کتاب القاب میں قیس بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثریا کے پاس البتہ لیوے اس کو ایک قوم اولاد فارس سے اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے اپنے صحیح میں حدیث ابو ہریرہ کی ساتھ ان لفظوں کے اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچیں گے اس کو کئی ایک شخص فارس سے اور مسلم میں یوں لفظ ہیں۔ اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ لے جاوے اس کو ایک شخص اولاد فارس سے یہاں تک کہ لیوے اس کو اور کتاب معجم طبرانی میں ابن مسعود سے ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو دین لٹکتا ساتھ ثریا کے تو البتہ لے لیویں اس کو کئی

ایک شخص اولاد فارس سے ۔ ھذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشار

والفضیلۃ ۔ انتہی بکلام جلال الدین سیوطی شافعی ترجمہ یہ

اصل صحیح ہے ۔ کہ اعتماد کیا جاتا ہے اس پر بشارت و فضیلت میں تما

ہوا بکلام جلال الدین سیوطی کا ذکر کیا ۔ اس کو طحطاوی نے شرح

درمختار میں

دفعہ (۴۷) ہم حنفی مسلمان قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیتوں اور رس

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیثوں کی تابعداری میں جو ک

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تھیں اپ

آپ کو حنفی مسلمان مشہور کرتے تھے ۔ اور آج کل مسلمانوں میں بہت

فرقے پیدا ہو گئے ہیں ۔ جو کہ اپنے آپ کو وہابی ۔ چکڑالوی ۔ اہل حدیث

اہل قرآن ۔ مرزائی اور شیعہ وغیرہ مشہور کرتے ہیں اور یہ سب فر

اپنے آپ کو مسلمان مشہور کرتے ہیں ۔ اور قرآن مجید کو خدا تعالے

کلام مانتے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں پر بھی ایمان

رکھتے ہیں ۔

دفعہ (۴۸) ایسے تمام فرقوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے خدا تعالے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ دین حنیف کی تابعداری کرنی چ

اس لئے ایسے تمام فرقوں کو چاہیئے کہ دین حنیف میں تفرقہ ڈالکر مشرک نہ ہو

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۲۱) سورہ روم رکوعہ (۴) آیت (۳) فَاَقِ

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّا

لَا يَعْلَمُوْنَ (۴) مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰو

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۵) مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

وَكَانُوْا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ترجمہ (۳) سو تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین حنیف پر، وہی تراش اللہ کی جس پر تراشا لوگوں کو، بدلنا نہیں اللہ کے بنائے کو، یہی ہے دین سیدھا۔ ولیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے (۴) سب رجوع ہو کر اس کی طرف اور اس سے ڈرتے رہو اور کھڑی رکھو نماز اور مت ہو مشرکوں میں (۵) جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے شیعہ فرقے، ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اس پر ریجھ رہے ہیں۔

دفعہ (۴۹) اور خدا تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا۔ کہ مشہور کریں کہ وہ دین حنیف کے تابعدار رہیں

دیکھو سیپارہ (۱۱) سورہ یونس رکوع (۱۱) آیت (۱) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَا أَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط (۲) وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ (۱) تو کہہ اے لوگو اگر تم شک میں ہو میرے دین سے تو میں نہیں پوجتا جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے۔ اور لیکن میں پوجتا ہوں (اللہ کو جو تمہاری روحوں کو قبض کر لیتا ہے۔ اور مجھکو حکم ہے کہ رہوں ایمان والوں میں (۲) اور یہ کہ سیدھا کر رکھ منہ اپنا دین حنیف پر اور مت ہو وے شرک کرنے والوں میں۔

دفعہ (۵۰) اور خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ دین حنیف کے علاوہ کسی دوسرے فرقہ کی تابعداری نہیں کرنی چاہیئے۔

دیکھو سیپارہ اول سورہ بقر رکوع (۱۶) آیت (۱) وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط ترجمہ اور کہتے ہیں ہو جاؤ یہود یا نصاریٰ

تو راہ پر آؤ۔ تو کہہ بلکہ ہم نے پکڑی راہ ابراہیم حنیف کی اور جو نہ تھا مشرکوں سے۔

دفعہ (۵۱) اور خدا تعالےٰ نے فرما دیا کہ تمام دینوں سے دین حنیف بہتر ہے

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۵) سورہ نساء رکوعہ (۱۸) آیت (۱

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ
اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْ

ترجمہ اور اس سے بہتر کس کی راہ جس نے منہ دھرا اللہ کے حکم پر اور نی
میں لگا ہے اور چلا دین حنیف پر اور اللہ نے پکڑا ابراہیم کو یار۔

دفعہ (۵۲) اور خدا تعالےٰ نے فرما دیا کہ حضرت ابراہیم حنفی مسلما
تھا۔ وہ کسی دوسرے فرقہ سے نہ تھا۔

دیکھو سیپارہ (۳) سورہ آل عمران رکوعہ (۷) آیت (۶

كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ ترجمہ نہ تھا ابراہیم یہود
اور نہ نصرانی ولیکن تھا حنیف مسلمان اور نہ تھا مشرکوں سے۔

دفعہ (۵۳) اور خدا تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سب لوگوں کو دی
حنیف کی تابعداری کرنی چاہیئے۔ ورنہ مشرک ہو جائیں گے۔

دیکھو سیپارہ (۴) سورہ آل عمران رکوعہ (۱۰) آیت (۹

صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا۔ وَمَا كَانَ
الْمُشْرِكِیْنَ۔ ترجمہ تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے۔ اب تابع ہو جاؤ
ابراہیم حنیف کے اور نہ تھا مشرکوں سے ۞

دفعہ (۵۴) اب سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ باہمی تفرقوں کو ج

کہ اہل حدیث ۔ وہابی ۔ چکڑالوی ۔ مرزائی اور شیعہ وغیرہ کہلانے کی بجائے حنفی کہلایا کریں۔ جیسا کہ وہ نماز پڑھنے سے پہلے اپنے حنفی ہونے کا اقرار کر کے مندرجہ ذیل آیت پڑھا کرتے ہیں +

دیکھو سیپارہ (۷) سورت انعام رکوع (۹) آیت (۲۰) اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ **ترجمہ** میں نے اپنا منہ کیا اسی کی طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین (حنیف) ایک طرف کا ہو کر اور میں نہیں شریک کرنے والوں سے +

دفعہ (۵۵) اور اگر یہ لوگ جو وہابی ۔ چکڑالوی ۔ مرزائی شیعہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔ حنفی مسلمان ہو جانے سے انکار کریں۔ اور پھر بھی لوگوں میں اتفاق اور اتفاق کا وعظ کریں۔ اور مسلمانوں کو کافروں کے اجتماع سے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کر رہے ہیں ڈرائیں تو ان کو اپنے بزرگوں کی تقلید کرنی چاہیئے جنھوں نے اپنی خواہشوں کو دوسروں پر فدا کر دیا تھا۔

دفعہ (۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جنگ یرموک کا واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی عیسائیوں کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوئی۔ اور بہت سے اصحاب اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ اور صفوں کی صفیں زخمیوں کی پانی پانی پکارتی تھیں۔ ایک اصحابی پانی کا بھرا ہوا مشکیزہ لے کر ایک زخمی کے پاس گیا اور اس کے منہ میں پانی ڈالنے لگا۔ اتنے میں دوسرے نے آواز دی پانی تو پہلے زخمی نے کہا کہ میرے سے پہلے دوسرے زخمی کو پانی پلا دو۔ جب وہ دوسرے کو

پانی پلانے لگا۔ تو تیسرے نے آواز دی پانی اور دوسرے نے کہا کہ پہلے تیسرے کو پانی پلا دو۔ اور اسی طرح وہ تمام صف کی صف میں پانی پلانے کی غرض سے گیا اور جس وقت وہ تمام صف کے آخر میں پہنچا تو آخری شخص مر چکا تھا۔ جب وہ اُس کے ساتھ کے پہلے شخص کے پاس آیا۔ تو وہ بھی مر چکا تھا اسی طرح جب وہ سب سے پہلے شخص کے پاس آیا تو وہ بھی اس وقت تک مر چکا تھا۔ اور اُس نے کسی کو بھی پانی نہ پلایا۔ اور وہ سب کے سب اپنے آپ کو دوسرے پر قربان کر کے اپنی جانیں خدا تعالےٰ کو دے چکے تھے ؛

دفعہ (۵۷) اس لیے سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی نفسانی خواہشوں کی تابعداری کو چھوڑ کر اسلام کو کمزور کرنے کے لیئے نئے نئے فرقے اسلام میں پیدا نہ کریں۔ بلکہ اُن بزرگوں کی تقلید کر کے اپنی جان پر جبر کر کے حنفی طریقہ کی تابعداری کریں۔ کیونکہ ایک تو حنفی طریقہ سب سے بڑا گروہ ہے۔ اور اگر اُن کی تمام جماعتیں جمع ہوں تو بھی حنفی طریقہ کے تابعدار اُن کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اور حنفی طریقہ اُن سے پرانا اور قدیمی ہے جس کی تابعداری کرنیکا حکم خود خدا تعالےٰ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

دفعہ (۵۸) اور یہ لوگ اگر یہ گمان کرے کہ اُن کا طریقہ حنفی دین سے اچھا ہے حنفی دین کو چھوڑ کر اپنی خواہشات نفسانی کی تابعداری کریں۔ تو اُن کو جاننا چاہیئے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قرآن مجید میں فرمایا ہوا ہے۔ کہ میں اپنے نفس کو اچھا نہیں کہتا۔ نفس ہمیشہ برائی کی ترغیب دیتا ہے دیکھو سورہ یوسف سپارہ (۱۳) کا شروع وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اور میں اپنے نفس کو بری نہیں کہتا ہوں کیونکہ تحقیق نفس بری بات کا بہت حکم دینے والا ہے مگر وہ جس پر میرا پروردگار رحم کرے بیشک میرا پر

دفعہ (۵۹) یہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام سے بزرگ نہیں۔ جبکہ آپ فرماتے ہیں کہ نفس ہمیشہ بری بات کا مشورہ دیا کرتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے نفس کی تابعداری کرکے اہلحدیث چکڑالوی۔ وہابی مرزائی شیعہ وغیرہ فرقے اسلام میں نہ بنائیں بلکہ دین حنیف کے تابعدار رہیں جیسا کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہوا ہے اور حنفی مسلمان کہلایا کریں۔

دفعہ (۶۰) اور خدا تعالےٰ دوسرے مقام پر صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ حنفی طریقہ میں تفرقہ ڈالکر حنفی دین کو کمزور نہ کرو۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا شکر کرو کہ اُس نے تمہارے بزرگوں کو کفر کی نا اتفاقیوں سے رہائی دیکر تم کو دین اسلام کے بڑے گروہ حنفیوں میں سے کیا

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۴) سورۃ آل عمران رکوع (۱۱) آیت (۲) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ
اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً
فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ
مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ترجمہ اور محکم پکڑو ساتھ رسی دین اللہ کی جمع ہوکر) اور مت تفرقہ ڈالو (فرقہ فرقہ) ہوکر اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب تھے تم دشمن ایک دوسرے کے بیچ زمانہ جاہلیت کے پس الفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے (تم کو مسلمان کر دیا) پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اُس کی کے بھائی۔ (تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں) اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے کے آگ سے (بسبب کفر کرنے کے دیا ایک دوسرے کو برا کہنے کے) اس طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم راہ پاؤ۔ اور وہابی چکڑالوی مرزائی شیعہ وغیرہ بنکر اسلام کو کمزور نہ کرو۔

دفعہ (۶۱) مبارک ہیں وہ جو کہ خدا تعالےٰ کے حکموں کو مان کر اسلام میں تفرقہ نہیں ڈالتے۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ سب لوگ حنفی دین کی تابعداری کریں۔ جس کا حکم خدا تعالےٰ نے دیا ہوا ہے وما علینا الا البلاغ ؛

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک ہنی لاہور

ردِ وہابی آیاتِ قرآن مجید سے

حصہ اوّل ـ حنفی مسلمان کہلانے کا حکم قرآن مجید سے ۔ قیمت

حصہ دوم ـ علم فقہ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کا امام اعظم مقرر ہونا اور غیر مقلد

حصہ سوم ـ پختہ قبروں اور قبوں کا جواز قرآن مجید سے

حصہ چہارم ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین و آخرین ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے

ردِ شیعہ آیاتِ قرآن مجید سے ـ اس میں شیعہ فرقہ کو ۲۵ دلیلوں سے باطل ثابت کیا گیا ہے اور امامیہ کے خلاف (۱) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک (۳) احراق باب فاطمہ وغیرہ سب کی سب حدیثیں ثابت کی گئی ہیں ـ قیمت صرف

شیعہ فرقہ کو باطل کرنے کی ۳۲ دلائل قیمت دو آنہ

شجرۃ الانبیاء بزرگان اسلام تا بہ حضرت آدمؑ ۲؍ شکل نقشہ سادہ ۲؍ سنہری ۵؍ شکل

نماز قضائے عمری اور اکبر شیکا طریقہ جسمیں جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر کی تحریر بھی درج ہے

کعبہ شریف کے اندر جا کر نماز پڑھنے کا طریقہ اور کعبہ شریف کا طول عرض اور بلندی

انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بریگادی کے صلیب دیئے جانیکی شہادتیں زبان اردو انگ

رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی پہچان قدیمی عیسائیوں کی کتابوں سے

مرزا غلام احمد قادیان کا خارج از اسلام ہونا حصہ اول ۳؍ دوم ۱؍ سوم ۱؍ چہارم ۲؍ پنجم ۱؍

آریہ سماج کے عقائد کو باطل ثابت کرنیکی کتابیں ویدانت عہ ۱ ۲؍ عہ ۲ ۲؍ عہ ۳ ۳؍

قیام زمین و گردش سورج } حصہ اول ۱۲ دلائل قیمت اردو ۳؍ انگریزی ۔ حصہ دوم ۲۱ دلائل انگریزی ۔ حصہ سوم زمین ۴۴ شکلوں اور ۴۴ دلیلوں سے کو ساکن ثابت کیا گیا ہے قیمت ۔ حصہ چہارم قیام زمین و گردش سورج کے متعلق ویدوں اور قرآن مجید کی شہادتیں قیمت دو آنہ

مذاہب عالم کی تعلیم ـ خداتعالے کی ہستی اعمال کی جزا یا سزا اور روز قیامت کے ہونیکے ثبو

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک منی لا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ - اور تم محکم پکڑو رسی دین اللہ کی جمع ہو کر اور مت تفرقہ ڈالو -

رَدِّ وہابی آیات قرآن مجید سے

حِصّہ دوم

علمِ فقہ اور حضرت امام ابو حنیفہ کا امام اعظم مقرر ہونا

اور غیر مقلد

جسکو

عبد الواحد حاجی جھنڈے والے کوچہ پیڑاں نے

چوک متی لاہور سے شائع کیا

~~ع۱۱/ ۳~~

~~۵۲۵~~ ۲

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں حاجی عبد الواحد پرنٹر و پبلشر نے چھپ

حِصّہ اوّل - حِصّہ دوم - حِصّہ سوم - حِصّہ چہارم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان ربی انت العظیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وَلَا تُعَسِّرْ

وَ تَمِّمْ بالخیر	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ	رَبِّ یَسِّرْ

دفعہ (۱) عرصہ تیرہ سو سال کا ہوا ہے۔ کہ خدائے تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی ال
علیہ وسلم کو اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے نبی برحق کر کے آپکو حکم دیا۔ کہ اعلان کردو۔ جو کوئی خدا
تعالیٰ کو محبت کرتا ہے۔ وہ آپکی تابعداری کرے۔

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۳) سورہ آل عمران رکوع (۴) آیتہ (۱) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲) قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ۔ ترجمہ (۱) اے نبی) کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھ
ہو۔ تو میرا اتباع کرو۔ اللہ بھی تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ تم کو بخشدے۔ اور ا
بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲) اے نبی ان سے کہدو۔ کہ اللہ اور رسول کے کہنے پر چلیں
پھر اگر وہ اُن کا کہنا نہ مانیں اور اعراض کریں تو یاد رکھیں کہ بیشک اللہ کافروں کو بھی
نہیں رکھتا

دفعہ (۲) اور فرمایا۔ کہ رسول کی تابعداری کرنے والا خدا کی تابعداری کرتا ہے۔ جس
سب لوگوں کو چاہیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کیا کریں۔

دیکھو سیپارہ (۵) سورہ نساء رکوع (۱) آیتہ (۲) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَ

اللّٰہَ ۵ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ۵ ترجمہ۔ جس نے حکم مانا رسول کا اُس نے حکم مانا اللہ کا۔ اور جو اُلٹا پھرا۔ تو ہم نے تمکو نہیں بھیجا۔ اُن پر نگہبان۔

دفعہ (۳) اور اس بات کو روکنے کیلئے کہ کوئی شخص رسولِ خدا کے فرمان کے مقابلہ میں اپ نفس کی تابعداری نہ کرے۔ فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں۔ یہ سب حکم وحی الہی سے ہے۔ جس کا انکار کرنا نہیں چاہیئے۔

دیکھو سیپارہ (۲۷) سورہ نجم (رکوع ۱) آیت (۲) مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی (۳) وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۴) اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (۵) عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی

ترجمہ (۲) تمہارے صاحب (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہ گمراہ ہیں۔ اور نہ کجرو۔ (۳) اور نہ اپنی نفسانی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ (۴) اور جو کچھ کہتے ہیں صرف ایک وحی ہے (جو اُنکی طرف بھیجی جاتی ہے۔ (۵) اُن کو بڑی قوتوں والے نے تعلیم کیا ہے۔

دفعہ (۴) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کا نام حدیث شریف ہے۔

دفعہ (۵) جو حکم آپ لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ وہ حدیث قولی ہے۔ اور جو عمل آپ کیا کرتے تھے۔ وہ حدیث فعلی ہے۔

دفعہ (۶) اور جو حکم آپ لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ یعنے حدیث قولی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ حکم ہیں۔ کہ جن میں تلفظ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں میں جاری ہے۔ اور تما مسلمان آپکے تلفظ ہی کو اپنے مُنہ سے بار بار کہتے ہیں۔

اور دوسرے وہ حکم ہیں۔ کہ جن میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تلفظ کو اصحاب رس نے اپنے لفظوں میں بیان کیا ہوا ہے۔

دفعہ (۷) جن حکموں میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تلفظ ہی کو بار بار ادا کیا جاتا ہے۔ وہ ایسے حکم ہیں۔ کہ جنکی حفاظت کا ذمہ خدا تعالےٰ نے لے لیا ہوا ہے۔ اور وہ ق مجید کے نام سے مشہور ہیں۔

دیکھو سیپارہ (۱۴) سورہ حجر رکوع (۱) آیت (۹) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِ
ترجمہ۔ بیشک قران کو ہم نے نازل فرمایا ہے۔ اور بیشک یقیناً ہم اُسکی حفاظت کر
والے ہیں۔

دفعہ (۸) اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جن حکموں کی حفاظت کا ذمہ خدا
نے نہیں لیا تھا۔ وہ ایسے حکم تھے جن کو اصحاب رضی اللہ عنہم اپنے لفظوں میں ادا
تھے۔ اور وہ حدیث کے نام سے مشہور ہیں۔

دفعہ (۹) اور اس لئے قران مجید در اصل حدیث قولی کا ایک جزو ہے۔ کیونکہ ج
آپ لوگوں کو سکھاتے تھے۔ اُن میں سے جن حکموں میں آپ کے تلفظ کو بار بار کہا
ہے وہ قران مجید ہے۔

دفعہ (۱۰) لوگوں کو حکم دینے کے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قران شریف
حدیث شریف سے جُدا کر کے فرما دیا کرتے تھے۔ کہ یہ قران مجید ہے۔ جسکی حفاظت
ذمہ خدا تعالےٰ نے لیا ہوا ہے۔

دفعہ (۱۱) جس وقت قران مجید نازل ہوتا تھا۔ وُہ اس ترتیب سے نہیں لکھا جاتا تھ
بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیا کرتے تھے۔ کہ یہ جو حصہ قران مجید کا نازل
ہے۔ یہ فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد کا ہے۔ اور اسلئے قران مجید کی موجود
صُورت الہامی صورت ہے۔

دفعہ (۱۲) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کے تھے۔ جبکہ قران مجید
آپ پر نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اور آپ نے ترسیٹھ سال کی عمر میں وفات پائی
اور اسلئے تمام قران مجید تیئیس ۲۳ سال میں آپ پر نازل ہوا تھا۔

دفعہ (۱۳) اور چونکہ مسلمانوں کیلئے مختلف واقعات پیش ہونے تھے۔ اسلئے خدا
تعالےٰ نے ہر ایک کا علاج قران مجید میں فرما دیا ہوا ہے۔

دفعہ (۱۴) مثلاً قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ نماز سے پہلے وضو کر لیا کرو۔ اور اگر کوئی شخص بیمار ہو اور وضو نہ کر سکتا ہو۔ یا پانی میسر نہ ہو۔ یا وضو کرنے سے اُسکی بیماری زیادہ ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تو اوسکے لئے حکم ہے۔ کہ وضو کی بجائے تیمم کر لیا کرے

دفعہ (۱۵) قرآن مجید وہ حکم ہے جسکے تمام حکموں کی تابعداری ضروری ہے۔ اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ جس میں سے بعض کی تابعداری ہو سکتی ہے۔

دفعہ (۱۶) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ جس کے معانی کئی طرف پھر تے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اوسکے معانی میں اپنی عقل دوڑا سکتا ہے۔ مگر حدیث شریف وہ کلام ہے۔ کہ جس میں قرآن شریف کے معانی ایسی طرز سے بیان کئے ہوئے ہیں۔ کہ اُن کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔

دفعہ (۱۷) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات اختصار کے طور پر درج کئے ہوئے ہیں۔ اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مفصّل طور پر درج کئے ہوئے ہیں۔

دفعہ (۱۸) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ کہ جس میں اکثر بیانات اشارے کے طور پر درج کئے ہیں اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ کہ جس میں اُن اشاروں کی تفصیل درج ہے۔

دفعہ (۱۹) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ جو کہ تابعداری کیلئے جڑ کا حکم رکھتی ہے۔ اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ جو کہ تابعداری کیلئے شاخوں کا حکم رکھتی ہے۔

دفعہ (۲۰) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ جس میں احکام درج ہیں۔ اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ جس میں اون احکام کی بجا آوری کا طریقہ درج ہے۔

دفعہ (۲۱) قرآن مجید ایک مقفّل خزانہ ہے۔ جو کہ حدیث شریف کی کنجی سے

کھل جاتا ہے۔

دفعہ (۲۲) قرآن مجید بذاتِ خود نور ہے۔ مگر حدیث شریف کے ملجانے سے نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے۔

دفعہ (۲۳) قرآن مجید وہ کلام ہے۔ جسکی پیروی کرنے والا خدا کا پیرو کہلاتا ہے۔ اور حدیث شریف وہ کلام ہے۔ جسکی پیروی کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو کہلاتا ہے۔

دفعہ (۲۴) خدا تعالےٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام مخلوق کی ہدایت کیلئے نبی کر کے بھیجا تھا۔ اور وہ اپنے زمانہ اور مابعد کے قیامت تک تمام لوگوں کے لئے نبی تھے۔

دفعہ (۲۵) چونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شخص کے پاس جا کر خود احکام الٰہی سُنا نہیں سکتے تھے۔ اسلئے خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمادیا کہ جو لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہو کر تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنایا کریں اُن کی بھی تابعداری کیا کرو۔

دیکھو سیپارہ (۵) سورہ نساء رکوع (۸) آیت (۹) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ○ ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو حکم مانو اللہ کا۔ اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں۔ تم میں سے پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اوس کو رجوع کرو۔ طرف اللہ کے اور رسول کے۔ اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور دن آخرت پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا۔

دفعہ (۲۶) اور اختیار والے ہیں تم میں سے کی تفسیر اگر حدیث شریف سے دریافت

کی جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ جنکی تابعداری کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کیونکہ تمام احکام انکی معرفت لوگوں میں مشہور ہوتے تھے۔

دیکھو مشکواۃ شریف باب مناقب صحابہ عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ترجمہ روایت کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں۔ پس جس کسی کی ان میں سے تابعداری کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔

دفعہ (۲۷) اور چونکہ خدا تعالے نے صرف قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ اور حدیث شریف کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی قدرت سے اصحاب رضی اللہ عنہم قرآن مجید کا ذکر کرنے کے وقت اوسکا شان نزول بتا دیا کرتے تھے۔ مگر حدیث شریف کا ذکر کرنے کے وقت اسکے شان نزول کو بیان کرنیکی ضرورت خیال نہیں کی جاتی تھی۔

دفعہ (۲۸) اور چونکہ اصحاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف صحبتو موجود ہوتے تھے۔ اسلئے وہ مختلف وقتوں کے واقعات کا ذکر کرتے تھے۔ مثلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ہوتے تھے۔ یا مسجد میں ہوتے تھے۔ لڑائی میں ہوتے تھے۔ یا راستہ میں ہوتے تھے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ اور جو کوئی ا اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوتا تھا۔ وہ اسی و کے واقعہ کا ذکر دوسرے لوگوں کے آگے بیان کر دیتا تھا۔

تابعیوں کا زمانہ

دفعہ (۲۹) اور اس طرح ایک شخص کو جو بہت سے اصحاب کی صحبت سے مستفی
ہوتا تھا۔ ایک ہی قسم کی مختلف حدیثیں مختلف اصحاب سے سُننے میں آتی تھیں
چونکہ وہ درحقیقت مختلف وقتوں اور مختلف موقعوں کے متعلق ہوتی تھیں۔ مگ
شانِ نزول کا ذکر نہ کرنے کی بدولت ان میں مشابہت دکھائی دیتی تھی۔ اسلی
اصحابوں کی زیارت کرنے والا شخص مندرجہ ذیل حدیث پر عمل کرتا تھا۔

دیکھو مشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہ عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہٗ۔
قَالَ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سألت ربی عن
اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد اِنَّ اصحابک عندی
بمنزلۃ النجوم فی السما بعضہا اقوی من بعض ولکل نور فمن اخ
بشئ مما ھم علیہ من اختلافھم فھو عندی علی ھدی۔ قال وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم
اھتدیتم۔ ترجمہ روایت کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ نے کہا سُنا میں نے
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ سوال کیا میں نے رب اپنے سے بار
اختلاف کے بیچ اصحابوں میرے کے بعد میرے۔ پس وحی کی طرف میرے۔ اے
محمد اصحاب تیرے نزدیک میرے درجہ میں تاروں کی مانند ہیں۔ بیچ آسمان کے
بعض اون کا بہت قوی ہے بعض سے۔ اور واسطے ہر ایک کے نور ہے۔ پس
جس شخص نے پکڑی کوئی شے۔ اوس چیز سے کہ وہ اس پر اختلاف کرتے ہیں
پس وہ شخص بھی نزدیک میرے ہدایت پر ہے۔ کہا اور فرمایا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کی ہیں۔ پس جس کسی کی اُن میں سے

اقتدا کرو گے۔ ہدایت پا جاو گے۔

دفعہ (۳۰) اس لئے اصحابوں کو دیکھنے والا شخص یعنی تابعی اُن حدیثوں میں سے جو کہ اُس نے مختلف اصحابوں سے سُنی تھیں اور جن میں اختلاف معلوم ہوتا تھا۔ صرف ایک حدیث کو اپنا دستور العمل بناتا تھا۔ اور باقی حدیثوں کو جو کہ اُسی قسم کی مگر اُس سے قدرے مخالف ہوتی تھیں چھوڑ دیا کرتا تھا۔

تبع تابعینوں کا زمانہ

دفعہ (۳۱) وہ اصحابوں کی زیارت کرنے والوں نے اپنے دیکھنے والوں کے آگے تمام حدیثیں جو کہ اُنہوں نے اصحابوں سے سُنی تھیں بیان کر دیں اور یہ بھی بتا دیا کہ ہم اپنی حیاتی میں فلاں فلاں حدیث پر عمل کرتے رہے ہیں۔

دفعہ (۳۲) اور چونکہ اصحابوں کی زیارت کرنے والے مختلف حدیثوں پر عمل کرتے تھے اس لئے اُنکے دیکھنے والوں کو اصحابوں کی یا اُن کی زیارت کرنے والوں میں سے کسی کی پیروی کرنا سخت مشکل ہو گیا۔

دفعہ (۳۳) کیونکہ بعض ایسی حدیثیں تھیں۔ کہ جنکی بابت بہت سے اصحاب نے روایت کی ہوئی تھی۔ مگر اصحابوں کی زیارت کرنے والوں میں سے تھوڑے شخصوں نے اُس پر عمل کیا تھا اور اُس کے برخلاف بعض ایسی حدیثیں تھیں۔ کہ جنکی بابت تھوڑے اصحابوں نے روایت کی تھی۔ مگر اُن کی زیارت کرنے والوں میں سے بہت لوگ اُن پر عمل درآمد کرتے رہے تھے۔

علم فقہ اور اُسکی ضرورت

دفعہ (۳۴)۔ اور اسلئے اس امر کی ضرورت تھی کہ اس دو رنگی کو دور کر کے حدیثوں

کی متابعت کے لئے ایک صحیح شاہراہ تیار کی جائے۔ تاکہ رسول خدا صلی اللہ علی
کی سچی تابعداری کی جا سکے۔

دفعہ (۳۵) اور چونکہ اصحابوں کو اُن کی زیارت کرنے والوں یعنی تابعینوں پر ح
کے بیان کرنے میں فوقیت دینی ضروری تھی۔ کیونکہ اصحابوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و
اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور تابعینوں نے اصحابوں کو دیکھا تھا۔ اس لئے
لوگوں نے حدیثوں کی سچی تابعداری کیلئے اصحابوں کے کثرت بیان پر فیصلہ کرنے
تجویز کی۔

دفعہ (۳۶) اور اُن میں سے ایک شخص نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے ج
ششم ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ اور جس نے کہ بچپن میں چند اصحابوں کی زیارت کی تھی۔ ا
کے زمانہ کے تمام لوگ تابعی تھے۔ جنہوں نے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ا
کو دیکھا تھا۔ اس ضرورت کو محسوس کیا کہ حدیثوں کی تابعداری کے لئے سچی شا
اختیار کی جائے۔

دفعہ (۳۷) یہ شخص خود بھی ایک بڑا عالم تھا۔ اور اُس کے مشیر کار بھی بڑ
والے تھے۔ اُس نے بہت سے تابعینوں کے پاس جاکر اُن سے حدیثوں کو سُن
حدیثوں کی سچی تابعداری کی مندرجہ ذیل راہ نکالی۔

دفعہ (۳۸) اُس نے تمام حدیثوں کو جمع کیا۔ اور اُن کے اقسام جدا جدا ک
اور اُن تمام حدیثوں میں سے اُن حدیثوں کو کہ جنکی روایت بہت سے اصحابوں
تھی۔ مقدم اور واجب العمل ٹھیرایا۔ اور اُن حدیثوں کو کہ جن کی روایت مخصو
اصحابوں نے کی تھی۔ چھوڑ دیا۔

دفعہ (۳۹) مثال کے طور پر۔ اگر اُس کو یہ معلوم ہوا۔ کہ بیس اصحاب نے
کی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آمین کہتے تھے۔ اور پندرہ ا

نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آپ بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔ تو اُس نے آہستہ آمین
ہنے کے طریقہ کو مقدم رکھا۔ اور بلند آمین کہنے کے طریقہ کو چھوڑ دیا۔

فعہ (۴۰) اور اگر اُس کو یہ معلوم ہوا۔ کہ بیس اصحاب یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ
سُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے۔ اور دس اصحاب یہ
وایت کرتے ہیں۔ کہ آپ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ تو اُس نے ناف کے نیچے
تھ باندھنے کو مقدم رکھا۔ اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کو چھوڑ دیا۔

فعہ (۴۱) اور جس طریقہ پر کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقتِ وفات عمل
رتے تھے۔ اُس کو سب سے مقدم جانا۔

فعہ (۴۲) اور اس طرح حدیثوں کی کثرت پر فیصلہ کرنے کا نام علم فقہ رکھا

فعہ (۴۳) اور خدائے تعالے نے قرآن مجید میں علم فقہ کی تابعداری کا حکم دیا ہوا
ا۔ کہ جو لوگ تم میں سے دین میں سمجھ حاصل کریں۔ تم نے اُنکی تابعداری کیا کرنا۔

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۱۱) سورۃ توبہ رکوع (۱۵) آیت (۴) وَمَا كَانَ
لْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا
ی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ترجمہ اور
سلمانوں کو یہ نہ چاہیئے کہ (یکبارگی) سب لوگ (علم حاصل کرنے کے لئے گھروں سے)
کل جائیں۔ پس کیوں نہ نکلے اُن کے ہر گروہ سے ایک جماعت کہ وہ دین میں سمجھ
علم فقہ) حاصل کریں۔ اور اپنی قوم کے پاس جب لوٹ کر آئیں۔ تو اُنہیں اللہ کی
فرمانی سے ڈرائیں۔ تاکہ وہ بچیں۔

فعہ (۴۴) چونکہ اُس زمانہ میں حدیثوں کا جمع کرنا اور اُنکے حق اور باطل پر غور کرنا
بت آسان تھا۔ کیونکہ اصحابوں کی زیارت کرنے والے اور زیارت کرنے والوں کے
یکھنے والے موجود تھے۔ اس لئے اُسکے زمانہ کے لوگوں نے اُس کے معلومات

کو اپنی کوششوں اور اپنے معلومات کے موافق صحیح جانکر اُس کی پیروی شروع کردی اور
اُس کا لقب امام اور مجتہد رکھا۔

علمِ فقہ کے امام

دفعہ (۴۶) اُس کے زمانہ کے اکثر لوگوں نے اوس کی تائید کی۔ مگر بعض نے
اُس کے معلومات پر اکتفا نہ کر کے اپنے معلومات کو وسیع پیمانہ تک ترقی دینے کی کو
کی۔ مگر وہ اُسکے معلومات کا مقابلہ نہ کر سکے۔

دفعہ (۴۷) اور اُس کے بعد اُس کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگرد
کے زمانہ میں اور لوگوں نے وسیع تبلیغ فرما کر اوس شخص کی مانند حدیثوں کو جمع کرنے ا
اُن کی کثرت رائے پر فیصلہ کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اور اُنکے زمانہ کے لوگوں نے
اُن شخصوں کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھکر اُن کو بھی علمِ فقہ کا امام مقرر کیا۔

دفعہ (۴۸) چونکہ مختلف اصحابوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کو مختلف
حالتوں میں دیکھا تھا۔ اس لئے جس وقت اُن فقہ کے عالموں نے یہ دیکھا۔ کہ رسو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی عمل کو کئی طرح کیا تھا۔ یعنے نماز میں ایک دفعہ ز
ناف ہاتھ باندھے تھے۔ اور ایک دفعہ سینہ پہ ہاتھ باندھے تھے۔ یا کھلے چھوڑے
تھے۔ اور اُنہوں نے دیکھا۔ کہ زیر ناف ہاتھ باندھنے کے دستور کو حضرت امام ا
رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے مقدم جانکر اختیار کر لیا تھا۔ اور سینہ پہ ہاتھ باندھنے
کھلے ہاتھ چھوڑنے کے دستور کو اختیار نہیں کیا تھا تو اُنہوں نے یہ خیال گیا کہ اگر سینہ پہ ہاتھ باندھ
کھلے ہاتھ چھوڑنے کے دستور کو بالکل ترک کر دیا جائے جیسا کہ امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات
ثابت ہوا ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی صحیح تابعداری ہو نہیں سکیگی اور اُنکا بعض عمل تابعداری
دفعہ (۴۹) اس لئے اُن عالموں نے ثانی قسم کی حدیثوں کو بھی واجب الع

ٹھیرانے کے لئے دوسری قسم کے دستور بھی جاری کر دیئے ہے۔

دفعہ (۵۰) اور اس طرح جو دستور کہ اُن فقہ کے اماموں نے جاری کئے تھے وہ سب حدیثوں کے موافق تھے۔ اور اُن فقہ کے اماموں کی خواہش یہ تھی۔ کہ جس جس طرح کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا تھا۔ وہ ہر ایک طریقہ دنیا میں رائج ہو جائے۔

دفعہ (۵۱) اور اس طرح جو اختلاف کہ اِن چاروں اماموں کی تابعداری میں دکھائی دیتا تھا۔ وہ در اصل اختلاف نہ تھا۔ کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک طرح سے عمل کیا تھا۔ کسی میں بہت دفعہ اور کسی میں تھوڑی دفعہ عمل کیا تھا۔

دفعہ (۵۲) اور چونکہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ ان سب اماموں سے پہلے ہو چکے تھے۔ اور اُنہوں نے علمِ فقہ کی بنا ڈالی تھی۔ اور جس طریقہ پر کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وفات کاربند تھے۔ اوس طریقہ کو جاری کیا تھا۔ اور اُن تمام اماموں کی کوششیں حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش کی تائید کرتی تھیں۔ کہ اُنہوں نے بہت احسن طریقہ سے اجتہاد شروع کیا تھا۔ اس لئے اُن اماموں نے حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سے بزرگ لقب یعنی امام اعظم مقرر کر دیا۔ اور اس طرح حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم کے نام سے پکارنے کا دستور جاری ہو اٹھا۔ اور یہ لقب اُن کو فقہ کے اماموں نے دیا تھا۔

دفعہ (۵۳) اور چونکہ آپ نے قرآن مجید سے ثابت کیا تھا۔ کہ دین حنیف کی پیروی کر کے حنفی مسلمان کہلانا چاہیئے۔ اِس لئے سب مسلمانوں نے اُن کی راہ کو قرآن مجید کی تعلیم کے موافق پاکر ۱۰۰ھ کو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

کے لقب سے پکارنا شروع کیا۔ اور اُنکے تابعدار حنفی کہلانے لگے۔

دفعہ(۵۴) علم فقہ کے چار امام مشہور ہیں۔ اور وہ ان تاریخوں میں پیدا ا
فوت ہوئے تھے۔

نام	سنہ پیدائش	عمر	سنہ وفات
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	۸۰ ہجری	۷۰ سال	۱۵۰ ہجر
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	۹۰ ہجری	۸۹ سال	۱۷۹ ہجر
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۰ ہجری	۵۴ سال	۲۰۴ ہجر
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۱۶۴ ہجری	۷۷ سال	۲۴۱ ہجر

علم حدیث

دفعہ(۵۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے امام تھے ج
نے حدیثوں کی کثرت پر فیصلہ کر کے علم فقہ کی بنا رکھی تھی۔ اور اُن کے ز
حدیثوں کو احاطہ تحریر میں لانے کا دستور نہ تھا۔ مگر اُن کی وفات کے ایک
جس وقت کہ علم فقہ کے اور بھی امام ہو گئے۔ تو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ع
کے اصولوں کی تائید کی تمام حدیثیں احاطہ تحریر میں لائی جائیں۔ تاکہ علم فق
تمام اصول حدیثوں سے تطبیق پا جائیں۔ اور اس طرح جو حدیثیں کہ اُن دونوں
خلاف تھیں احاطہ تحریر میں لائی گئی تھیں۔

دفعہ(۵۶) علم حدیث کی مندرجہ ذیل کتابوں کے لکھنے والے ان تاریخوں
پیدا اور فوت ہوئے تھے۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ پیدائش سنہ ہجری	مقام پیدائش	عمر کل	وفات سنہ ہجری	مقام وفات
۱	موطا امام مالک	امام مالک رح	سنہ ۹۰ ہجری	بخارا	۸۹	سنہ ۱۷۹ ہجری	مدینہ منورہ
۲	بخاری شریف	امام بخاری رح	سنہ ۱۹۴ ہجری	بخارا	۶۲	سنہ ۲۵۶ ہجری	موضع خرتنگ نزد سمرقند
۳	مسلم شریف	امام مسلم رح	سنہ ۲۰۴ ہجری	نیشاپور	۵۷	سنہ ۲۶۱ ہجری	نیشاپور
۴	ابوداؤد شریف	علامہ ابوداؤد رح	سنہ ۲۰۲ ہجری	سیستان	۷۳	سنہ ۲۷۵ ہجری	—
۵	ترمذی شریف	علامہ ترمذی رح	سنہ ۲۰۹ ہجری	ترمذ علاقہ ترکستان	۷۰	سنہ ۲۷۹ ہجری	ترمذ
۶	نسائی شریف	علامہ نسائی رح	سنہ ۲۱۴ ہجری	نساء	۸۹	سنہ ۳۰۳ ہجری	مکہ معظمہ
۷	ابن ماجہ شریف	علامہ ابن ماجہ رح	سنہ ۲۰۹ ہجری	قزوین	۶۴	سنہ ۲۷۳ ہجری	—

دفعہ (۵۷) چونکہ یہ حدیثیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب اٹھائی
سو سال بعد لکھی گئی تھیں۔ اس لئے اِن حدیثوں کے لکھنے والوں نے یہ بھی ذکر کر
دیا۔ کہ ہم کو بہت سی جھوٹی حدیثیں ملی تھیں۔ مگر ہم نے ان کو چھوڑ کر صحیح حدیثیں
لکھی ہیں۔

دفعہ (۵۸) اور اس لئے یہ ممکن تھا۔ کہ شیعہ اور اہلِ سنّت والجماعت کے جھگڑوں
کی بدولت جو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس سال بعد پیدا ہوا تھا بہت
سی حدیثیں اہلِ شیعہ نے جھوٹی بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہو۔ اور
بہت سی حدیثوں کے الفاظ لوگوں کو بھول گئے ہوں۔ اور اُن میں کمی اور بیشی
واقع ہو گئی ہو۔

دفعہ (۵۹) اور اس امر کی تائید میں کہ (۱) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک
(۳) احراق باب فاطمہ (۴) احراق قرآن مجید وغیرہ وغیرہ کے متعلق جن
حدیثیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ وہ محض اہلِ تشیع کے ساتھ خلط ملط رہنے
کی بدولت مسلمانوں میں مشہور ہو گئی تھیں۔ اور میں نے ایسی تمام حدیثوں کو اپنی
کتاب **ردِّ شیعہ آیاتِ قرآن مجید سے** (قیمت ۲؍) میں بناوٹی ثابت کیا ہے

دفعہ (۶۰) چونکہ اِن حدیثوں کے لکھنے والے حضرت امام اعظم کے بہت عرصہ
پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے کئی حدیثیں کہ جن کو حضرت امام اعظم نے قوی جانکر یا
کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت فلاں حدیث پر کاربند تھے
مقدّم خیال کیا تھا۔ ان حدیثوں کے راویوں نے اُن کو قوی خیال کیا۔

دفعہ (۶۱) خدائے تعالےٰ نے جس وقت مسلمانوں کو عروج دیا۔ تو علوم
کا چرچا بھی بڑھتا گیا۔ اور ہر ایک امام کے بہت بہت سے شاگرد ہونے
اور انہوں نے اپنے امام کی رائے کو مقدّم جانکر دوسرے امام کی رائے کو چھ

اور اس طرح مسلمانوں میں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ کیونکہ ہر ایک اپنی تائید کی حدیثیں پیش کرتا ہے۔ اور اُن میں صرف قوی اور ضعیف ہونے کا جھگڑا تھا۔

دفعہ (۶۲) چونکہ ان چاروں اماموں کے اصول مختلف حدیثوں سے تصدیق پا جاتے تھے۔ اور ہر ایک امام نے سچائی کی کوشش کی تھی۔ تاکہ مخلوقِ الٰہی گمراہ نہ ہو جائے۔ اس لئے علمائے اسلام نے اس جھگڑے کو ختم کرنے کے لیئے یہ قر دیا۔ کہ چاروں امام برحق ہیں۔ مگر تابعداری صرف ایک ہی امام کی کرنی چاہیئے

دفعہ (۶۳) کیونکہ جس وقت کوئی شخص ایک مسئلہ میں ایک امام کی تابعداری کر گا۔ اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی تابعداری کریگا۔ تو دوسرے مسئلہ میں پہلے امام کی تحقیر کر کے اپنے نفس کی خواہش کی تابعداری کرے گا۔ جو بات درست نہیں۔

دفعہ (۶۴) اور اس لیئے یہ دستور جاری ہوا۔ کہ علم فقہ کے چاروں اماموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ مگر تابعداری صرف ایک ہی امام کی کرنی چاہیئے۔

کعبہ شریف کے گرد چار مصلّوں کا بنایا جانا

دفعہ (۶۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے جن دنوں نبوت کا اعلان کیا تھا تو کفار مکہ دارالندوہ میں جمع ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائے تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمایا۔ تو آپ نے بھی دارالندوہ کے مقام پر بیٹھ کر خدائے تعالےٰ کی عظمت بیان کرنی شروع کی۔ اور دارالندوہ وہ مقام ہے۔ جہاں کہ کعبہ شریف کے گرد حنفی مصلّے کا امام نماز ادا کرتا ہے۔

دفعہ (۶۶) اور مدینہ منورہ اور بیت المقدس کی طرف سے جس وقت کعبہ شر
کی طرف منہ کیا جائے۔ تو حنفی مصلے کے پیچھے نماز ادا کرنی ہوتی ہے۔

دفعہ (۶۷) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تابعداروں نے یہ دیکھا۔ کہ قران مج
میں لکھا ہے۔ کہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنی ابراہیم کے مقام
نماز پڑھا کرو۔ اور جس وقت حنفی مصلیٰ کی طرف سے کعبہ شریف کی طرف منہ کر
نماز پڑھیں تو مقام ابراہیم ایک طرف رہ جاتا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے مقام ا
کو جا نماز قرار دیکر ادھر سے بھی کعبہ شریف کی طرف سجدہ کرنا شروع کیا۔

دفعہ (۶۸) خدائے تعالیٰ قران مجید میں فرماتا ہے۔ جسجگہ تم ہوا کرو۔ کعبہ شر
کی طرف منہ کیا کرو۔ اور کعبہ شریف کی دو طرفوں سے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے
ادا کرنے کا دستور جاری ہوا تھا۔ اور باقی دو طرفیں خالی تھیں۔ حالانکہ ان ط
سے بھی اگر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی جائے۔ تو نماز ہو جاتی ہے
اس لئے ان طرفوں کے لئے بھی علمائے اسلام نے فیصلہ کیا۔ کہ باقی دونو
اماموں امام مالک اور امام احمدؒ حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مصلیٰ بھی قائم ہو جا
اور اس طرح کعبہ شریف کے چاروں طرف چاروں اماموں کے مصلے
ہو گئے تھے۔

دفعہ (۶۹) کعبہ شریف کے گرد چاروں مصلوں کے قائم ہو جانے
ایک تو یہ فائدہ ہو گیا۔ کہ مسلمانوں میں باہمی نفاق دور ہو گیا۔ اور ہر ایک
دیکھ کر کہ کعبہ شریف کے گرد ہمارا بھی مصلیٰ ہے۔ اپنے آپ کو اچھا خیا
کرنے لگا۔ اور دوسرے اماموں کے تابعداروں سے اوسکو نفرت دو
گئی۔ کیونکہ دوسرے امام کا بھی مصلیٰ اوسی جگہ تھا۔

دفعہ (۷۰) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] سات سو سال بعد یہ

مصلّے کعبہ شریف کے گرد مقرر کئے گئے تھے۔ اُس وقت سے مسلمانوں میں باہمی تنازع دور ہو گیا ہوا ہے۔

دفعہ (۷۱)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دارالندوہ کے مقام پر امامت نماز کرایا کرتے تھے۔ جس جگہ کہ حنفی مصلّٰی کا امام امامتِ نماز کرایا کرتا ہے۔ اور باقی تین طرفوں میں وہ امامت کرایا نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ کعبہ شریف کی چاروں طرف برابر تھیں۔ اور حکم الٰہی تھا۔ کہ چاروں طرف سے کعبہ شریف کو منہ کر کے نماز ادا کیا کرو۔

دفعہ (۷۲)۔ اس لئے جس وقت فقہ کے چاروں اماموں کے تابعدار چاروں طرف سے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ تو حکم الٰہی کی سچی تابعداری ہو گئی۔ اور دنیا کی ہر طرف کا مسلمان یہ گمان کرنے لگا۔ کہ جس وقت وہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہے۔ تو اُس کی طرف کا امام بھی کعبہ شریف کی طرف امامت کراتا ہے۔ جس سے اُس کا نماز پڑھنا درست اور قابلِ قبول الٰہی ہے۔

دفعہ (۷۳) چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس مصلّے پر نماز پڑھایا کرتے تھے اُس مصلّے پر حنفی امام امامت کراتا تھا۔ اس لئے سب لوگ حنفی مصلّے کے پیچھے نماز پڑھنے کو افضل جانتے تھے۔ اور اس طرح حنفی مصلّٰی کو خدائے تعالےٰ نے باقی مصلّوں پر فوقیت عطا کی۔

دفعہ (۷۴) چونکہ حنفی مصلّٰی کو خدا تعالےٰ نے اپنے گھر کعبہ شریف سے نزدیکی عطا کی تھی۔ اس لئے سب لوگ کثرت سے حنفی طریقہ کی تابعداری کرنے لگے اور تمام روم۔ شام۔ افغانستان۔ ہندوستان حنفی مسلمان ہو گئے۔

عربی اور فارسی زبانیں

دفعہ (۷۵) جن دنوں ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی ۔ اُن دنوں سب لوگ
علوم اسلامیہ سے واقف تھے ۔ اور اُس وقت دو بولیوں کا رواج تھا ۔ ایک
عربی زبان تھی ۔ جس میں کہ اسلام کے تمام علوم تھے ۔ دوسرے فارسی زبان تھی
جو کہ دربار کی زبان تھی ۔ اور حکومت کے تمام دفتروں کے کاغذات اسی زبان
دفعہ (۷۶) اور چونکہ فارسی زبان بولنے والے تمام مسلمان تھے ۔ اس لئے
فارسی زبان میں بھی عقائد اسلامیہ ہی کی کتابیں تھیں ۔ جن کتابوں کو پڑھ کر سب
لوگ علوم اسلامیہ میں واقفیت رکھتے تھے ۔

دفعہ (۷۷) مسلمانوں کے بعد انگریزوں کی حکومت آئی جو ایک بڑی حکومت
تھی ۔ جس میں مختلف بولیاں بولی جاتی تھیں ۔ اور جنکی فوجوں میں مختلف بولیاں
والے لوگ ہوتے تھے اور وہ لوگ اپنی فوجوں میں ایک ایسی بولی بولتے تھے ۔ جو کہ
سپاہی سمجھ سکتا تھا ۔ جس بولی کا نام اُردو یعنی لشکر کی بولی تھی ۔

دفعہ (۷۸) چونکہ تمام انگریز بھی فوجوں میں ملازم ہوتے تھے ۔ اور اُن کو ا
ماتحتوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے اُردو میں کلام کرنا ہوتا تھا ۔ اسلئے
نے اُردو زبان کو فروغ دینا چاہا ۔

دفعہ (۷۹) اور چونکہ مسلمانوں کے زمانے میں فارسی زبان میں دفتر
کاغذات ہوتے تھے ۔ اسلئے انگریزوں نے بھی انہی فارسی دان مسلمانوں
نوکر رکھا ۔ کہ اُردو زبان میں سرکاری کاغذات لکھا کریں ۔ اور اس طرح سرکا
کاغذات اُردو زبان میں لکھنے کا دستور جاری ہوا ۔

دفعہ (۸۰) چونکہ انگریز مسلمان نہ تھے ۔ اسلئے اُن کو عربی زبان اور مسلما

مذہبی علوم کی ضرورت نہ تھی۔ اسلئے عربی زبان کا زوال انگریزوں کی حکومت سے شروع ہوا۔ اور جس وقت اُردو زبان فارسی زبان کی بجائے دفتروں میں بولنے اور لکھنے کا رواج شروع ہوا۔ تو فارسی زبان کا بھی زوال شروع ہوگیا۔

دفعہ (۸۱) اور اس طرح عربی اور فارسی زبانوں کا زوال شروع ہوتے ہی مسلمان اپنے علوم اسلامیہ سے ناواقف ہوگئے۔

دفعہ (۸۲) ابتداء میں جو لوگ سرکاری دفتروں میں ملازم تھے۔ وہ لوگ علوم اسلامیہ سے واقف تھے۔ اسلئے اُنہوں نے بھی جو کتابیں اُردو زبان میں لکھی تھیں اُن میں بھی اسلامی عقائد پائے جاتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ اُن کی وفات کے بعد وہ سب اسلامی تعلیم اُردو زبان سے دور ہونے لگی۔

دفعہ (۸۳) چونکہ انگریزوں کی اصلی بولی اُردو نہ تھی۔ بلکہ وہ انگریزی زبان بولنے والے تھے۔ اسلئے اُنہوں نے اپنے اعلیٰ دفتروں میں انگریزی زبان جاری رکھی۔ جس لئے ضرورت لاحق ہوئی۔ کہ جو شخص انگریزوں کی اعلیٰ ملازمتیں حاصل کرنا چاہے وہ انگریزی زبان سیکھے۔ اور اس طرح ہر کس و ناکس نے انگریزی زبان کے سیکھنے اور اعلیٰ ملازمتیں حاصل کرنی شروع کیں۔

دفعہ (۸۴) مسلمانوں کے زمانہ میں عربی اور فارسی زبانیں بچوں کو سکولوں میں پڑھائی جاتی تھیں۔ اور انگریزوں نے اپنے سکولوں میں اُردو انگریزی کو پڑھانے کا دستور جاری کر دیا۔ جس لئے عربی فارسی زبانیں مفقود ہوگئیں۔ اور ساتھ ہی مسلمان علوم اسلامیہ سے بھی بے بہرہ رہنے کے علاوہ غیر اسلام کی باتیں سیکھنے لگے۔

دفعہ (۸۵) اور چونکہ انگریزوں کا وطن ہندوستان نہ تھا۔ بلکہ یہ انگلستان کے رہنے والے تھے۔ اور اُن کے زمانہ میں تمام علوم اور فنون جنکی بدولت عروج

حاصل ہو سکتا تھا۔ ان کے انگلستان ہی تھے۔ جہاں سے کہ علم حاصل کرنے کے
یہ ہندوستان آکر حکومت کرتے تھے۔ اسلئے ضرورت لاحق ہوئی۔ کہ ہندوستان
سلمان بھی اُن علوم کو حاصل کرنے کے لئے انگلستان جائیں۔ اور اس طرح لوگ
نگلستان میں جاکر علم حاصل کرنے لگے۔

دفعہ (۸۷) اور چونکہ انگریزی خوانوں کو علوم اسلامیہ کو سیکھنے اور پڑھنے
کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔ اور اُنکی صحبت بھی تمام غیر اسلامیوں کے ساتھ تھی۔ اسلئے یہ
لوگ علوم اسلامیہ اور عقائد اسلامیہ سے بے بہرہ رہ گئے۔

دفعہ (۸۸) جن دنوں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اُن دنوں تمام مسلمان نماز روز
کے پابند۔ خدائے تعالےٰ کو یاد کرنے والے اور عذاب آخرت سے ڈر کر
تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔

دفعہ (۸۹) چنانچہ جن لوگوں نے دہلی میں لال قلعہ کی عمارت کو دیکھا ہوگا
اُنہیں یاد ہوگا۔ کہ دہلی کے لال قلعہ کے اندر وہ تخت سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
کہ شاہجہان بادشاہ بیٹھا کرتا تھا۔ اور اُن کمروں میں ایک کمرہ ہے۔ جہاں کہ بادشاہ
ادا کیا کرتا تھا۔ اور جو قرآن مجید کہ وہ پڑھا کرتا تھا وہ بھی موجود ہے۔

دفعہ (۹۰) اور جب کہ بادشاہ خود دیندار ہو۔ تو رعیت خدا تعالےٰ کو بہت
یاد کرتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی حکومت میں لوگ خدا تعالےٰ کو بہت یاد
کرتے تھے۔ مگر انگریز چونکہ دینداری کے کام نہیں کرتے۔ اسلئے اُن کے زمانہ میں
لوگ خدا تعالےٰ کی عبادت کو چھوڑ کر دن رات کھیل کود اور تماشوں میں مستغرق
گمراہ ہوگئے ہیں۔

دفعہ (۹۱) انگریزوں کی حکومت کو آئے ہوئے قریباً ایک سو سال کا عرصہ
جس وقت یہ حاکم ہوئے تھے۔ تو جن لوگوں نے ان کی ملازمت اختیار کرلی

وہ ملازمت اختیار کرنے سے پہلے ایک روپیہ میں سے ایک ہی روپیہ محبت اسلام رکھتے تھے ۔ مگر ملازمت کرنے کے بعد ایک روپیہ میں صرف پندرہ آنہ محبت اسلام رکھنے لگے ۔ اور ایک روپیہ میں ایک آنہ غیر اسلام کے خیالات اُن کے دل میں آنے لگے ۔

دفعہ (۹۲) ایسے لوگوں کے بزرگوں نے اُن کو اسلام کی تعلیم دی تھی ۔ اور جس وقت اُن کو ملازمتیں مل گئیں ۔ تو اُن لوگوں کے لئے اپنی اولاد کو اسلامی تعلیم دینا مشکل ہو گیا ۔ جس لئے اُن کی اولاد اپنے ماں باپ کی صحبت کی بدولت کچھ کچھ علمِ دین سے واقفیت رکھتی تھی ۔ اور وہ ایک روپیہ میں صرف چار آنہ محبت اسلام رکھتی تھی ۔ اور بارہ آنہ غیر اسلام کے خیالات تھے ۔ اور وہ تمام دن انگریزی خیالوں میں مستغرق رہتے تھے ۔

دفعہ (۹۳) ایسے لوگوں کی اولاد جو کہ آجکل کے انگریزی خوان مُسلمان موجود ہیں ۔ چونکہ اُن کے ماں باپ نے اُن کو دینی تعلیم بالکل نہیں دی ۔ اور نہ اُن کے ماں باپ خود اسلامی عقائد سے واقف اور اصول اسلامی کے سچے تابعدار تھے ۔ اسلئے اُن کو اسلام سے بالکل محبت نہیں اور کوئی کام اصول اسلامی کے موافق نہیں کرتے ۔ اور شب و روز انگریزی خیالات میں مستغرق رہتے ہیں

دفعہ (۹۴) انگریزی خوان مسلمانوں کو انگریزی تعلیم کی بدولت جس وقت بڑے بڑے عہدے مل گئے ۔ تو انہوں نے اپنا مسلمان کہلانا اپنی کسر شان خیال کیا ۔ اور تمام انگریزی غیر اسلام کے اصول اختیار کر کے یہ خواہش کی کہ انگریز اون کو اپنی سوسائٹی میں شامل کر لیویں ۔ مگر اُن کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی اور اُنہوں نے اُون کو اپنی سوسائٹی میں شامل نہ کیا جس لئے یہ نہ مسلمان رہے اور نہ انگریزوں میں شامل ہوئے ۔

علمائے اسلام

دفعہ (۹۵) جس وقت انگریزوں کی حکومت آئی۔ اور اُنہوں نے اُردو انگ
زبانوں کے لئے سکول جاری کئے۔ اور عربی اور فارسی زبانوں کا پڑھنا بند ہو
لگا۔ تو علمائے اسلام نے علوم اسلامیہ کے زوال کو معلوم کر کے ابتدا ہی میں
مسلمانوں کو سکھانا شروع کیا۔ کہ انگریزی زبان پڑھنے سے تم لوگ دینی مسا
سے ناواقف رہ جاؤ گے۔ اسلئے اسکو پڑھنا نہیں چاہیئے۔

دفعہ (۹۶) جو لوگ کہ انگریزی ملازمتوں کے خواہاں نہ تھے۔ اونہوں ن
علمائے اسلام کے قول کو تسلیم کر کے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دینی جاری ر
اور وہ لوگ انگریزی خوان مسلمانوں کو بسبب اس کے کہ وہ علوم اسلامیہ سے نا
تھے۔ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

دفعہ (۹۷) انگریزی خوان مسلمانوں کو دنیوی عروج حاصل تھا۔ جس
بدولت کہ وہ واجب التعظیم تھے۔ مگر چونکہ وہ عقاید اسلامیہ سے ناواق
تھے۔ اس لئے عام مسلمانوں میں اُن کی کوئی قدر نہ تھی۔ اور وہ خواہش رکھت
کہ کسی طرح عوام مسلمان بھی اُن کی قدر کریں۔

دفعہ (۹۸) انگریزی خوان مسلمانوں کی یہ تمنّا اُسی وقت پوری ہو س
جبکہ علمائے اسلام کو ان کے خلاف عقائد اسلام سے ناواقف ہونے کا جرا
تھا۔ دور ہو جائے۔ اسلئے وہ چاہتے تھے۔ کہ علمائے اسلام لوگوں کو اُ
خلاف سکھانے کی عادت چھوڑ دیں۔

غیر مقلّد علمائے اسلام

دفعہ (۹۸) مسلمان بادشاہوں نے اسلامی درسگاہوں کے اخراجات کیلئے بہت سی جاگیریں مقرر کی ہوئی تھیں۔ اور اسلامی حکومت کے بعد جب وقت انگریزوں کی بادشاہی آئی۔ تو اُنہوں نے بھی وہ جاگیریں بحال رکھیں۔ اور اسطرح انگریزی حکومت میں بھی جو درسگاہیں کہ جاگیروں سے گذارہ کرتی تھیں۔ اُنہوں نے اپنے قدیمی دستور کے موافق لوگوں کو حنفی عقائد کے تابعدار رہنے کی ہدایت کی۔

دفعہ (۱۰۰) مگر جن لوگوں کے گذارہ وغیرہ کیلئے کوئی جاگیریں نہ تھیں۔ اُن کو سخت تکلیف ہوئی۔ کہ اپنے گذارہ کی کوئی سبیل تلاش کریں۔

دفعہ (۱۰۱) اور چونکہ گذارہ اُسی صورت سے ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو آدمی کوئی کسب کرے یا حکومت کی ملازمت کرے۔ یا کسی امیر کی دوستی حاصل کر کے اپنی روزی کمائے۔ اسلئے جن علمائے اسلام کیلئے کوئی وجہ معاش نہ تھی۔ ان کے لئے ضرورت ہوئی کہ یا تو کوئی کسب کریں یا حکومت کی ملازمت کریں۔ یا کسی مسلمان امیر کو جو حکومت کا ملازم ہو۔ خوش رکھیں۔ تاکہ وہ اُن کی دستگیری کرے۔

دفعہ (۱۰۲) ایسے علمائے اسلام جنکے گذارہ کیلئے کوئی جاگیریں وغیرہ نہ تھیں۔ اور چونکہ اُنہوں نے کوئی دنیوی کسب نہیں سیکھا تھا۔ روزی کمانا مشکل ہو گیا۔ اور وہ حکومت کی ملازمت بھی حاصل کر نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ اسلئے اُنہوں نے انگریزی خوان مسلمانوں کو خوش کر کے اُن کی امداد حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اُنکے درِ دولت پر حاضر ہونے لگے۔

دفعہ (۱۰۳) انگریزی خوان مسلمانوں نے ایسے علماء کا خوشی خیر مقدم کیا۔ اور ہر طرح سے اُن کی امداد کرنی شروع کی۔

دفعہ (۱۰۴) اور چونکہ انگریزی خواں مسلمان یہ چاہتے تھے۔ کہ قدیمی علمائے اسلام کا زور ٹوٹے۔ اس لئے اُن علماء نے جو اُن کے درِ دولت پر حاضر ہونے لگے۔ انگریزی

خوان مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے عام مسلمان جو اعتراض کہ انگریزی خوان مسلمانو
پر علم دین سے ناواقف ہونے کا لگایا کرتے تھے ۔ اُس الزام کو دور کرنے کیلئے تمام مسلما
کو علمِ دین سے بے بہرہ رکھنے اور انگریزی خوان مسلمانوں کے ہمخیال بنانے کیلئے قد
علماء پر اعتراض کرنے شروع کئے ۔ تاکہ عوام الناس یہ دیکھکر کہ قدیمی علمائے ان
نئے علماء کے اعتراضوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں ۔ اُن کی تقلید کرنی چھوڑ دیں
اور اِن نئے علماء کے ہمخیال ہو کر انگریزی خوان مسلمانوں سے نفرت نہ رکھا کریں ۔

دفعہ (۱۰۵) اور چونکہ تمام انگریزی خوان مسلمان اور جو طلبا کہ سکولوں میں پڑھ
تھے اُن میں سے کسی کو بھی علوم اسلامیہ سے واقفیت نہ تھی اسلئے اُنہوں نے ا
علمائے کے اعتراض کرنے کو پسند کیا ۔ اور اِس طرح قدیمی علمائے اسلام پر اعترا
کرنے والے علماء کی قدر ہونے لگی ۔ اور اُنہوں نے دن بدن اسلام کے قدی
اصولوں کو برباد کرنیکے لئے نئے نئے اعتراض کرنے شروع کر دیئے ۔ جن اعترا
کی بدولت لوگوں نے دینی مسائل سیکھنے چھوڑ دیئے ۔

دفعہ (۱۰۶) ایسے لوگ اسلام کے اصلی اصولوں پر کوئی اعتراض نہیں کر
تھے ۔ اس لئے اُنہوں نے اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی یہ تجویز نکالی کہ قدیمی حنفی مس
کے نزدیک علم فقہ کے چاروں امام برحق تھے ۔ مگر تابعداری صرف ایک ہی امام کی
تھے ۔ اور جس وقت اُنہوں نے دیکھا ۔ کہ بعض حدیثیں دو قسم کی موجود ہیں ۔ ایک
میں لکھا ہے ۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے وقت ناف کے نیچ
باندھتے تھے ۔ اور بعض میں لکھا ہے ۔ کہ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے ۔ تو اُنہو
یہ بات شروع کر دی کہ حنفی طریقہ کے خلاف سینہ پر ہاتھ باندھنے لگے ۔ اور چونکہ ح
طریقہ میں آمین آہستہ کہتے تھے ۔ اور شافعی طریقہ میں بلند آمین کہتے تھے تو اُنہوں
بلند آمین کہنے کا طریقہ جاری کر دیا ۔

فعہ (۱۰۷) اور اس طرح ایک مسئلہ میں ایک امام کی تابعداری کرنی شروع کر دی او
وسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی۔ اور اپنے آپ کو غیر مقلد کہنے لگے۔

اہلحدیث اور علم فقہ کا انکار

دفعہ (۱۰۸) ان غیر مقلد لوگوں نے لوگوں کو سکھانا شروع کیا۔ کہ علم فقہ کی تابعداری کرنی نہیں چاہیئے۔ بلکہ حدیثوں کی تابعداری کرنی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہنے لگے۔ تاکہ علم حدیث کو علم فقہ پر جو بزرگی ہے۔ اوسکی بدولت سب لوگ مقلد علماء پر غیر مقلد علماء کو ترجیح دیکر اُن کی تابعداری کریں۔

دفعہ (۱۰۹) مگر اُن کا اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے پکارنا غلط تھا۔ کیونکہ یہ حدیث کے تابعدار ہونے کی بجائے حدیث شریف کے منکر تھے۔ کیونکہ جب تک مقلد علماء کی مانند وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے۔ یا آہستہ آمین کہتے تھے۔ تو اُس وقت بھی وہ حدیث کے تابعدار تھے۔ اور جس وقت اُنہوں نے سینہ پر ہاتھ باندھنے یا بلند آمین کہنے کے دستور کو جاری کیا۔ تو اُس وقت بھی اگرچہ وہ حدیث ہی کی تابعداری کرنے لگے تھے۔ مگر پہلی حدیثوں کو چھوڑ کر دوسری حدیثوں کی طرف مائل ہو جانے کی بدولت پہلی حدیثوں کا انکار کرنے والے ہو گئے۔ جس لئے یہ اہلحدیث نہ تھے۔ بلکہ حدیث شریف کے منکر تھے۔

دفعہ (۱۱۰) یہ غیر مقلد علماء لوگوں کو علم فقہ کی تابعداری سے روکتے تھے۔ اور یہ خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ خدائے تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ علم دین میں سمجھ حاصل کرنے کا نام علم فقہ ہے۔ اور جو شخص ایسی باتیں لوگوں کو سکھاتا ہے وہ فقیہ ہوتا ہے۔ جسکی تابعداری کرنی چاہیئے۔
دیکھو سیپارہ (۱۱) سورۃ توبہ رکوع (۱۵) آیت (۴) وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْ
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔ **ترجمہ** ۔ اور مسلمانو
کو یہ نہ چاہیئے ۔ کہ یکبارگی علم حاصل کرنے کے لیئے اپنے گھروں سے نکلجا
پس کیوں نہ نکلے اُن کے ہر گروہ سے ایک جماعت تاکہ وہ دین میں سمجھ (فقہ
کریں ۔ اور اپنی قوم کے پاس جب لوٹ کر آئیں ۔ تو انہیں (اللہ کی نافرمانی) سے
تاکہ وہ بچیں ۔

دفعہ (۱۱۱) اس سے یہ مراد ہے ۔ کہ ایک شخص نے قران مجید اور حدیث
کی کتابیں پڑھکر معلوم کیا ۔ کہ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہیئے ۔ یا جب عورت
ساتھ صحبت کی جائے ۔ تو اوسکے بعد مرد اور عورت دونوں کو غسل کرنا چاہیئے ۔
بعد ازاں وہ شخص یہ مسئلہ لوگوں کو سکھاتا ہے ۔ کہ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہی
یا عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد مرد اور عورت دونوں کو غسل کرنا چا
تو یہ علم فقہ ہے ۔ اور مسئلہ سکھانے والا شخص فقیہ کہلاتا ہے ۔ اور اُس شخ
کے کہنے کو تسلیم کرکے اُس کی تابعداری کرنے کا نام علم فقہ کی تابعدا
کرنا ہے ۔

دفعہ (۱۱۲) یہ غیر مقلد علماء لوگوں کو فقہ کی تابعداری سے منع کرتے تھ
اور یہ خیال نہیں کرتے تھے ۔ کہ جو شخص ان غیر مقلد علماء کے قول کو صحیح جا
اون کی تابعداری کرے گا ۔ وہ بھی علم فقہ ہی کی تابعداری کرے گا ۔ کیونکہ ق
کی رُو سے جو کچھ وہ لوگوں کو علم دین کے متعلق سکھاتے ہیں ۔ وہ علم فقہ
اور اُن کے قول کی تابعداری کرنا علم فقہ کی تابعداری کرنا ہے ۔

دفعہ (۱۱۳) دراصل غیر مقلد علماء کی منشاء یہ تھی ۔ کہ نظام اسلام در
برہم ہو جائے ۔ اور عوام الناس قدیمی علماء اسلام کے قول کی تابعداری ن

کریں۔ بلکہ اُن نئے غیر مقلد علما کی تابعداری کریں۔

دفعہ (۱۱۴) مگر اُن کا ایسا کرنا قران مجید کے خلاف تھا۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اپنے سے پہلے جو لوگ با ایمان گذر گئے ہیں۔ اُن کیلئے دعا مغفرت مانگا کرو۔ اور اُن کے خلاف دِلوں میں بیر نہ رکھا کرو۔ اور یہ غیر مقلد علما اپنے دِلوں میں علم فقہ کے اماموں سے بغض رکھتے تھے۔ جن کی تابعداری کرنے کو تمام مسلمان پسند کرنے تھے۔

دیکھو سیپارہ (۲۸) سورہ حشر رکوع (۱) آیت (۱۰) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ آئے بعد اُن کے وہ کہتے ہیں۔ کہ اے پروردگار بخشدے ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں۔ اور ہمارے دِلوں میں مسلمانوں کا حسد نہ ڈال۔ اے ہمارے پروردگار بیشک تو شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

دفعہ (۱۱۵) اور چونکہ پہلے مسلمانوں نے علم فقہ کے چاروں اماموں کو بزرگ تسلیم کرکے اُن میں سے کسی ایک کی تابعداری کرنیکا دستور جاری کردیا تھا۔ تاکہ ہم سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھ سکیں۔ اسلئے ان غیر مقلد علما کا ہمکو بزرگوں کے فرمان کی تابعداری سے روک کر اپنی تابعداری کی طرف بلانا قران مجید کے منشاء کیخلاف ہے جس لئے خدا تعالےٰ ہم کو ایسے لوگوں کی مشورت سے بچائے۔

دفعہ (۱۱۶) خدائے تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو برگزیدہ کرکے امام مقرر کیا تھا۔ اور سب مخلوق کو اُس ایک شخص واحد کی تابعداری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور بعدازاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام مخلوق کی ہدایت کیلئے نبی مقر کرکے حکم دیا۔ کہ آپ ہی کی تابعداری کی جائے۔ اور آپ نے ہدایت کی کہ تمام

کے وقت صرف ایک ہی شخص کو امام بنایا جائے۔ خواہ کتنے بزرگ لوگ موج
اور تمام علماء نے بھی خدائے تعالیٰ اور اُس کے رسول کی تابعداری میں عل
میں سے جو بزرگ شخص تھے۔ اُن کو امام مقرر کر دیا۔ مگر غیر مقلد علما ہیں۔ ج
کو تعلیم دیتے ہیں کہ قدیمی عالموں کا کہنا نہ مانا کرو۔ بلکہ کسی مسئلہ میں ایک کو بڑا جانو۔ اور کسی مسئلہ میں دوسر
اور صرف اپنے آپ کو اچھا خیال کر کے نفس کی تابعداری کیا کرو۔ جو نفس
کی ترغیب دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

دیکھو سورۃ یوسف سیپارہ (۱۳) شروع وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النّ
لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ ا
اپنے نفس کو گناہوں سے بری نہیں کہتا۔ بیشک نفس بری بات کا حکم
والا ہے۔ مگر وہ جس پر میرا پروردگار رحم کرے۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے
مہربان ہے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی دوسرے اماموں پر

دفعہ (۱۱۷) یہ غیر مقلد علما اپنے آپ کو اہلحدیث کے نام سے پکارتے ہیں
اس حدیث شریف پر عمل کرنا چاہیئے۔ جس میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہے۔ کہ تین زمانوں کے عالموں کو بزرگ جانکر اُن کی عزت کرو۔

دیکھو مشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہ عن عمرؓ قال قال رسول اللہ ص
علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین
ثم یظھر الکذب۔ ترجمہ روایت کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت کرو اصحابوں میرے کی۔ پس تحقیق وہ بہتر تمہارے میں سے ہیں۔ بعد اُن کے وہ لوگ جو ملے اُن کو (یعنے تابعین) پھر بعد اُن کے وہ لوگ جو ملے اُن کو (یعنے تبع تابعین) پھر ظاہر ہو جائیگا جھوٹ۔

دفعہ (۱۱۸) مندرجہ بالا حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ اصحابوں تابعینوں اور تبع تابعینوں کی عزت کیا کرو۔ کیونکہ وہ تم میں سے بزرگ ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہوا ہے۔ کہ اُن کے زمانہ کے بعد جھوٹ ظاہر ہوگا۔

دفعہ (۱۱۹) چونکہ اُن تمام عالموں میں سے جو کہ علم فقہ کا ذخیرہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہوئے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعینوں میں سے تھے۔ کہ جنہوں نے چند اصحاب کو اپنے بچپن ہی میں دیکھا بھی تھا۔ اور اُن کے زمانہ کے تمام لوگ تابعین اور تبع تابعین تھے۔ جنہوں نے آپ کو اپنا امام مقرر کیا تھا۔ اس لئے آپ اس اُمت کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ اور اس قابل ہیں۔ کہ بموجب فرمانِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عزت کر کے اُن کی تابعداری کی جائے۔

دفعہ (۱۲۰) ان غیر مقلد علماء کا ہمکو حضرت امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی تابعداری سے روک کر اپنی تابعداری کی طرف یا دوسرے اماموں کی تابعداری کی مشورت دینا مندرجہ بالا حدیث شریف کی تابعداری سے منع کرنا ہے۔ جس لئے کسی شخص کو بھی ان کی تابعداری کرنی نہیں چاہیئے۔

علم فقہ کی ممانعت کا نتیجہ

دفعہ (۱۲۱) اس طرح اِن غیر مقلد علماء نے مسلمانوں کو علم دین میں سمجھ (علم فقہ) حاصل کرنے سے منع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سب لوگ علم دین سے

بے بہرہ رہنے لگے ۔

دفعہ (۱۲۲) اور یہ بات کسی نے بھی خیال نہ کی کہ اسلام سے پہلے س
جہالت میں پڑے ہوئے تھے ۔ اور خدا تعالے نے اپنی کمال مہربانی سے رسو
صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی ہدایت کے لئے بھیجا تھا اور حکم دیا کہ سب لوگ آ
قول اور فعل کی تابعداری کیا کریں ۔ اور اس طرح یہ جس قدر مذہبی معلومات
کو حاصل ہیں ۔ یہ بڑی محنت کے ساتھ مسلمانوں کے بزرگوں کو سکھائے
تھے ۔ اور اگر مسلمان ان مذہبی معلومات سے بے بہرہ رہیں گے ۔ تو خود
جہالت میں پڑ کر گمراہ ہو جائیں گے ۔

اسلامیہ سکول

دفعہ (۱۲۳) انگریزی خوان مسلمانوں نے انگریزی زبان کو رواج دینے
سکول جاری کئے ۔ اور ایسے سکولوں کا نام اسلامیہ سکول رکھا یعنی ایسے
جن میں مسلمانوں کے بچے انگریزی تعلیم حاصل کرتے تھے ۔

دفعہ (۱۲۴) اور غیر مقلد علماء کو ایسے سکولوں میں مقرر کیا ۔ کہ لوگوں کو ع
سکھایا کریں ۔ تاکہ عوام الناس دین سیکھنے کے بہانہ سے مدرسوں میں داخل

دفعہ (۱۲۵) مگر غیر مقلد علمائے نے اسلام پر ایسی کتابیں لکھیں ۔ جن
سوائے قصص اور کہانیوں کے ایک بھی دینی مسئلہ نہ تھا ۔ اور اس طرح ا
سکولوں میں بھی کوئی بات دین اسلام کی سکھائی نہیں جاتی تھی ۔ اور مسلمانوں کے
علم دین سے بے بہرہ رہنے لگے ۔

دفعہ (۱۲۶) اور اس طرح غیر مقلد علماء نے مسلمانوں کو علم فقہ کی ت
کرنے اور دین میں سمجھ حاصل کرنے سے روک کر تمام مسلمانوں کو گمراہ کر دیا

مسجدوں کی ویرانی

دفعہ (۱۲۷) مقلد علما قدیمی دستور کے موافق مسجدوں میں علم دین سکھاتے تھے۔ اور لوگ اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُن کی خدمت کیا کرتے تھے۔

دفعہ (۱۲۸) غیر مقلد علماء کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ لوگ مقلد علما کی خدمت کیا کریں۔ اسلیئے اُنہوں نے لوگوں کو مقلد علماء کی خدمت کرنے سے روکنے کیلئے یہ کہنا شروع کیا کہ جو خدمت اِن علماء کی کیا کرتے ہو۔ یہ بدعت ہے یہ کرنی نہیں چاہیئے۔

دفعہ (۱۲۹) اور یہ خیال نہ کیا کہ اگر یہ لوگ علماء اسلام کی خدمت کرینگے۔ تو وہ اُنکے لئے دُعا کرینگے جسطرح کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے۔ اور اِس طرح اُن کے مال وجان کو فایدہ ہوگا۔

دیکھو سیپارہ (۱۱) سورہ توبہ رکوع (۱۳) آیت (۴) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ ترجمہ (اے نبی) اُن لوگوں کے مالوں سے صدقہ لو جسکے ذریعے انہیں گناہوں سے پاک اور صاف کردو۔ اور اُنکے لئے دعائے خیر کرو۔ بیشک تمہارا دعا کرنا اُن کے لئے آرام (کا سبب) ہے۔ اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دفعہ (۱۳۰) اور اسطرح غیر مقلد علماء نے مسلمانوں کو نیکی کے کام کرنے سے روکدیا اور صدقہ کرنیکی بدولت جو رحمتیں اُن پر نازل ہوتی تھیں وہ دور ہوگئیں۔ اور دن بدن مسلمان غریب ہونے لگے۔

دفعہ (۱۳۱) اور مسجدوں کی خدمت سے روک کر اِن غیر مقلد علماء نے مسلمانوں کو سکولوں کیلئے چندہ دینے کی ترغیب دی۔ جہانکہ یہ خود ملازم تھے اور جہانکہ اسلامی تعلیم سے ناتمام تھی اور تمام کی تمام غیر اسلامی باتیں سکھائی جاتی تھیں۔

دفعہ (۱۳۲) اور اِسطرح غیر مقلّد علماء کے مشورے کی بدولت مسلمانوں نے مقلّد ع
خدمت چھوڑ دی اور اُنہوں نے بھوک سے تنگ آ کر علم دین سکھانا چھوڑ دیا۔

دفعہ (۱۳۳) اور اِسطرح غیر مقلّد علما کی مہربانی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کی مس
ویران ہوگئیں۔ قران مجید کی تعلیم بند ہوگئی۔ جو لوگ قران مجید کو حفظ کیا کرتے تھے
میں کمی آگئی۔ اور سب سے بڑھکر یہ ہوا کہ لوگوں کو علم فقہ یعنے دین میں جو سمجھ اور واقفیت
وہ بھی جاتی رہی۔ اور جہالت نے مسلمانوں کو آگھیرا۔ جس لئے کسی مسلمان کو نماز تک ادا
یاد نہیں۔ اور اسلام کیلئے یہ وقت رونے کا ہے نہ کہ ہنسنے

غیر مقلّد فرقے

دفعہ (۱۳۴) جن دِنوں مسلمانوں کی حکومت تھی تمام مسلمان اپنے اُستادوں او
کے قول کی عزت کرتے تھے۔ اور چونکہ جو شخص دین میں سمجھ حاصل کرتا ہے۔ وہ فق
اس لئے مسلمان علم فقہ کی تابعداری کرتے تھے۔ اور جس وقت انگریزوں کی حکوم
اور جو لوگ غیر مقلّد کہلانے لگے۔ اُنہوں نے اپنے بزرگوں اُستادوں کے قول کو
کر کے اپنے آپ کو اُن سے اچھا خیال کرنا شروع کیا۔ اور لوگوں کو بھی بزرگوں کے
علم فقہ سے روکنے کی ہدایت کی۔ اور اسطرح تمام مسلمان انگریزی خوان اپنے نف
تابعدار ہوگئے اور اپنے بزرگوں کو حقیر خیال کرنے لگے۔

دفعہ (۱۳۵) اور اِن غیر مقلدوں نے اپنے آپ کو اہلحدیث کے نام سے پکار
کیا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ اہل کے معنے مالک کے ہیں۔ یعنی اہل خانہ گھر کے مالک
یعنے کتاب کے مالک اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قول وفعل کا نام حدیث
اسلئے اہلحدیث یعنے حدیث کے مالک صرف رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور
کوئی دوسرا شخص اہلحدیث ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ تمام حدیثوں کو نہیں جانتا۔ اور اُن کا

دفعہ (۱۳۶) جس وقت غیر مقلدوں نے تقلید کو چھوڑ کر بزرگوں کے فرمان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اپنے آپ کو اچھا خیال کرنا شروع کیا۔ تو ایسی عادت کی بدولت اُن میں بھی اتفاق نہ رہا۔ اور ایک نے دوسرے کو اپنے سے اچھا خیال کرنا پسند نہ کیا۔ تو اُن میں بھی کئی فرقے پیدا ہو گئے۔

دفعہ (۱۳۷) حدیث شریف کی تمام کتابوں میں یہ لکھا ہوا تھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح بیٹا مریم کا قیامت سے پہلے دنیا پر تشریف لائیگا۔ اور جس وقت اِن اہلحدیثوں نے بزرگوں کے قول کی تابعداری کو ترک کر کے اپنے نفس کی تابعداری کو مقدم خیال کیا۔ تو بعض علما اہلحدیث نے حدیث شریف کے معانی کو تبدیل کرنیکی کوشش کی اور حدیثوں کی دوسری طرح تحویل کر کے لوگوں کو سکھایا کہ حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم دوبارہ نہیں آئے گا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہے۔

دفعہ (۱۳۹) اور چونکہ حدیثوں کی کتابوں میں یہ لکھا تھا۔ کہ جو مسیح آئیگا وہ نبی ہوگا۔ اسلئے مرزا غلام احمد قادیانی کے تابعداروں کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک قادیانی اور دوسری لاہوری

دفعہ (۱۳۹) قادیانی جماعت نے کہا کہ مرزا نبی بھی تھا۔ مگر اُسکے بالمقابل لاہوری جماعت نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجدد تھا۔ نبی نہ تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہے دیکھو سیپارہ (۲۲) سورہ احزاب رکوع (۵) آیت (۶) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ ترجمہ۔ نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے ولیکن رسول اللہ کا ہے۔ اور ختم کرنیوالا نبیوں کا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا۔

دفعہ (۱۴۹) اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دونوں جماعتوں نے اسکو مسیح موعود تسلیم کرنے میں غلطی کھائی کیونکہ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ بیٹا مریم کا مسیح موعود تھا۔

دیکھو سیپارہ (۲۵) سورۃ زخرف رکوع (۶) آیت (۱) وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَ
إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ (۲) وَقَالُوا ءَأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ (۳) إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ
وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلٰئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ (۵) وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَ
اتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (۶) وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

ترجمہ اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیری لگتی ہے اس سے چلانے (۲) اور ک
آیا ہمارے ٹھاکر بہتر ہیں یا وہ مریم کا بیٹا۔ یہ نام جو دھرتے ہیں تجھ پر سب جھگڑنے کو۔ بلکہ یہ لوگ
جھگڑالو۔ (۳) وہ عیسیٰ کیا ہے۔ مگر ایک بندہ ہے۔ کہ ہم نے اُس پر فضل کیا اور کھڑا کیا نبی اس
کیواسطے (۴) اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے فرشتے۔ رہیں زمین میں تمہاری جگہ (۵)
تحقیق وہ عیسیٰ البتہ ایک نشان ہے۔ واسطے قیامت کے سو اس میں دھوکا نہ کرو۔ اور میرا کہا مانو
سیدھی راہ ہے (۶) اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے صریح۔

دفعہ (۱۴۱) آیت ۵ مندرجہ بالا میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ حضرت مسیح بیٹا مریم کا قیامت
پہلے آئیگا۔ اور آیتہ نمبر ۶ میں فرماتا ہے۔ کہ اُسکے آنے کے عقیدہ سے ایک شخص روکیگا وہ ش
ہوگا۔ جس لئے حضرت مسیح یعنے حضرت عیسیٰ بیٹا مریم کے عقیدہ سے روکنے والا مرزا غلام
قادیان وہی شیطان موعود ہے۔ کہ جسکی بابت خدائے تعالیٰ نے عرصہ تیرہ سو سال کا
کہ مندرجہ بالا آیت نمبر ۶ میں پیشین گوئی کی تھی۔ اور مرزا غلام احمد قادیان کے تابعدار ول
لاہوری اور قادیانی جماعتیں جس شخص کو نبی اور مجدد خیال کر رہی ہیں۔ وہ قران مجید کی ر
شیطان موعود تھا۔ جسکی تابعداری کرنے سے خدائے تعالیٰ نے قران مجید میں منع فر

ہوا ہے۔

دفعہ (۱۴۲) اہلحدیث فرقہ کے غیر مقلد علماء میں سے جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قا
مسیح موعود تسلیم نہ کیا۔ اُنہوں نے حدیثوں کے معانی کو بھی اپنی مرضی کے موافق تبدیل

کوشش نہ کی۔ مگر اُن میں بھی اتفاق نہ رہا۔

دفعہ (۱۴۳) کیونکہ جس وقت اُنہوں نے دیکھا۔ کہ حدیث شریف کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ تو اُن میں سے بعض نے جس طرح کہ علم فقہ کی تابعداری چھوڑ دی تھی اُسی طرح حدیث شریف کی بھی تابعداری چھوڑ دی اور صرف قرآن مجید ہی کی تابعداری پر اکتفا کرنے کے لئے اپنا نام اہل قرآن رکھا یعنے سب قرآن کو جاننے اور اُس کی تابعداری کرنے والے۔

دفعہ (۱۴۴) اور اہلِ قرآن فرقہ نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ قرآن مجید خدائے تعالےٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا اور آپنے لوگوں کو بتایا تھا۔ کہ یہ قرآن مجید ہے۔ اور جبتک آپنے لوگوں کو نہیں بتایا تھا۔ کہ یہ قرآن مجید ہے۔ اوسوقت تک کسی کو قرآن مجید کی خبر نہ تھی۔ اور چونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کا نام حدیث شریف ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قولی کے جن لفظوں کو مخلوق الٰہی نے یاد رکھکے بار بار کہنا جاری رکھا ہے۔ وہ وہی حدیث قولی ہے جسکو قرآن مجید کہتے ہیں۔ اور اسلئے قرآن مجید جزو حدیث قولی ہے۔ اور حدیث شریف کو نہ ماننے والا قرآن مجید کا منکر ہوتا ہے۔ نہ کہ اہل قرآن ہوتا ہے۔

دفعہ (۱۴۵) اور اہلِ قرآن فرقہ نے یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ اُنمیں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں جسکو تمام قرآن مجید حفظ یاد ہو۔ اور جبکہ اُن کو تمام قرآن مجید حفظ یاد نہیں تو اُن کا یہ دعوےٰ کہ وہ اہل قرآن یعنے تمام قرآن مجید کو جاننے اور اُسکی تابعداری کرنیوالے ہیں۔ باطل ہے۔

دفعہ (۱۴۶) اور اہلِ قرآن فرقہ کے غیر مقلد علماء کو جوقت قرآن مجید کے معانی سمجھنے کیلئے حدیث شریف اور علم فقہ کی کتابوں کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جن کتابوں کی تابعداری وہ لوگ کرنا نہیں چاہتے تھے تو اونہوں نے قرآن مجید ہی کی تابعداری کرنے سے انحراف کرکے مادہ پرستی کی طرف رجوع کیا۔ اور اسطرح وہ لوگ اسلام کو چھوڑ

گراہ مذہب ہو گئے -

دفعہ (۱۴۷) اسلام میں یہ تمام مختلف فرقے جو دکھائی دے رہے ہیں - یہ محض
تقلید کو چھوڑ کر بزرگوں کے قول کو تسلیم نہ کر کے اپنے نفس کی تابعداری کی بدولت
بنے ہوئے ہیں -

دفعہ (۱۴۸) اور چونکہ ضرورت اس امر کی ہے - کہ تمام مسلمان اپنے مذہبی
اختلافات کو ترک کر کے اکٹھا ہو جائیں - تو اس لئے اُن کو چاہئیے - کہ اپنی نفسانی
خواہشوں کو ترک کر کے اپنے بزرگوں کے قول کی تقلید کر کے قرآن مجید کے
سچے تابعدار ہو جائیں -

دفعہ (۱۴۹) اور خدائے تعالےٰ نے اِن تمام مذہبی اختلافات کو مٹا د
کی ترکیب قرآن مجید میں بتا دی ہے - اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم کسی اور فرقہ سے
نہ تھا - بلکہ حنفی مسلمان تھا جس لئے سب مسلمانوں کو حنفی کہلانا چاہئیے -
دیکھو سیپارہ (۳) سورۃ آل عمران رکوع (۷) آیت (۶) مَاکَانَ اِبرٰ
یَہُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا کَا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۵ ترجمہ نہ تھا ابراہیم یہودی) اور نہ تھا نصرانی - دیکھ
تھا حنیف مسلمان اور نہ تھا مشرکوں سے -

دفعہ (۱۵۰) اور اِس آیت میں خدائے تعالےٰ نے فرمادیا ہے کہ حنیف
کے مخالف سب مشرک ہوتے ہیں - جس لئے سب مسلمانوں کو مذہبی اختلاف چھوڑ کر ا
آپ کو حنفی کہلانا چاہئیے -

دفعہ (۱۵۱) اور چونکہ حنفی طریقہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے - اور حنفی ط
کے مسلمان باقی طریقوں کے مسلمانوں سے تعداد میں بہت زیادہ اور تقد
اس لئے اگر دوسرے فرقوں کے مسلمان حنفی طریقہ میں آجائیں - تو وہ قرا

کے سچے تابعدار ہو جانے کے علاوہ ایک سب سے بڑے گروہ میں شامل ہو جائینگے اور حنفی طریقہ کے مسلمان اگر حنفی عقائد کو چھوڑ کر غیر مقلد بن جائیں گے۔ تو وہ قرآن مجید کو چھوڑ کر مشرک بن جانے کے علاوہ اسلام کے بڑے گروہ میں سے خارج ہو جائیں گے۔ جس لئے اُن کو حنفی عقائد ہی کی تابعداری کرنی چاہیئے۔

دفعہ (۱۵۲) اور غیر مقلدین کو سوچنا چاہیئے کہ اس تقلید کو چھوڑنے ہی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اُن میں طرح طرح کے فرقے بن رہے ہیں۔ اور اگر وہ واقعی اسلام کی دوست رکھتے ہیں۔ تو اُن کو چاہیئے۔ کہ دین اسلام کی رسّی یعنی حنفی طریقہ کو مضبوطی سے پکڑیں۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالیں۔

دیکھو سیپارہ (۴) سورہ آل عمران رکوع (۱۱) آیت (۲) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ۔ **ترجمہ**۔ اور محکم پکڑو رسی (دین) اللہ کی جمع ہو کر (حنفی دین کے تابعدار ہو کر) اور مت تفرقہ ڈالو (غیر مقلد ہو کر) اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب تھے تم دشمن (ایک دوسرے کے بسبب مختلف مذہب رکھنے کے بیچ زمانہ جاہلیت کے) پس اُلفت ڈالی درمیان تمہارے (تم کو مسلمان بنا کر) پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اُس کی کے بھائی (تمام مسلمان بھائی ہیں) اور تھے تم اُوپر کنارے گڑھے کے آگ سے (بسبب ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت کرنے کے) پس چھوڑایا تم کو اُس سے (ایک دوسرے کی مخالفت کرنے اور بُرا کہنے سے) اس طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم راہ پاؤ (اور غیر مقلد بنکر اسلام کو کمزور نہ کرو)۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

ردوہابی آیات قرآن مجید سے

حِصّہ اوّل - حنفی مسلمان کہلانے کا حکم قرآن مجید سے - قیمت ۳ر

حِصّہ دوم - علم فقہ - اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ کا امام اعظم مقرر ہونا اور غیر مقلد - قیمت ۵ر

حِصّہ سوم - پختہ قبروں اور قبوں کا جواز قرآن مجید سے - قیمت ۲ر

حِصّہ چہارم - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین اور آخرین ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے قیمت

ردشیعہ آیات قرآن مجید سے - اس میں شیعہ فرقہ کو ۴۲۵ دلیلوں سے باطل ثابت کیا گیا ہے - اور اصحاب ثلٰثہ کے خلاف (۱) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک (۳) احراق باب فاطمہ وغیرہ سب کی سب حدیثیں بناوٹی ثابت کی گئی ہیں - قیمت ۱۲ر+

شیعہ فرقہ کو باطل کرنے کی ۳۲ دلائل - قیمت ۲ر+

شجرۃ الانبیاء معہ بزرگان اسلام تابہ حضرت آدم علیہ السلام بشکل نقشہ سادہ ۳ر نقشہ سنہری ۵ر بشکل کتاب ۲ر

نماز قضا عمری کے ادا کرنے کا طریقہ جس میں جمعۃ الوداع اور لیلۃ القدر کی بزرگی بھی مندرج ہ

کعبہ شریف کے اندر جاکر نماز پڑھنے کا طریقہ اور کعبہ شریف کا طول و عرض اور بلندی قیمت

انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بیگاری کے صلیب پاجانے کی شہادت بزبان اردو ۶ر انگریز

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان قدیمی عیسائیوں کی کتابوں سے قیمت ۱ر

مرزا غلام احمد قادیانی کا خارج از اسلام ہونا - حصہ اول - دوم - سوم - چہارم - پنجم - ششم
۳ر ۱ر ۴ر ۱ر ۱ر ۲

آریہ سماج کے عقائد کو باطل ثابت کرنیکی کتابیں - ویدانت نمبر اوّل - دوم - سوم - چہارم
۲ر ۲ر ۲ر

قیام زمین و گردش سورج
- حصہ اوّل ۱۲۶ دلائل قیمت اردو ۳ر انگریزی ۱۴ر حصہ دوم ۱۰۰ دلائل اردو ۳ر انگری
- حصہ سوم زمین ۴۳ شکلوں اور ۴۰ دلیلوں سے زمین کو ساکن ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲ر دو روپیہ - حصہ چہارم - قیام زمین و گردش سورج کے متع

انجیلوں اور قرآن مجید کی شہادتیں - قیمت ۲ر+ عبدالواحد حاجی کوچہ بیرن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَھُمْ اَمْرَھُمْ فَقَالُوْا ابْنُوْا عَلَیْھِمْ

ترجمہ۔ جب جھگڑ رہے تھے اپنی بات پر پھر کہنے لگے بناؤ ان پر

بُنْیَانًا ط رَبُّھُمْ اَعْلَمُ بِھِمْ ط قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰی اَمْرِھِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَّسْجِدًا

ایک عمارت۔ اُن کا رب بہتر جانے اُن کو۔ بولے جن کا کام زبر تھا ہم بنا دینگے انکے مکان پر ایک مسجد

سیپارہ (۱۵) سورۃ کہف رکوع (۳) آیت (۴)

ردِ وہابی آیات قرآن مجید سے

۱۲ اکتوبر

حصہ سوم

پختہ قبروں اور قبوں کا جواز قرآن مجید سے

جسکو

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والا) نے کوچہ پیر شیرازی چوک متی

لاہور سے شایع کیا

در مطبع لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں عبد الواحد حاجی پرنٹر نے چھپوایا

لا الٰہ الا اللہ جل شانہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان الٰہی انت العظیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولا تعسر

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

دفعہ (۱) - اس سلسلہ کے حصہ دوم میں ثابت کیا گیا ہے ۔ کہ جسوقت بعض علما کو روزگار حاصل کرنے میں تکلیف محسوس ہوئی ۔ تو انہوں نے انگریزی واں مسلمانوں کے در دولت کو کھٹکھٹانا شروع کیا ۔ اور چونکہ انگریزی خوانوں کو علم ن سے خبر نہ تھی ۔ اور قدیمی علما ان کی بیدینی کی بدولت ان کو اچھا خیال نہیں تے تھے ۔ اس لیئے ان علما نے انگریزی خواں مسلمانوں کو خوش کرنے کیلیے اپنا م غیر مقلد رکھ کر قدیمی عالموں پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے ۔ تاکہ مسلمانوں ے دلوں میں قدیمی علما کی جو محبت تھی ۔ وہ دور ہو جائے ۔

دفعہ (۲) اور جسوقت انہوں نے دیکھا ۔ کہ مسلمان لوگ نہ صرف زندہ لم ہی کی قدر کرتے ہیں ۔ بلکہ مرجانے کے بعد اس کی قبر کی بھی عزت کرتے ہیں ۔ تو انہوں ے خیال کیا ۔ کہ جب تک مسلمان ان قدیمی زندہ اور مردہ عالموں کی محبت نہیں وڑیں گے ۔ اسوقت تک انگریزی خواں مسلمانوں کے ہم خیال نہیں بنیں گے ۔

دفعہ (۳) اور جب تک انگریزی خواں مسلمان ان غیر مقلد علما پر مہربانی یں گے ۔ اسوقت تک وہ ان کی مدد نہ کریں گے ۔ اور ان کو تکلیف رہے گی ۔

دفعہ (۴) اس لیئے انہوں نے لوگوں کو یہ سکھانا شروع کیا ۔ کہ قبروں انے اور ان کی عزت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ۔ کیونکہ مرجانے کے بعد

مردہ کو کوئی فائدہ پہنچا نہیں سکتا۔ اور اس طرح غیر مقلد علما مسلمان کو قبروں کی زیارتوں سے منع کرنے لگے۔

دفعہ (۵) اور جس وقت ابن سعود نجدی نے جو کہ عبدالوہاب کی نسل سے ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ پا کر اس جگہ کی تمام پختہ قبروں اور قبوں کو گرا دیا تو انہوں نے بجائے اس کے کہ اسلام کی ان قدیمی یادگاروں کی بربادی سے افسوس کرتے۔ اس کی تائید میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ پختہ قبروں اور قبوں کا بنانا شرعاً جائز نہیں۔ اس لیئے جو کچھ ابن سعود نجدی نے کیا ہے۔ وہ صرف جائز ہی نہیں۔ بلکہ تمام پختہ قبریں اور قبے جو کہ دنیا میں باقی ہیں۔ سب کے سب گرا دینے چاہئیں۔

دفعہ (۶) عرصہ قریب اسی سال کا ہوا ہے کہ جبکہ موجودہ ابن سعود کی جد عبدالوہاب نجدی کو پہلی مرتبہ مکہ معظمہ کا اقتدار حاصل ہوا تھا۔ اور اسوقت اس نے تمام پختہ قبریں گرا دی تھیں۔ اور اسوقت سے قبروں کو گرا دینے والے غیر مقلد لوگوں کو وہابی کہتے ہیں۔

دفعہ (۷) عبدالوہاب کے بعد خدا تعالےٰ نے دوبارہ ترکوں کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر غلبہ عطا کیا۔ اور انہوں نے دوبارہ ان عمارتوں کو پختہ بنا دیا۔ اور ترکوں کے زوال کے بعد ابن سعود کو اب دوسری دفعہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر غلبہ حاصل ہوا ہے۔ اور اس نے اب دوسری مرتبہ ان یادگاروں کو گرا دیا ہے۔

دفعہ (۸) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا پختہ قبروں کا بنانا۔ اور قبروں پر قبوں کی عمارت کا بنانا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

دفعہ (۹) اس بات کے جواب کے لیئے ہم قرآن مجید کی طرف رجوع

کرنا چاہیئے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے سب قسم کی باتیں درج فرمائی ہوئی ہیں۔ وفاتہ القرآن مجید میں لکھا ہے کہ جو لوگ مرتے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عام اور ایک خاص۔

دفعہ (۱) اول قسم کے عام وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جنھوں نے کوئی کارنمایاں نہیں کیا ہوتا۔ اور آئندہ کے لیئے ان کی یاد کی کوئی ضرورت نہیں ہوئی اور ان کے مرجانے کے بعد ان کی نعش کی بدبو سے لوگوں کو بچانے کے لیئے ان کو زیر زمین دفن کر دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ قرآن مجید میں حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کی نعش کا ذکر کر دیا ہے۔ کہ اس کے بھائی قابیل نے اس کو مار کر زمین میں دفن کر دیا تھا۔

دیکھو سیپارہ (۶) سورت مائدہ۔ رکوع (۵) آیت اول:۔

واتل علیہم نبا ابنی ادم الخ

ترجمہ:۔ (۱) اے نبی ان لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں یعنے قابیل اور ہابیل کا حال سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنا دو۔ جب ان دونوں نے قربانی کی نذر کی۔ اور ان دونوں میں سے ایک کی (نیاز) قبول کر لی گئی۔ اور دوسرے کی نہ قبول کی گئی۔ تو اس نے اپنے مقبول بھائی سے کہا۔ کہ بیشک میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اللہ تو پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے

(۲) بیشک اگر تو اپنا ہاتھ میری طرف اس لئے بڑھائیگا۔ کہ مجھے قتل کر ڈالے میں اپنا ہاتھ تیری طرف اس لئے کہ تجھے قتل کر ڈالوں نہ بڑھاؤں گا۔ کیونکہ میں تمام عالم کے پروردگار یعنے اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۳) بیشک میں چاہتا ہوں۔ کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ دونوں کا بار اپنے سر رے جائے۔ اور تو دوزخ والوں میں سے ہو جائے۔ اور ظالموں کی یہی سزا ہے

(۳۰) اس کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر راغب کر دیا۔ اور اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

(۳۱) اور اسے یہ فکر ہوئی۔ کہ اس کی نعش کو کس طرح مخفی کرے۔) پس اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا۔ کہ اس کے دکھانے کے لیے زمین کو کھودے۔ تاکہ اُسے معلوم ہو جائے۔ کہ اپنے بھائی کی نعش کس طرح چھپا دے۔ یہ حال دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ افسوس میں اس سے بھی عاجز ہو گیا۔ کہ اس کوّے کی مثل ہوتا۔ اور اپنے بھائی کی نعش اس کی طرح چھپا دیتا۔ پس وہ پشیمانوں سے ہو گیا۔

دفعہ (۱۲) دوسری قسم کے خاص لوگ وہ ہیں۔ کہ جنہوں نے کوئی عمدہ کام کیا ہوتا ہے۔ اور اس کی بدولت ضرورت ہوتی ہے۔ کہ ان کی یاد آئیندہ نسلوں کے لیے باقی رکھی جائے۔ اور اس کے لیے خدا تعالےٰ اصحاب کہف کا قصہ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔ کہ اصحاب کہف سات شخص تھے۔ جو ایک کافر بادشاہ کے خوف سے ڈر کر ایک غار میں جا پہنچے تھے۔ اور اس جگہ ہی سوتے رہے۔ بعد ازاں خدا تعالےٰ نے ان کو جگا دیا۔ اور انہوں نے ایک شخص کو کھانا لانے کے لیے باہر شہر میں بھیجا۔ اور چونکہ اس شخص کے پاس قدیم زمانہ کا سکہ تھا۔ اس لیے وہ شخص معہ دوسرے ساتھیوں کے بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور قدیمی تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوا۔ کہ یہ فلاں لوگ ہیں۔ جو کہ کہیں جا کر غائب ہو گئے تھے۔ اور باوجود بہت تلاش کے دوبارہ نہیں ملے تھے۔

دفعہ (۱۳) ان دنوں اس بادشاہ کے شہر میں جھگڑا پڑا ہوا تھا۔ بعض کہتے تھے۔ کہ قیامت آئیگی۔ اور بعض کہتے تھے۔ کہ نہیں آئیگی۔ اور جس وقت اصحاب کہف کو انہوں نے تین سو سال کے بعد زندہ دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ کہ قیامت بھی اسی طرح آئے گی۔ اور اس طرح قیامت کا اقرار

کرنے والے جیت گئے۔

دفعہ (۱۴) اصحاب کہف بادشاہ کو دعا دینے کے بعد جسوقت دوبا
اس غار میں گئے۔ تو وہ سب کے سب اسی جگہ فوت ہو گئے۔ اور لوگوں نے
ان کی غار کے منہ کو بند کر دیا۔ اور سوچنے لگے۔ کہ ان کے متعلق کیا کیا جائے
تاکہ ان کی یاد باقی رہے۔ اسوقت وہ لوگ کہنے لگے۔ کہ ان کی یاد باقی رکھنے
کے لئے ان پر عمارت بنائیں گے۔ اور جو لوگ قیامت کا اقرار کرتے تھے۔ او
جن کے عقیدہ کو اصحاب کہف کے ۳۰۹ سال بعد جاگنے نے تقویت دی تھی
انہوں نے کہا۔ کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے۔ تاکہ جب کبھی اس مسجد میں نماز پڑھیں
تو اصحاب کہف کی یاد سے قیامت کے ہونے کو تقویت پہنچے۔

دیکھو سیپارہ پندراں۔ سورت کہف رکوع ۳۔ آیت ۴۔

وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّأَنَّ السَّا
لَا رَيْبَ فِيْهَا ج إِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْ
بُنْيَانًا ط رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى أَمْرِهِ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝

(ترجمہ) اور اس طرح اپنی قدرت سے ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر د
تاکہ وہ جان لیں۔ کہ اللہ کا وعدہ (مردوں کے زندہ کرنے کا) سچا ہے۔ اور
یہ کہ قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں۔ جسوقت لوگ مطلع ہوئے۔ تو
کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے۔ تو بعض نے کہا۔ کہ ان پر کوئی عمارت بنا
ان کا پروردگار ان کے حال سے خوب واقف ہے۔ اور جو لوگ اپنی بات میں غ
آئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بیشک ہم ضرور ان پر ایک مسجد بنا لیں گے۔

دفعہ (۱۵) اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ کسی شخص کی گذشتہ خدمات

کو یاد دکھانے کیلئے اگر اس کی قبر پر کسی قسم کا پختہ نشان بنایا جائے۔ تو جائز ہے اور اگر اس کی قبر کے پاس کوئی مسجد بھی بنائی جائے۔ تاکہ جب کبھی اس مسجد میں جائیں۔ تو صاحب قبر کا واقعہ یاد آجائے۔ تو جائز ہے

دفعہ (۱۶) - اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ کسی مشہور واقعہ کی یاد میں اگر کوئی عمارت یا دوسرا نشان اسجگہ کھڑا کیا جائے تو جائز ہے۔ اس لئے مولود نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مولود فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مقاموں کی یاد کیلئے ان پر مسجدیں بنانا یا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کرنے کے وقت قیام کیا تھا۔ اس کی یاد کیلئے اس جگہ مسجد بنانا۔ اور اگر کوئی بزرگ شخص کسی جگہ بیٹھا ہو۔ تو اس کی یاد کیلئے اسجگہ مسجدیں بنانا سب کا سب قرآن مجید سے ثابت ہوگیا۔

دفعہ (۱۷) اور اس امر کی تائید کے لئے تاکہ مسلمانوں کی قبریں مدت تک رہیں۔ خدا تعالے دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ کافروں اور منافقوں کیلئے دعا نہ کیا کرو۔ اور مسلمانوں کے لئے دعا کیا کرو۔ اور ان کی قبروں پر ہمیشہ جایا کرو۔

دیکھو سیپارہ (۱۰) سورۃ توبہ رکوع ۱۱۔ آیت ۴۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ ۵

(ترجمہ) اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے ان میں سے کہ مر جائے کبھی۔ اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اس کی کے تحقیق وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے۔ اور مر گئے اور وہ فاسق تھے۔

دفعہ (۱۸) نماز جنازہ صرف ایک ہی دفعہ پڑھی جاتی تھی۔ اور اگر قبر کا نشان ہو۔ تو انسان ابد تک اس قبر پر جاکر دعا مانگ سکتا ہے۔ جس لئے

قبروں کو ابد تک رکھنے کے لئے ان کا پختہ بنانا اور قبروں پر دعائیں مانگنا قرآن مجید سے ثا

دفعہ (۱۹) یہ تو عام مسلمانوں کا ذکر ہے۔ کہ بادشاہوں کے لئے جن
ساتھ تمام رعیت کا تعلق ہوتا ہے۔ اگر پختہ قبر کے علاوہ ان کی قبر پر گنبد بھ
بنایا جائے۔ تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔

دفعہ (۲۰) حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی عمارت
کو بنایا تھا۔ اور انہوں نے بیت المقدس کی تعمیر میں بہت سے جن لگائے ہوئے
تھے۔ اور جنوں کے متعلق عوام الناس میں یہ اعتقاد تھا۔ کہ جنوں کو غیب
باتیں معلوم ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکان بنایا۔ اور جنوں ک
المقدس کی تعمیر کے متعلق ضروری ہدائتیں دیکر اس مکان میں داخل ہوئے۔ ک
عبادت الہی میں مشغول ہونے لگے ہیں۔ کوئی شخص ان کی عبادت میں مخل نہ ہ
مکان کے دروازے بند کر لئے۔ اور ایک عصا پر تکیہ کر کے عبادت الہی میں مشغ
ہو گئے۔ مکان کے باہر روشندانوں میں سے جن دیکھتے تھے۔ کہ حضرت سلیما
عبادت الہی میں مشغول کھڑا ہے۔ اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو جاتے
اس طرح ایک سال کے قریب وہ کام کرتے رہے۔ اور بیت المقدس کی
ختم ہو گئی۔ اور حضرت سلیمان عبادت الہی میں کھڑے کھڑے فوت ہو گئے۔ اور ان کے عص
دیمک نے کھا لیا۔ اور وہ عصا کمزور ہو کر ٹوٹ گیا۔ جس لئے حضرت سلیمان کی نعش نیچے زمی
گر گئی۔ اسوقت لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان فوت ہو گئے ہیں۔ اور تمام لوگ
آپس میں کہنے لگے کہ اگر جنوں کو غیب کا علم ہوتا تو انکو خبر ہو جاتی کہ حضرت سلیمان ف
ہو گئے ہیں اور وہ عمارت نہ بناتے مگر چونکہ حضرت سلیمان کی موت کی خبر جنوں ک
نہ ہوئی تھی اور وہ عمارت بنانے میں مشغول رہتے تھے اسلئے جنوں کو غیب کا علم نہی
دیکھو سیپارہ (۲۲) سورۃ سبا رکوع (۲) آیت (۵) فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَ

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۔ ترجمہ پس جب مقرر کیا ہم نے اوپر اس کے موت کو نہ خبردار کیا اُن کو اوپر موت اُس کی کے مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا تھا عصا اُسکے کو۔ پس جب گر پڑا۔ جانا جنوں نے یہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہ رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے۔

دفعہ (۲۱) یہ قصہ تو جنوں کی غیب دانی کے متعلق تھا۔ ہمارا اس قصہ سے یہ تعلق ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ جس جگہ کسی نبی کی روح قبض ہوتی ہے۔ وہ نبی اُسی جگہ دفن ہوتا ہے۔

دیکھو کنز العمال جلد ۹ صـ ۱۱۹ حدیث مَا تَوَفَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا قَطُّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ رُوْحُهٗ ۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی نبی کو وفات نہیں دیتا مگر وہ نبی اُسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کہ اُسکی روح قبض ہوتی ہے۔

دفعہ (۲۲) جس سے حضرت سلیمانؑ کی جس جگہ روح قبض ہوئی تھی وہ اسی جگہ دفن ہوئے تھے۔ اور چونکہ اس جگہ کے اوپر چھت بنا ہوا تھا۔ اسلیئے وہ مکان جس میں حضرت سلیمانؑ فوت ہوئے تھے دراصل روضہ شریف تھا۔ کہ جس میں حضرت سلیمانؑ بعد ازاں فوت ہوئے تھے اور اس لئے قبروں پر گنبد بنانا قرآن مجید سے جائز ہے۔

دفعہ (۲۳) ایک گنبد بنانے کے لئے ستر اسی ہزار روپیہ درکار ہوتا ہے جو روپیہ کہ سوائے بادشاہ کے عوام الناس خرچ نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اجاز دیدی کہ اگر بادشاہ لوگ اپنے کسی مردہ کی نعش پر گنبد بنائیں تو جائز ہے۔

دفعہ (۲۴) پختہ قبریں بنانا اور قبروں پر قبوں کا بنانا قرآن مجید سے ثابت ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ دستور مسلمانوں میں کس طرح جاری ہوا۔

دفعہ(۲۵) ہندوستان کی زمین میں کوئی پتھر دکھائی نہیں دیتا مگر ملک عر
زمین پتھریلی ہے۔ اور جسوقت قبر کھودیں تو پتھر کی سلیں نیچے سے نکلتی ہیں
قدرتی طور پر عرب کی قبریں پتھر کی یا پختہ ہوتی ہیں۔

دفعہ(۲۶) اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتی میں خود مسلم
قبروں پر جایا کرتے تھے اور قبروں کی زیارت کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ اور چونک
کسی قبر کی حفاظت نہ کی جائے تو ایک ہی سال کے اندر بارش وغیرہ سے قبر
نشان مٹ جاتا ہے۔ اس لیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود قبروں پر مٹی
پتھر ڈالتے اور اُن کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ اور اس لیئے قبروں کی حفا
اور ان کا پختہ کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنا ہے۔

دفعہ(۲۷) اور چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت معلےٰ اور جنت البق
کے قبرستانوں کی حدیں مقرر کر کے یہودیوں وغیرہ کے قبرستان سے اُن کو ج
دیا تھا اس لیئے قبرستان کی جداگانہ حدیں مقرر کرنا بھی جائز ہو گیا۔

دفعہ(۲۸) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی قبہ کسی قبر پر بنا ہوا نہ تھا۔
چونکہ خدا تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ اور مابعد کے تمام ز
کے لیئے نبی مقرر کیا تھا۔ اور آپ تمام بادشاہوں کے بادشاہ اور تمام مخلوق الٰہی سے
تھے اسلیئے ضرورت تھی کہ آپ کی قبر مبارک پر باقی مسلمانوں سے خصوصیت ک
کوئی خاص نشان ہو۔

دفعہ(۲۹) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریف مائی صاحبہ عائشہ صدیقہ رض
عنہا میں وفات پائی تھی۔ اور اسلیئے آپ کی قبر مبارک چھت کے نیچے بنائی گئی
اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اُسی حجرہ شریف میں مدفو
ہوئے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ حجرہ شریف پختہ بنایا گیا

اور جسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو آپ بھی اُسی حجرہ شریف میں مدفون کیئے گیئے تھے۔ اور جسوقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور اسلام کی حکومت دور دراز ملکوں تک پھیل گئی۔ تو چونکہ ایران اور روم کے ملکوں کی طرف گنبد دار چھت بنائے جاتے تھے۔ جو بہت دیرپا ہوتے تھے۔ اس لیئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر گنبد بنا دیا۔ اور اس طرح مسلمانوں میں سب سے پہلے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر گنبد بنایا گیا تھا۔

دفعہ ۳۰| اور بعد ازاں مسلمانوں میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید میں آپ کے اصحابوں۔ اور بزرگوں اور بادشاہوں کی قبروں پر گنبد بنانے کا دستور جاری ہوا تھا۔ اور یہ رسم تیرہ سو سال سے مسلمانوں میں جاری ہے۔

دفعہ ۳۱| جسوقت تک مسلمانوں کی حکومتیں تھیں اُسوقت تک کسی شخص نے قبروں کے پختہ بنانے پر اعتراض نہ کیا۔ اور سب لوگ پختہ قبروں اور قبوں کے جائز ہونے کے دلائل دیتے تھے۔ مگر اب جبکہ ابن سعود نجدی نے جو کہ عبدالوہاب کی نسل سے ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں جاکر اُس جگہ تمام قبروں اور قبوں کو گرا دیا تو ان غیر مقلد علماء نے اُس کی تائید میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ پختہ قبروں اور قبوں کا بنانا شرعاً جائز نہیں۔ یہ بدعت ہے۔

دفعہ ۳۲| اور کہنے لگے کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ قبروں کو گرا دینا چاہیئے۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ وہ کافروں اور عیسائیوں کی قبروں کو گرا دینے کا حکم تھا۔ کیونکہ عیسائی اپنی قبروں پر صلیب کا نشان لگایا کرتے ہیں۔ اور اسلام صلیب کے نشانوں کو مٹانے کے لیئے آیا تھا نہ کہ قائم کرنے کے لیئے اسلیئے عیسائیوں کی قبروں کے نشانوں کو گرا دینا ضروری تھا۔ اور وہ حدیثوں سے ثابت ہے اور اگر مسلمانوں کی قبروں کے

نشانوں کو مٹا دینے کا حکم ہوتا تو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی ز
نہ کیا کرتے۔

دفعہ (۳۳) اور یہ خیال نہ کیا کہ پختہ قبریں اور اُن پر گنبد بنانے کو بدعت اس
کہنا چاہیئے تھا جبکہ یہ رواج اسلام میں شروع ہوا تھا۔ مگر اب تیرہ سو سال
مسلمانوں کی پختہ قبروں اور گنبدوں کو گرانا بدعت ہے۔ جو ہونا نہیں چاہیئے۔

دفعہ (۳۴) ان غیر مقلد علماء نے پختہ قبروں اور گنبدوں کے بنانے کو بدع
کہنے میں سخت غلطی کھائی۔ کیونکہ گنبد بنانے کا دستور اصحاب ثلثہ رضی
عنہم نے جاری کیا تھا۔ اور اگر وہ بدعتی تھے تو دوسرے کا کیا کہنا اور اگر وہ
نہ تھے تو جو شخص اُن کو بدعتی کہتا ہے وہ سب سے بُرا ہے۔

دفعہ (۳۵) ہر ایک شخص دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا ہے۔ اور جو شخص مغلوب
جاتا ہے۔ وہ اگرچہ غالب کی حیاتی میں اُس پر غلبہ نہیں پا سکتا مگر یہ چاہتا ہے
اُسکے مرجانے کے بعد اُس کی نعش کو بے عزت کرکے اپنا غصہ دور کر لیوے
اُسکے برخلاف غالب شخص کی اولاد اور اُسکے دوست چاہتے ہیں کہ جس طرح
اپنی حیاتی میں دوسروں پر غالب تھا اُسکی وفات کے بعد بھی اُس کا غلبہ مغل
بہ ثابت کرنے کے لیئے اُس کی یاد باقی رہے اور اس لیئے وہ اس کی قبر اور ا
نعش کی حفاظت کرنے اور اس پر گنبد بناتے ہیں۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے لیئے یا
کہ فلاں شخص نے فلاں شخص پر غلبہ پایا تھا۔

دفعہ (۳۶) جن دنوں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو دنیوی عروج دیا تھا۔ اُن دنو
اپنے بھائیوں کے کارناموں کو یاد رکھانے کے لیئے اُن کی وفات کے بعد اُن کی ق
پختہ بناتے تھے اور بعض قبروں پر گنبد بھی بناتے تھے۔ اور مسلمانوں کے زوال کے
جس وقت اُن کے دشمنوں سکھوں کا غلبہ ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کی قبریں

نبد گرا دیئے تھے۔

دفعہ (۳۷) اسی طرح آجکل ترکوں کی حکومت کے زوال کے بعد جس وقت بن سعود نجدی کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر غلبہ حاصل ہوا تو وہ بھی سکھوں کافروں ی مانند مسلمانوں کی یادگاریں مٹاتا ہے۔

دفعہ (۳۸) خداتعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کا علم دیا تھا۔ آپ نے ابن سعود کے متعلق اس حدیث شریف میں پیشین گوئی کی تھی جس میں آپ نے فرمایا ہوا ہے۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے اور ہمارے شام میں رکت دے اور دوبارہ بھی یہی فرمایا کہ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے اور ہمارے شام میں برکت دے اور ملک نجد کے لیئے فرمایا اس میں سے ایک شیطان کا سینگ نکلیگا اور وہ شیطان کا سینگ ابن سعود نجدی ہے کہ جس نے تیرہ سو سال کے بعد اگر مسلمانوں کے تمام بزرگوں کی یادگاروں کو مٹاکر اسلام کا نام ونشان گم کرنے کی کوشش کی ہے۔

دفعہ (۳۹) مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ قیامت سے پہلے ایک دفعہ اسلام تمام زمین پر غلبہ پا جائے گا۔ اور آج کل اسلام تمام زمین پر مغلوب ہو رہا ہے اور اس لیئے جو غلبہ کہ اسلام کو ہونا ہے وہ موجودہ مسلمانوں کے عروج سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی خاص مہربانیوں سے ہوگا۔

دفعہ (۴۰) اور وہ غلبہ مسلمانوں کو اس طرح حاصل ہوگا کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا۔ اور اُن کے زمانہ میں تمام عیسائی طاقتیں خودبخود مسلمان ہو جائیں گی۔ اور مسلمانوں کے بزرگوں کی جس قدر یادگاریں ان نجدیوں نے گرائی ہیں دوبارہ تعمیر کی جائیں گی۔

دفعہ (۴۱) جس لیئے مسلمانوں کو رحمت الٰہی کا منتظر رہنا چاہیئے

دفعہ (۴۲) ان غیر مقلد علما کو چاہیئے کہ خود تو گمراہ ہوئے ہیں باقی مسلمانوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ خ
فرماتا ہے کہ تمہارے سے پہلے جو مسلمان مر چکے ہیں اُن کے لیئے دعا مغفرت مانگا کرو۔
دیکھو پارہ (۲۸) سورۃ حشر رکوع (۱) آیت (۱۰) وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اور واسطے اُن لوگو
جو آئے اُن سے پیچھے کہتے ہوئے۔ اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم
آگے پہونچے ایمان میں۔ اور نہ رکھ ہمارے دلمیں بیر ایمان والوں کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہر

دفعہ (۴۳) اگر جو لوگ مر گئے ہوئے ہیں اُنکی قبریں پختہ ہونگی یا اُن کی قبروں کے کوئی نشان
تو اُن نشانوں کو دیکھ کر لوگ اُن کے لیئے بخشش کی دعا مانگ سکیں گے۔ اور اگر اون کی قبر
کے نشان مٹائے جائیں جیسا کہ یہ غیر مقلد علماء سکھاتے ہیں تو نہ کوئی قبر ہوگی اور نہ
بزرگ کے لیئے دعا مغفرت مانگی جا سکے گی۔ اور اس لیئے خدا تعالی کے اس حکم کی تابعدا
ہو نہیں سکے گی۔ جس لیئے پختہ قبریں بنانا اور بزرگوں کی یاد باقی رکھنی چاہیئے۔

دفعہ (۴۴) خدا تعالی فرماتا ہے کہ مرے ہوؤں کے ساتھ بیر نہ رکھا کرو۔ اور یہ لوگ
اسلام کے بزرگ مرے ہوؤں کے ساتھ بیر کر کے مسلمانوں کو بزرگوں کی قبروں کے ن
مٹانے کی ترغیب دیتے ہیں تاکہ نہ قبر کا نشان ہو اور نہ کوئی کسی بزرگ کیلیئے دعا مانگا کرے۔ ح
خدا تعالی تمام مسلمانوں کو ان غیر مقلد علما کے غلط مشورہ سے بچائے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہو

ردّ وہابی آیات قرآن مجید

سے

حصّہ اوّل۔ حنفی مسلمان کہلانے کا حکم قرآن مجید سے۔ قیمت ۳ ر

حصّہ دوم۔ علم فقہ۔ اور حضرت امام ابو حنیفہ رح کا امام اعظم مقرر ہونا اور
بر مقلد قیمت ۵ ر

حصہ سوم۔ پختہ قبروں اور قبوں کا جواز قرآن مجید سے۔ قیمت ۲ ر

حصہ چہارم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اوّلین اور آخرین ہونے کا
ت قرآن مجید سے۔ قیمت ۲ ر

و شیعہ آیات قرآن مجید سے۔ اسمیں شیعہ فرقہ کو ۲۵ دلیلوں سے
ل ثابت کیا گیا ہے۔ اور اصحاب ثلثہ کے خلاف (۱) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک
) احراق باب فاطمہ وغیرہ سب کی سب حدیثیں بناوٹی ثابت کی گئی ہیں قیمت ۱۲ ر

یعہ فرقہ کو باطل کرنے کی ۳۳ دلائل۔ قیمت ۲ ر

جرۃ الانبیا معہ بزرگان اسلام تا بہ حضرت آدم علیہ السلام بشکل نقشہ سادہ
نقشہ سنہری ۵ ر بشکل کتاب ۲ ر

قضاء عمری کے ادا کرنیکا طریقہ جسمیں حجۃ الوداع اور لیلۃ القدر کی بزرگی بھی مندرج ہیں۔ قیمت ۲ ر

بہ شریف کے اندر جاکر نماز پڑھنے کا طریقہ اور کعبہ شریف کا طول عرض اور بلندی قیمت ۱ ر

یلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بدکاری کے صلیب دیا جانیکی شہادت بزبان اردو ۲ ر بزبان انگریزی ۲ ر

و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان قدیمی عیسائیوں کی کتابوں سے قیمت ۱ ر

مرزا غلام احمد قادیاں کا خارج از اسلام ہونا

حصہ اول ۔ مرزا غلام احمد قادیاں بموجب اپنے الہاموں کے اکیسواں تحصیلدار یا اکیسواں جھوٹا نبی تھا

حصہ دوم ۔ مرزا غلام احمد قادیاں بموجب اپنے الہاموں کے جہنم میں پڑ گیا ۔ قیمت ۱ر

حصہ سوم ۔ مرزا غلام احمد نے تسلیم کر لیا کہ واقعی وہ کذاب تھا قیمت ۱ر **حصہ چہارم** حضرت مسیح کے زندہ آسمان

اور دوبارہ آنیکا ثبوت اور مرزائی عقاید کا قلع قمع قیمت ۲ر **حصہ پنجم** مرزائیوں کا خارج از اسلام ہونا معہ چیلنج چکڑالوی

حصہ ششم ۔ خاتم نبوت کی پہچان اور مرزائیوں کی بول گئی گڑدوں کوں ۔ اسمیں مرزا غلام احمد قادیاں کا

شیطان قرآن مجید میں مندرج دکھایا گیا ہے قیمت ۲ر

آریہ سماج کے عقائد کو باطل ثابت کرنے کی کتابیں۔

نمبر (۱) بونیوں کا بدل جانا سنسکرت زبان کی ابتداء ویدوں کی تصنیف ۔ وید برہمہ بادشاہ نے بنائے تھے

تو ویدوں میں غلطیاں بھی درج ہیں کہ عورت کے گھر دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ قیمت ۲ر **نمبر (۲)** ود

جنہنے وید بنائے تھے پنجاب کا راجہ تھا ۔ وید پنجاب میں بنے تھے ۔ ویدوں میں پیپل ۔ بڑھ ۔ اور آم کے درختوں کا ذ

اگر وید کشمیر میں لکھے جاتے تو سیب ناشپاتی ۔ اخروٹ چنار کے درختوں کا ذکر ہوتا ۔ قیمت ۲ر **نمبر (۳)** مذاہب عالم کی تعل

تعالیٰ کی ہستی ۔ اعمال کی جزا یا سزا ۔ اور روز قیامت کے ہونے کا ثبوت قیمت ۲ر **نمبر (۴)** ہندوؤں کی کم سمجھی اور

دہرم کا خاتمہ ۔ اسمیں آریہ سماج کا عقیدہ کہ چار ارب بتیس کروڑ سال کے بعد یہ عالم دنیا تباہ ہو جاتا ہے ویدوں کے

ثابت کرنے کے علاوہ ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کی تمام کتابیں سوریہ سدھانت ۔ بھارت ۔ رگوید آدی

بھو دکما وغیرہ سب کی سب فرضی ہیں ۔ قیمت ۲ر **قیام زمین و گردش سورج** ۔ حصہ اول ۱۶ دلا

اردو ۳ر انگریزی ۴ر حصہ دوم ۳۲ دلائل قیمت اردو ۳ر انگریزی ۴ر حصہ سوم زمین ۔ جسمیں ۴۴ شکلوں اور

سے ثابت کیا گیا ہے کہ سورج کی گول گردشوں سے سطح زمین پر بڑے اور چھوٹے دن رات اور موسم واقع ہو

قیمت دو روپیہ ۔ حصہ چہارم قیام زمین گردش سورج کے متعلق ویدوں انجیلوں اور قرآن مجید کی شہادتیں قیم

عبد الواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک متی لا

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ترجمہ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے دین اسلام کو میں نے پسند کرلیا

پارہ ۶۔ سورہ مائدہ رکوع (۱)

~~[illegible]~~ ۳۲۱۳۰ع

ردّ وہابی آیات قرآن مجید سے

حصّہ چہارم

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اولین و آخرین ہونیکا

ثبوت قرآن مجید سے یا رسول اللہ کہنے کا حکم قرآن مجید سے۔ جو کوئی آپکو بشر کہتا ہے وہ آپکی
نبوت کا انکار کرتا ہے

جسکو

عبد الواحد حاجی (ٹھبند والے) نے ۔ ۔ ویلوی روڈ
روبرو صدر نظامت پٹہ حیدر آباد دکن سے شایع کیا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لا الہ الا اللہ

مت ۲ر

قیمت حصہ اول ۳ر دوم ۵ر سوم ۲ر چہارم ۲ر پنجم ۲ر

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چار منار حیدر آباد دکن [illegible] ۱۳۲۶

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرح
سبحان ربی انت العظیم ط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی

ولا تعسر

رب یسر	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وتمم بالخ

دفعہ ۱ ۔ قرآن مجید میں حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کے واقعات اور آیندہ روز
کے بعد بہشت اور دوزخ کے حالات بھی مندرج ہیں۔ جس لئے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ح
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اولین اور آخرین سب تھا۔

دفعہ ۲ ۔ مگر جس وقت ان غیر مقلد علما نے بزرگون کے قول کے خلاف کرنیکا ارا
تو کہنے لگے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اولین اور آخرین نہ تھا۔

دفعہ ۳ ۔ چنانچہ ان غیر مقلد علما کی ایک جماعت نے ضلع میانوالی سے ایک ف
موسومہ بہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی غیب دانی پر علمار احناف کی تحق
کے نام سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔ کہ مسلمانون کے دلوں میں رسول خدا صلے ا
کے متعلق عظمت اور بزرگی کا جو خیال تھا اس میں کمی واقع ہو اور وہ مندرجہ ذیل فتوی

دفعہ ۴ استفتاء۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کیا فرماتے ہیں علما
و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں جس کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ جناب رسول خدا محمد مصطفے صلی
وسلم تمام مغیبات کو جانتے تھے۔ ہر چیز چھوٹی ہو یا بڑی ماضی ہو یا مستقبل رسول اللہ صلی ا
کو معلوم تھی۔ اور تمام اشیار پر ان کا علم محیط ہے۔ یا اس شخص کا یہ اعتقاد کسی دوسر

حق میں ہو یا ایسا اعتقاد کسی شخص کا اولیا یا فرشتوں کے حق میں ہو ایسا شخص جو کہ معتقد اعتقاد مذکورہ کا ہو مصیب ہے یا مخطی ۔ بینوا توجروا ۔

دفعہ ۵ ۔ **الجواب** ۔ اعتقاد مذکورہ شرک ہے اور مخالف کتاب اللہ و احادیث نبویہ و اقوال مجتہدین و اجماع امت کے ہے جو شخص کہ معتقد اعتقاد مذکور کا ہوگا وہ اگر امام مسجد ہے ۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے ۔ اگر مدعی پیری کا ہو تو اسکی بیعت کرنی حرام ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ معاملہ اختلاط نہ رکھیں ۔

دفعہ ۶ ۔ اور اس جواب کے ثبوت میں قرآن مجید سے مندرجہ ذیل پانچ آیتیں درج کیں ۔ اول ۔ دیکھو پ ۹ سورۃ اعراف یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ترجمہ سوال کرتے ہیں تجھ سے اے محمد قیامت کے متعلق کہ کب قائم ہوگی کہہ تو اے محمد سوا اسکے نہیں کہ علم اس کا میرے رب کے نزدیک ہے نہیں ظاہر کریگا اس کو اپنے وقت پر مگر اللہ تعالیٰ ۔

دفعہ ۷ ۔ دوم پارہ ۹ ۔ سورہ اعراف قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۔ ترجمہ کہہ تو اے محمد نہیں مالک ہیں واسطے نفس اپنے کے نفع کا اور نہ نقصان کا ۔ مگر وہ جو چاہے اللہ تعالیٰ اور اگر میں غیب کو جانتا ہوتا تو البتہ لیے بہت کر لیتا بھلائی کو اور نہ مجھے پہنچتی کوئی برائی ۔

دفعہ ۸ ۔ سوم ۔ پارہ (۲۰) سورہ نمل ۔ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۔ ترجمہ کہہ تو اے محمد نہیں جانتا آسمانوں اور زمینوں میں کوئی شخص غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے ۔ اور نہیں جانتے وہ کہ کب اٹھائے جائیں گے ۔

دفعہ ۹۔ چہارم۔ پارہ (۲۱) سورۃ لقمان وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ط
برِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ترجمہ۔ اور نہیں جانتا کوئی نفس ک
کیا کام کریگا وہ۔ اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس زمین میں مریگا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبر

دفعہ ۱۰۔ پنجم پارہ (۷) سورہ انعام قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ
اَلْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ط ترجمہ
کہہ میں نہیں کہتا۔ کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور میں
میں فرشتہ ہوں۔ میں تو اس بات کی تابعداری کرتا ہوں۔ جس کا مجھے وحی ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۱۔ یہ پانچ آیتیں قرآن مجید سے اس رسالہ میں لکھی ہیں جن سے ثابت کیا گیا
صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا بلکہ وہ اس چیز کی تابعداری کرتے تھے جو کہ انکو وحی ہ

دفعہ ۱۲۔ اور اس امر کی تائید میں کہ ذاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھے
آپ کو کوئی علم نبوت سے پہلے نہ تھا خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ لوگو میرا رسول ان پڑھا
اس نے کوئی دنیوی علم کسی استاد سے نہیں سیکھا اور اس لئے جو کچھ وہ کہتا ہے وہ میر
ہے۔ دیکھو سیپارہ (۲۸) سورہ جمعہ رکوع ۱۔ آیت (۲) هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ
مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٥ ترجمہ وہی ہے جس نے بے پڑھوں میں ا
ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان ک
الہی اور حکمت کا سبق پڑھاتا ہے اور اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

دفعہ ۱۳۔ اور اس بے پڑھے رسول کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھا دیا۔ دیکھو پا
الرحمٰن۔ آیت ۱۔ اَلرَّحْمٰنُ (۲) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (۳) خَلَقَ الْاِنْسَانَ (

بیان ترجمہ (۱) رحمٰن ہی نے (۲) قرآن تعلیم فرمایا (۳) اسی نے انسان کو پیدا کیا
۴) اور اسے بیان کرنا سکھایا۔

فعہ ۱۴۔ اور جس وقت قرآن مجید کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں گذشتہ
متوں کے علاوہ حضرت آدم کی پیدائش سے بھی پہلے کے واقعات درج ہیں۔

فعہ ۱۵۔ اور قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں آئندہ کے واقعات بعد الموت
ے علاوہ روز قیامت کے بعد کے واقعات بہشت اور دوزخ کا ذکر بھی درج ہے۔

فعہ ۱۶۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے
ے قرآن مجید سکھا دیا تو آپ کو گذشتہ اور آئندہ کے واقعات بھی سکھا دیئے

فعہ ۱۷۔ اور خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ سب قسم کا علم خدا تعالیٰ کو ہے اور اس نے
ب علم کتاب مُبِیْن میں درج کیا ہوا ہے۔

دیکھو سپارہ ۷ سورۃ انعام رکوع (۷) آیت (۴) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ
لَا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ترجمہ اور اسی کے پاس علم غیب کی کنجیاں ہیں۔ اور انہیں سوا اس کے کوئی نہیں
نتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ جنگل میں ہے اور جو کچھ دریا میں ہے اور کوئی پتا اپنے درخت سے
یں گرتا۔ مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے۔ اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے اور نہ کوئی
زی اور خشکی مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں مرقوم ہے۔

فعہ ۱۸۔ اور خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ کتاب مبین قرآن مجید ہے۔
دیکھو سپارہ (۶) سورہ مائدہ رکوع ۳ آیت (۴) یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا۔

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَبِ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ قَدْ جَا
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ ۔ ترجمہ اے اہل کتاب بے شک تمہارے پاس ہما
آگیا جو تمہارے لئے کتاب اقدس یعنے تورات اور انجیل کی بہت سی باتیں ظاہر کرتا
جنھیں تم چھپاتے تھے ۔ اور تمہاری بہت خطاؤں سے درگذر کرتا ہے بیشک تمہارے پا
اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین (قرآن مجید) آچکی ۔

دفعہ ۱۹ ۔ اور یہ قرآن مجید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہی دفعہ ایک ہی
میں نازل نہیں ہوا تھا بلکہ آپ چالیس سال کی عمر کے تھے جبکہ قرآن مجید نازل ہونا شرو
اور تریسٹھ سال کے تھے جب کہ آپ نے وفات پائی ۔ اور اس لئے یہ قرآن مجید تیس سا
میں آپ پر نازل ہوا تھا ۔

دفعہ ۲۰ ۔ جس وقت کوئی شخص ایک پارہ قرآن مجید کا پڑھے تو اس کو یہ نہیں کہ
کہ اُسنے تمام قرآن مجید پڑھ لیا ہے ۔ اور اگر دو پارہ پڑھے تو بھی اس کو نہیں کہینگے
اس نے تمام قرآن مجید کو پڑھ لیا ہے بلکہ جس وقت وہ تیس پارہ ختم کرے تو اس کو کہینگے
اس نے تمام قرآن مجید پڑھ لیا ہے ۔

دفعہ ۲۱ ۔ اسی طرح جب کہ تمام کا تمام قرآن مجید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہ
تھا اس وقت تک یہ بات ہرگز کبھی نہیں کہی جا سکتی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تما
اولین اور آخرین عطا کیا گیا تھا ۔

دفعہ ۲۲ ۔ مگر جس وقت کہ تمام کا تمام قرآن مجید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہ
اور چونکہ قرآن مجید میں گذشتہ واقعات اور آئندہ ہونے والے سب حالات درج ہیں اس لئے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ اور آئندہ کے تمام واقعات معلوم تھے ۔

فعہ ۲۳ - اور اس امر کی تائید میں کہ واقعی قرآن مجید میں گذشتہ اور آیندہ کے تمام واقعات مل درج ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن میں نے تم پر اپنی تمام نعمت پوری کر دی۔ دیکھو سپارہ (۶) سورہ مائدہ رکوع (۱) آیت (۳) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ ترجمہ آج میں نے تمہارا دین تمہارے ے کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو میں نے پسند کر لیا۔

فعہ ۲۴ - اور اس طرح قرآن مجید کے ختم کرنے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے وہ تمام گذشتہ واقعات ور آیندہ ہونے والے واقعات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجنے ختم کر دیے جس سے ثابت ہے کہ واقعی خدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ اور آیندہ کے تمام واقعات بتلائے گئے تھے۔

دفعہ ۲۵ - اور اس امر کا ثبوت کہ واقعی قرآن مجید میں گذشتہ اور آیندہ کے تمام واقعات درج ہیں اس بات سے ہے کہ قرآن مجید کا شروع بسم اللہ کی ب سے ہوتا ہے اور قرآن مجید کا اختتام وَالنَّاسِ کے س پر ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید کے شروع ب کو اس کے آخر کے حرف س کے ساتھ جب ملایا جائے تو بس ہو جاتا ہے جس کے معنی ختم کے ہیں۔ اور جب بات کرنے والا کہے بس تو اس کی مراد یہ ہو گی کہ بات ختم ہو گئی اب زیادہ کچھ نہیں کہنا۔

دفعہ ۲۶ - اب جبکہ خود خدائے تعالیٰ جس کو تمام چیزوں کا علم ہے اور جو کہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے ذریعہ سے علم اولین اور آخرین سکھا رہا تھا۔ اپنی زبان پاک سے فرمائے کہ بس تو کہا جائے گا کہ جو کلام خدا تعالیٰ نے فرمانی تھی وہ ختم ہو گئی اور زیادہ کوئی حرف نہیں کہنا۔

دفعہ ۲۷ - اور اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام علم اولین اور آخرین سکھایا گیا تھا۔

دفعہ ۲۸ - چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے پڑھے تھے اور انہوں نے کسی ظاہری استاد سے کوئی علم نہ سیکھا تھا۔ اور جو کچھ ان کو سکھایا گیا تھا الہام الٰہی سے سکھایا گیا تھا۔ اس لئے ضرور ہے کہ

جس وقت آپ کو علم غیب کی عجیب عجیب باتیں معلوم ہوتی ہوں تو وہ یہ تمنا کرتے ہوں کہ ا اور بھی علم عطا کیا جائے اور خواہش کرتے ہوں کہ ان کو تمام علم اولین اور آخرین بخشا جائے آپ کی تسلی کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ واقعی آپ کو جلدی وہ سب علم عطا کیا جاوے گا۔

دیکھو پارہ (۳) سورۃ الضحیٰ آیت (۵) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔ ترج بے شک عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اس قدر دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

دفعہ ۲۹۔ اور وہ تمام علم آپ کو آپ کے حسب منشا اس وقت عطا ہوا جس وقت کہ خدا تعا مندرجہ ذیل آیت میں فرمایا کہ آج کے دن میں نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے

دیکھو پارہ ۶۔ سورہ مائدہ، رکوع ۱۔ آیت ۳ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ آج میں نے تمہارا دین تمہاری کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو میں نے پسند کر لیا۔

دفعہ ۳۰۔ اب ان صریح احکام الٰہی کی موجودگی میں ضلع میانوالی کے غیر مقلد علماء کا لوگوں کو کہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین اور آخرین نہ تھا صریحاً قرآن مجید کے خلاف ہے۔

دفعہ ۳۱۔ اور ان لوگوں نے جو پانچ آیتیں قرآن مجید سے اپنی تائید میں لکھی ہیں کہ رسول خدا صلی وسلم کو علم غیب نہ تھا یہ محض اس لئے ہے کہ ان کو یہ سمجھ نہیں کہ قرآن مجید کی تکمیل کے ساتھ ہی آنحض صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام علم اولین اور آخرین عطا ہوا تھا۔ اور جب تک تمام قرآن مجید نازل ہو چکا تھا اس وقت تک کچھ نہ کچھ اس علم میں سے باقی تھا۔ جس لئے اس قسم کی آیتیں قرآن مجید میں درج

دفعہ ۳۲۔ اب جبکہ تمام قرآن مجید نازل ہو چکا ہے اور اس میں تمام علم اولین اور آخرین ہ اس قرآن مجید کے اختتام کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ تمام علم اولین اور آخرین رسول خدا صلی

علیہ وسلم کو عطا نہیں کیے گئے تھے تو اس کی دلیل سوائے حق بات کا انکار کرنے کے کوئی نہیں۔

دفعہ ۳۳۔ خدا تعالیٰ نے ہم سب میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ کر کے علم اولین اور آخرین عطا فرمایا تھا۔ اب چونکہ ہم اس علم کی انتہا معلوم کرنے سے قاصر ہیں اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ واقعی تمام علم اولین اور آخرین آپ کو سکھایا گیا تھا۔

دفعہ ۳۴۔ کیونکہ جس وقت ہم کسی درخت کو دیکھتے ہیں جو کہ اونچا ہوتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ یہ وہ درخت آسمان کے ساتھ لگا ہوا ہے مگر جس وقت کہ اس درخت پر چڑھ کر اس کی چوٹی پر پہنچ جائیں۔ اور معلوم ہو کہ درخت نیچے ہے۔ اور آسمان اس کے اوپر فاصلہ پر ہے تو یہ کہا جائے گا۔ کہ درخت نیچے ہے اور آسمان ہمارے اوپر دور فاصلہ پر ہے۔

دفعہ ۳۵۔ اور چونکہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے تمام علم کو جان سکے اور یہ بھی جان سکے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے تمام علم میں سے کونسا حصہ اپنے علم کا اپنے رسول پاک کو عطا کیا تھا۔ اس لیے ہم لوگ جن کو کم علم عطا کیا ہوا ہے کہیں گے کہ آپ کو تمام علم خدا تعالیٰ نے دیدیا تھا

دفعہ ۳۶۔ اور اس امر کا مزید ثبوت کہ واقعی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام علم غیب اولین اور آخرین عطا کیا گیا تھا اس بات سے ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ میں نے اپنے رسول کو کافۃً لِلنَّاس یعنے تمام آدمیوں کے لیے رسول مقرر فرمایا ہے

دفعہ ۳۷۔ جس سے ثابت ہے کہ آپکو یہ دکھایا گیا تھا کہ آپکے زمانے کے بعد کون کون سا شخص پیدا ہو گا۔ جن میں ہم لوگ بھی شامل ہیں جن کو آپ نے احکام الہی سنانے تھے۔

دفعہ ۳۸۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو ہم سب کی بابت خبر نہیں دی گئی تھی تو خدا تعالیٰ پر حرف آتا ہے۔ کہ اس نے جس شخص کو اپنا رسول کر کے جن آدمیوں کی طرف بھیجا تھا اگر ان آدمیوں کا پتہ تک بھی نہیں دیا تھا جس لیے خدا تعالیٰ نے آپ کو نامکمل رسول بنا دیا تھا جو بات غلط ہے۔

دفعہ ۳۹۔ اور اس بات کو تقویت دینے کے لئے کہ خدا تعالیٰ کے آپ کو اپنی تما
کی خبر بتا دی تھی۔ خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ میں نے اپنے رسول کو شاہد یعنے شہادت د
بنایا ہے۔ جو تم کو دیکھتا اور تم پر گواہی دے گا۔

دیکھو پارہ ۲۹۔ سورۃ مزمل رکوع ۱۔ آیت ۱۴۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا
عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ ترجمہ بے شک (اے لوگو) ہم نے تمہاری
ایک پیغمبر بھیجا ہے۔ جو تم پر قیامت میں گواہی دینے والا ہے۔ جیسا ہم نے فرعون کی طرف
رسول بھیجا تھا۔

دفعہ ۴۰۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم سب کو کس طرح
ہیں۔ اور ہم سب پر کس طرح شہادت دیں گے۔

دفعہ ۴۱۔ اس کے جواب کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں نے اپنے رسول کو چراغ منور

دیکھو پارہ ۲۲۔ سورۃ احزاب رکوع (۶)، آیت ۵ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّنَذِيْرًا (۶)، وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (۷)، وَبَشِّرِ الْمُؤْ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا۔ ترجمہ (۵) اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہی دینے
اور خوشی سنانے والا اور ڈر (۶) اور بلانے والا اللہ کی طرف۔ اس کے حکم سے اور چراغ
(۷) اور خوشی سنا ایمان والوں کو کہ ان کو ہے خدا کی طرف سے فضل بڑا۔

دفعہ ۴۲۔ واقعی خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ تیرہ سو سال ہوئے کہ اس نے اپنے رس
صلے اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو

دیکھ کر اس پر گواہی دیں اور انہیں خوشی سنائیں اور ڈرائیں اور بلائیں اللہ کی طرف اللہ کے حکم سے اور اس خدمت کے لئے آپ کو چراغ روشن کر دیا کہ جس طرح چراغ اکیلا سب چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے سب مخلوق کو دیکھتے اور اپنا فیضان سب پہونچاتے ہیں۔

دفعہ ۴۳۔ اور اس امر کو سمجھانے کے لیے کہ کس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق الٰہی کو دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ میں نے سورج کو سراج یعنے چراغ مقرر کیا ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجا منیرا یعنے چراغ روشن مقرر فرمایا ہے۔

دفعہ ۴۴۔ سورج ایک وقت میں نصف حصہ زمین کو دیکھتا ہے۔ اور دوسرے نصف حصہ پر رات رہتی ہے اور سورج کے آگے جب بادل یا کوئی اور چیز آجائے تو سورج روشنی نہیں دیتا اور بعض اوقات سورج کو گہن بھی لگ جاتا ہے جس لئے سورج روشنی نہیں دے سکتا مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چراغ روشن کئے گئے ہیں جس لئے یہ دن اور رات میں برابر دیکھتے اور فیضان پہونچاتے ہیں اور سورج میں جو عیب ہیں ان سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بری ہیں۔

دفعہ ۴۵۔ جس وقت سورج نکلا ہو تو ہر ایک شخص جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے کہہ سکتا ہے کہ سورج اس کو دیکھتا ہے اسی طرح چونکہ ہر ایک شخص کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشنی پہونچ رہی ہے اس لئے ہر ایک شخص کو یہ کہنا چاہیے کہ واقعی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے اور فیضان پہونچا رہے ہیں۔

دفعہ ۴۶۔ اور اس امر کی تائید کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھتے ہیں اور اگر ہم بھی ان کو دیکھنا چاہیں اور زیارت کرنی چاہیں تو ممکنات سے ہے اس امر سے ہوتی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ جس وقت کوئی شخص مر جاتا ہے تو قبر میں آپ اس کے سامنے کئے جاتے ہیں اور فرشتے

اس سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق تیرا کیا اعتقاد ہے۔ اگر متوفی مسلمان ہو تو وہ کہتا ہے کہ
آپ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ آپ کا امتی ہے تو اس پر مہربانی کیجاتی ہے اور اگر کاف
ہوتا ہے تو وہ انکار کرتا ہے اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

دفعہ ۴۷۔ اور چونکہ کوئی شخص لاہور میں مرتا ہے اور کوئی کلکتہ میں اور کوئی مصر میں اور کوئی
ولایت میں اور کوئی امریکہ میں اور آپ تمام لوگوں کو ان کی قبروں میں دکھائی دیتے ہیں۔
اس سے ثابت ہو گیا کہ واقعی خدا تعالیٰ نے آپ کو سورج کے مانند چراغ روشن کیا ہوا ہے جس
ی بدولت آپ تمام لوگوں کو تمام دنیا پر دیکھتے اور دکھائی دیتے ہیں۔

دفعہ ۴۸۔ اور چونکہ قبر میں ہر ایک مسلمان آپ کو پہچان لے گا اس لئے تمام مسلمانوں کو کوشش کر
چاہیئے تاکہ اس حیاتی میں آپ کی زیارت کریں اور آپ کو پہچانیں۔

دفعہ ۴۹۔ اور اس امر کی تائید میں کہ آپ کی زیارت کرنا آپ کی وفات کے بعد ممکنات سے
آپ نے فرمایا ہوا ہے کہ جس شخص کی خواب میں آتا ہوں وہ میں ہی ہوتا ہوں۔ کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سک

دفعہ ۵۰۔ اور چونکہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف شخصوں کو ایک ہی وقت آپ کی زیا
ہوتی ہے اور شیطان آپ کی شکل بن کر خدا تعالیٰ کی مخلوق کو دھوکا نہیں دے سکتا اس لئے
یہ خدا تعالیٰ کی خاص مہربانی آپ پر ہے کہ آپ تمام دنیا کے مختلف حصوں میں ایک ہی وقت لوگوں
کو دکھائی دیتے ہیں۔

دفعہ ۵۱۔ اور اس امر کو یاد رکھانے کے لئے کہ واقعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام است
کو دیکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ مسلمانو آپ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔
دیکھو پارہ ۲۲۔ سورہ احزاب رکوع (۷) آیت ۵۶ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی ال
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ ترجمہ تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیج

ہیں اوپر نبی کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اسکے اور سلام بھیجو سلام کہکر۔

دفعہ ۵۲۔ اس آیت کی تابعداری میں غیر مقلد علما مسلمانوں کو کہاتے ہیں کہ درود شریف اس طرح پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ اے اللہ درود بھیج اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے۔

دفعہ ۵۳۔ اور اس کی تائید میں ایک حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے آپ سے پوچھا تھا کہ خدا تعالیٰ ہمیں درود بھیجنے کا حکم دیتا ہے اور ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجا کریں تو آپ نے فرمایا تھا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کرو اور سلام بھیجنے کے لیے جس طرح کہ نماز میں پڑھا کرتے ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ترجمہ سلام ہو اوپر آپ کے اے اللہ کے نبی کہا کرو۔

دفعہ ۵۴۔ مگر ایسا درود شریف اللہ تعالیٰ کے حکم کی سچی تابعداری نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں یہ نہیں فرماتا کہ مسلمانو تم لوگ میرے حضور سفارش کیا کرو تاکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا کروں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری سفارش کے بغیر درود اور سلام بھیجتا ہوں تم بھی نبی پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

دفعہ ۵۵۔ اگر ہم لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر خود بخود درود اور سلام بھیجیں تو اس طرح بھیجیں گے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ترجمہ درود اور سلام ہو اوپر آپ کے اے رسول اللہ کے اور درود اور سلام ہو اوپر آپ کے اے حبیب اللہ کے

دفعہ ۵۶۔ جس لیے یا رسول اللہ کہکر درود شریف پڑھنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ یا ایھا المزمل

اور یا ایھا المدثر تو قرآن مجید میں بھی درج ہے

دفعہ ۵۷۔ خدا تعالیٰ بھی یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کہکر درود شریف پڑھتا ہے اور فرشتے اس طرح درود شریف پڑھتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ اے اللہ درود بھیج اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے

دفعہ ۵۸۔ جس سے یا رسول اللہ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ دونوں قسم کا درود شریف پڑھنا قرآن مجید سے ثابت ہے

دفعہ ۵۹۔ اور اس امر کی تائید ہیں کہ واقعی دونوں قسم کا درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ بعض درود شریف تو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں اور بع
درود شریف فرشتوں کی معرفت سنایا جاتا ہے۔

دفعہ ۶۰۔ جو درود شریف کہ آپ اپنے کانوں سے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ وہ یہ درود شریف
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ ترجمہ صلوٰۃ اور سلام ہو اوپر آپ کے اے رسول ا
بس ایسا اس درود شریف کو درود حضوری کہتے ہیں۔

دفعہ ۶۱۔ اور جو درود شریف کہ فرشتوں کی وساطت سے سنایا جاتا ہے وہ درود شر
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ترجمہ اے اللہ تو درود بھیج اوپر محمدؐ اور اوپر آل مح

دفعہ ۶۲۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابی نے صرف درود شریف بھیجنے کی بابت پوچھا تھا
آپ نے اسکو اسطرح درود بھیجنے کا حکم دیا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ اے
درود بھیج اوپر محمدؐ اور اوپر آل محمد کے۔

دفعہ ۶۳۔ مگر قرآن مجید میں درود اور سلام دونوں اکٹھے بھیجنے کا حکم ہے۔ درود کیساتھ سلام کہنے
ہے۔ اور اگر وہ اصحابی درود اور سلام اکٹھا بھیجنے کے متعلق پوچھتا تو آپ فرماتے کہ دونوں اکٹھے اس طرح
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ ترجمہ درود اور سلام ہو اوپر آپ کے اے رسول ا

دفعہ ۶۴۔ چونکہ خدا تعالیٰ جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہوا ہے اپنے رسول پر جو کہ ہم میں سے تھا
تھا۔ درود بھیجتا اور آپکی تعریف کرتا ہے اور تمام مخلوق کو بھی آپ کی تعریف کرنیکا حکم دیتا ہے اس لئے دریا
امر ہے کہ خدا تعالیٰ میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا تعلق ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی تمام مخلوق میں کی

دفعہ ۶۵۔ اس بات کا جواب دینے کیلئے قرآن مجید میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیدائش
فرشتوں اور جنوں کو حکم دیا تھا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں اور حضرت آدم کو برگزیدہ کر کے اپنا

نے فرشتوں اور جنوں سے سجدہ کرایا تھا اور اسوقت آدم کی تمام اولاد کی شکلیں جو کہ انکی نسل سے پیدا ہونی تھیں

م کے وجود سے دکھائی دے رہی تھیں۔

دفعہ ۶۶۔ جس لئے وہ سجدہ آدم اور اس کی تمام اولاد کو تھا۔ اور آدم اور اسکی تمام اولاد میں سے خدا تعالیٰ نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ کرکے اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔ کیونکہ توریت شریف میں خلیفہ کا ذکر نہیں خلیفہ
کا ذکر صرف قرآن مجید میں ہے۔

دفعہ ۶۷۔ خلیفہ یا اوسرائے وہ شخص ہو سکتا ہے کہ جسکو بادشاہ کسی دوسرے مقام پر اپنی رعیت کے جھگڑوں
فیصلوں کے لئے مقرر کرکے بھیجتا ہے اور اسکو اپنے تمام اختیارات سوائے کسی خاص اختیار کے جو کہ بادشاہ
اور اس کے خلیفہ ہی کو معلوم ہوتا ہے دے کر بھیجتا ہے۔

دفعہ ۶۸۔ خدا تعالیٰ کو ہم دیکھ نہیں سکتے اور اس کے رسول کو دیکھ سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اپنے تمام
اختیارات میں سے کسی خاص اختیار کو جو کہ خدا تعالیٰ کو یا اس کے رسول کو معلوم ہو باقی اپنے تمام اختیارات اپنے
رسول کو دیکر اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا ہوا ہے۔

دفعہ ۶۹۔ اور چونکہ خاص اختیار جس کی بدولت خدا تعالیٰ اور اس کے رسول میں تمیز کیجا سکتی ہے ہمکو معلوم
نہیں اسلئے ہم کہینگے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے تمام اختیارات اپنی رسول اور اپنے خلیفہ کو عطا کر دیئے ہیں۔

دفعہ ۷۰۔ خدا تعالیٰ کہہ سکتا ہے کہ میں نے اپنے بشر کو برگزیدہ کرکے اپنا خلیفہ اور رسول مقرر کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہہ سکتے ہیں کہ میں بشر ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر مہربانی کرکے مجھے اپنا خلیفہ اور رسول مقرر فرمایا ہے۔

دفعہ ۷۱۔ ہم لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ بشر تھے کیونکہ جس وقت ہم کہینگے کہ آپ بشر تھے تو ہماری مراد یہ ہوگی کہ آپ
ہماری مانند ہی تھے اور آپکو خدا تعالیٰ نے خلیفہ اور رسول مقرر نہیں کیا تھا۔

دفعہ ۷۲۔ اور جس وقت ہم آپکے خلیفہ الٰہی ہونے اور رسالت کا انکار کریں گے تو کافر ہو جائیں گے۔ مگر قید

دفعہ ۷۳۔ مثال کے طور پر ایک شخص قریشی قوم کا ہو اور اسکو بادشاہ کی طرف سے تحصیلدار مقرر کیے چھ ماہ

کرنیکا اختیار ہو تو وہ خود کہہ سکتا ہے کہ میں قریشی ہوں اور مجھے تحصیلداری ملی ہے کہ کسی شخص کو چھ ماہ تک قید کردو
دوسرا شخص جو قریشی ہو اس کو نہیں کہہ سکتا کہ تو بھی میری مانند قریشی ہے کیونکہ ایسا کہنے میں وہ حکومت نے جو اختیار
تک قید کرنیکا دیا ہے۔ اُس کا انکار کریگا جس لئے وہ تحصیلدار اُس دوسرے قریشی کو چھ ماہ قید کرکے ثابت
کہ وہ اگرچہ قریشی ہے مگر حکومت کی مہربانی کی بدولت قریشیوں سے افضل ہوگیا ہے۔

دفعہ ۷۴۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام مخلوق میں سے سرفراز فرماکر
اور رسول مقرر کرکے حکم دیا کہ میرے رسول کی آواز سے اونچی آواز نہ کیا کرو اور جس طرح تم بلند آواز
دوسرے کو بلاتے ہو اُسکو بھی اسی طرح بلند آواز سے بلایا نہ کرو ورنہ تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے
دیکھو سیپارہ (۲۶) سورہ حجرات رکوع (۱) آیت (۲) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَا
صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ
لَا تَشْعُرُوْنَ۔ ترجمہ اے ایمان والو نبی کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور نبی سے بلند آواز
سے کہو جس طرح تم میں سے ایک کا دوسرے سے بلند آواز میں بات کرنا ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے ا
ضایع ہوں اور تمہیں معلوم نہ ہو۔

دفعہ ۷۵۔ یا الٰہ العالمین ہمیں توفیق بخش کہ ہم تیرے خلیفہ اور تیرے رسول کو تیری تمام مخلوق سے
تیری خاص مہربانیوں کا مستحق جان کر شب و روز انکی عزت کے گیت گایا کریں۔ اور یا الٰہ العالمین
مخلوق کو بھی ایسی توفیق عطا کر کہ اپنی نفسانی خواہشوں کو ترک کرکے تیرے خلیفہ اور تیرے رسول
خادموں میں شامل ہوں اور تیرے خلیفہ اور تیرے رسول کی بزرگی کا انکار کرکے تیرے گنہگار نہ ہوجا
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَ
عبدالواحد حاجی جھنڈے والا روبرو صدرٹیہ نظامت
حیدرآباد دکن

اللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اے ایمان والو تم اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور ذی اختیار لوگوں کی جو تم میں سے ہیں ۵

سیپارہ (۵) سورہ نساء رکوع (۸) آیت (۹)

د وہابی آیات قرآن مجید سے

۱۳۴۲

~~۱۸۵۱۶~~

حصہ پنجم

ں رکعات نماز تراویح کے ادا کرنیکا جواز قرآن مجید سے

جس کو

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والا) نے منارہ مسجد بمبئی نمبر ۳

سے مشتہر کیا

مطبوعہ جہانگیر علوی پریس زیر مصطفےٰ فتح محمد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الا اللہ جل شانہ

قیمت ۲ ر

فہرست مضامین

دفعہ	مضمون	دفعہ	مضمون
۱ و ۳	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابوں کی تابعداری	۶۰ و ۶۱	امام بخاری وغیرہ خود علم فقہ کے اماموں ک
۴	بزرگان اسلام کی فہرست	۶۲ و ۶۴	تابعیوں نے حضرت امام اعظم کو امام
۵ و ۹	علم فقہ اسکے امام	۶۵ و ۶۶	حضرت امام اعظم کی تائید کی حدیثیں
۱۱ و ۱۴	حضرت امام ابو حنیفہ کا امام اعظم ہونا۔	۶۷	امام اعظم کی تابعداری کرنی چاہیے
۱۵ و ۱۶	حدیث کی کتابیں اور انکے مصنف	۶۸ و ۶۵	مسلمانوں کا ارتداد اور اسکا عل
۱۷	علم فقہ کے بعد حدیثیں لکھی گئیں	۷۶ و ۸۱	کفر کا فتویٰ دینے کا جواز
۱۸	فقہ اہل شیعہ	۸۲ و ۸۳	نفلی عبادت کا حکم
۱۹ و ۲۲	شیعہ اور سنی کا اختلاف	۸۴ و ۸۵	اہل حدیث کا نفلی عبادتوں کا ترک ک
۲۳ و ۲۴	رفع یدین شیعوں نے جاری کی	۸۶ و ۸۸	اہل حدیث میں رکعت تراویح سے
۲۵ و ۲۶	نماز میں بلند آواز سے کلمات کہنا	۸۹	آٹھ رکعت تراویح بدعت ہے
۲۷ و ۲۹	نماز میں حرکتیں کرنی نہیں چاہیئے	۹۰ و ۹۱	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بارا رکعت
۳۰ و ۳۲	شیعوں نے مجتہدوں کی تابعداری کی	۹۳	حضرت ابوبکر صدیق رضی کے زمانہ میں ترا
۳۳ و ۳۴	تقیہ کی رسم	۹۴	نماز تہجد اور سحری کا ایک ہی وقت
۳۵ و ۳۷	بناوٹی حدیثیں مسلمانوں میں مشہور ہو گئیں	۹۵ و ۹۷	حضرت نے مشورت لی اور نماز تہجد کا
۳۸ و ۴۳	تقلید شخصی کیوں شروع ہو گئی	۹۸–۱۰۱	حضرت عمر نے بارہ رکعت تہجد ا
۴۴ و ۴۶	علم فقہ کے خلاف اسلام کا چرچا جاری ہے		تراویح کو لا کر بیس رکعت ادا کرنیکا
۴۷ و ۵۰	انگریزی تعلیم کا اثر بدیہی	۱۰۳	حضرت عمر کی تابعداری میں بیس رکعت
۵۱ و ۵۷	غیر مقلد علما اور اہل حدیث	۱۰۴–۱۰۸	غیر مقلد کی مشورت سے بچو۔
۵۸ و ۵۹	علم فقہ کی تابعداری سے حدیث کی تابعداری ہوتی ہے	۱۰۹	دعا۔

وذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان ربی انت العظیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ولا تعسر

ب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

غه ۱ کہ عرصہ تیرہ سو سال کا ہوا ہے جبکہ خدا تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی مخلوق کی ہدایت کیلئے نبی برحق کرکے بھیجا تھا اور چونکہ آپ کو آپکے زمانے کے علاوہ قیامت
تمام مخلوقات کیلئے جو کہ خدا تعالیٰ نے پیدا کرنی تھی رسول اور نبی کرنا تھا۔ اس لئے ضرورت تھی کہ
تعالےٰ آپ کی تابعداری کیلئے خاص ہدایتیں نازل فرمائے۔

غه ۲ کہ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ لوگوں کو کہدو کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کو پسند
ہیں تو آپ کی تابعداری کریں۔ یعنے جس طرح خدا تعالیٰ کے حکم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لو سمجھائیں۔ یا جس طرح ان حکموں کی تابعداری کیلئے وہ خود عمل کریں تمام لوگ بھی اوسیطرح آپکی
عمل کیا کریں۔

صو قرآن مجید سیپارہ (۳) سورۂ آل عمران رکوع (۴) آیت (۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
عُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲) قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
ن تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ۔ ترجمہ (۱) (اے نبی) کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو
ا اتباع کرو (تاکہ) اللہ بھی تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ تم کو بخشدے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان
(۲) اے نبی ان سے کہدو کہ اللہ اور رسول کے کہنے پر چلیں۔ پھر اگر وہ اُن کا کہنا نہ مانیں اور اعراض
ں تو یاد رکھیں کہ بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

غه ۳ کہ چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شخص کے پاس جاکر اسکو احکام الٰہی سنا نہیں سکتے تھے
لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمادیا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہوکر
ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنایا کریں انکی بھی تابعداری کیا کرو۔

دیکھو سیپارہ (۵) سورۂ نساء رکوع (۸) آیت (۹) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی
الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔
لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اللہ کا۔ اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے
جھگڑا پڑے کسی چیز میں تو اوسکو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے۔ اگر یقین رکھتے ہوا
دن آخرت پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا۔

دفعہ ۴ } اور اسی طرح قرآن مجید سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مندرجہ ذ
کی جو کہ آپ کے بعد مسلمانوں کے سردار ہوئے تھے تابعداری ضروری ہوئی۔

نمبر	اسمائے بزرگان اسلام	عمر	سنہ وفات ہجری
۱	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳ سال	۱۱ ہجری
۲	خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۶۳ سال	۱۳ ہجری
۳	خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۶۳ سال	۲۳ ہجری
۴	خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۸۰ سال	۳۵ ہجری
۵	خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ	۶۳ سال	۲۱ ہجری
۶	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۴۷ سال	۵۰ ہجری
۷	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۵۷ سال	۶۱ ہجری

علم فقہ

دفعہ ۵ } اور چونکہ اسلام نے دنیا کے دور دور حصوں میں پھیل جانا تھا۔ اور ان لوگو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابوں کو دیکھا نہیں تھا۔ اور صرف اپنے بزرگ مسلمانو
روایتوں اور عملیات کی تابعداری کرنی تھی اس لیے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمادیا ک

قوم میں ایک جماعت کو چاہیے کہ دین میں علم فقہ یعنے سمجھہ حاصل کریں اور اپنی قوم کے لوگوں کو
ہیں تاکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جائیں۔ دیکھو سیپارہ (۱۱) سورۃ توبہ رکوع (۱۵)
۴) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
هُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔ ترجمہ
مانوں کو یہ نہ چاہیے کہ یکبارگی سب لوگ علم حاصل کرنیکے لئے اپنے گھروں سے نکل جائیں۔ پس کیوں نہ نکلے
ہر گروہ سے ایک جماعت تاکہ وہ دین میں فقہ یعنے سمجھہ حاصل کریں اور اپنی قوم کے پاس جب
آئیں تو انہیں اللہ کی نافرمانی سے ڈرائیں۔ تاکہ وہ بچیں۔

عہ ٦ } اس آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمادیا کہ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ انکی ہر ایک قوم میں سے
اعت علم دین میں علم فقہ حاصل کرکے اپنی قوم کو علم فقہ کے مسائل سے مطلع کریں اور خدا تعالیٰ کی
ی کرنیسے ڈرائیں تاکہ وہ لوگ بچ جائیں۔

عہ ۷ } اور اسی آیت میں خدا تعالےٰ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ جو لوگ تمہیں دین میں علم فقہ کی
بتاکر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنیسے ڈرائیں تو تم نے اُن کی تابعداری کرنا اگر تم خدا تعالیٰ کے غضب سے
چاہتے ہو۔

عہ ۸ } دین میں علم فقہ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جسوقت کوئی شخص قرآن مجید پڑھکر معلوم
ہے کہ نماز ادا کرنیسے پہلے وضو کرلینا چاہیے۔ تو یہ اُس کا ذاتی علم ہوتا ہے اور اسکو علم فقہ یا
کی سمجھہ کہتے ہیں۔

عہ ۹ } اور چونکہ تمام لوگ قرآن مجید سے یہ معلوم نہیں کرسکتے کہ نماز سے پہلے وضو کرلینا چاہیے۔ اسلیے
فت وہ شخص دوسرے لوگوں کو یہ سکھاتا ہے کہ نماز سے پہلے وضو کرلیا کرو تو لوگوں کو چونکہ قرآن مجید
تی علم نہیں ہوتا۔ اس لیے انکے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اُس شخص کے کہنے کی تابعداری کرکے نماز سے
وضو کرلیا کریں۔ اور اسطرح کسی مولویصاحب کے کہنے کے موافق عمل کرکے نماز سے پہلے وضو کرلینا
فقہ کی تابعداری کہلاتا ہے۔ اور اس لیئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمادیا کہ علماء اسلام کے قول کی
داری کرکے اُن سے علم فقہ سیکھا کرو۔ تاکہ انکی تابعداری کرکے خدا تعالیٰ کی مہربانیاں حاصل کرسکو۔

علم فقہ کے امام

دفعہ ۱۰} اور اس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحابوں کے بعد مندرجہ ذیل اش
علم فقہ کے امام ہوئے تھے ۔ جنہوں نے اسلام میں بہت کوشش کر کے اسلام کے مسایل کو جم
جن کی تابعداری تمام مسلمان کرتے ہیں ۔

نمبر	نام امام علم فقہ	سنہ پیدایش	عمر	سنہ وفات
۱	امام اعظم ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ	۸۰ ہجری	۷۰ سال	۱۵۰ ہجری
۲	امام مالک رحمت اللہ علیہ	۹۰ ہجری	۸۹ سال	۱۷۹ ہجری
۳	امام شافعی رحمت اللہ علیہ	۱۵۰ ہجری	۵۴ سال	۲۰۴ ہجری
۴	امام احمد حنبل رحمت اللہ علیہ	۱۶۴ ہجری	۷۷ سال	۲۴۱ ہجری

دفعہ ۱۱} حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ کا اصلی نام نعمان تھا اور آپ کے باپ کا نا
چند اصحابوں کو دیکھا تھا ۔ جس لیئے وہ تابعی تھے اور اُنکے زمانہ کے تمام لوگ تابعی تھے ۔ جن لوگو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی دیکھو حدیث ۔ خیر امتی قرنی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُو
ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ۔ ترجمہ میری امت کے بہترین وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ کے ہیں بعد ا
وہ لوگ جو ملے اون کو اور بعد اون کے وہ لوگ جو ملے اون کو ۔

دفعہ ۱۲} اسلیئے وہ باقی اماموں سے افضل تھے جو آپ کے شاگرد تھے ۔ اسلیئے ع
باقی تین اماموں امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمت اللہ علیہم نے آپکو اپنے سے افض
اونکو امام اعظم کا لقب دیا ۔ اور اسطرح حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ کو دنیا ک
مسلمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کہنے لگے تھے ۔

دفعہ ۱۳} ان اماموں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری کرنیکے لیئے جس طرح

ے لوگوں کے پاس جاکر علمی معلومات حاصل کرکے اونکی کثرت روایات پر فیصلہ دیکر علم فقہ کی تابعداری
دیا تھا وہ میری کتاب ردّ وہابی حصہ دوم میں مندرج ہے۔

ہ ۱۴} چونکہ علم فقہ کے امام مختلف زمانوں میں ہوئے تھے۔ اور ہر ایک شخص کی مختلف رائے ہوتی
سلیئے ان اماموں کے اجتہاد میں بہت اختلاف ہے۔

علم حدیث

عہ ۱۵} علم فقہ کے ان اماموں کے زمانہ میں حدیثیں لکھنے کا دستور نہ تھا۔ مگر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
ت اللہ علیہ کی وفات کے ایک سو سال بعد جبکہ دوسرے امام بھی گذر چکے تھے۔ تو اونکے تابعداروں کو
رت لاحق ہوئی کہ اپنے اپنے اماموں کے مختلف معلومات کی تائید میں جو جو حدیثیں زبان زد خلایق
ں۔ ان کو کتاب کی صورت میں احاطہ تحریر میں لائیں۔

عہ ۱۶} اور اسطرح حدیث شریف کی بہت کتابیں لکھی گئی تھیں۔ جنمیں سے چھ کتابیں زیادہ مشہور
۔ جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ ان کتابوں کے مصنف ان تاریخوں میں پیدا اور فوت ہوئے تھے۔ اور
کے علاوہ ایک اور کتاب موطا امام مالک رحمت اللہ علیہ بھی ہے۔ جو کہ علم فقہ کے دوسرے امام تھے
ر وہ بخارا شریف میں پیدا ہوئے تھے۔

یث کی کتاب	نام مصنف	مقام پیدائش	تاریخ پیدائش	عمر سال	تاریخ وفات
ری شریف	امام بخاری رح	بخارا	۱۹۴ ہجری	۶۲	۲۵۶ ہجری
سلم شریف	امام مسلم رح	نیشاپور	۲۰۴ ہجری	۵۷	۲۶۱ ہجری
داؤد شریف	علامہ ابو داؤد رح	سیستان	۲۰۲ ہجری	۷۳	۲۷۵ ہجری
ذی شریف	علامہ ترمذی رح	ترمذ علاقہ ترکستان	۲۰۹ ہجری	۷۰	۲۷۹ ہجری
سائی شریف	علامہ نسائی رح	نسار	۲۱۴ ہجری	۸۹	۳۰۳ ہجری
ن ماجہ شریف	علامہ ابن ماجہ رح	قزوین	۲۰۹ ہجری	۶۴	۲۷۴ ہجری

دفعہ ۱۷} مندرجہ بالا نقشوں سے صاف عیاں ہے کہ علم فقہ کے امام پہلے ہو چکے تھے۔ اور
بہت عرصہ بعد حدیث شریف کی کتابیں لکھی گئی تھیں۔ اور حدیث شریف کی کتابوں کو لکھنے
علم حدیث کے جو امام تھے وہ علم فقہ کے اماموں کے شاگردوں کے شاگرد تھے۔

فقہ اہل شیعہ

دفعہ ۱۸} حضرت امام حسین علیہ السلام سنہ ۶۱ ہجری میں شہید ہوئے تھے اور آپ کی شہادت
تمام مسلمان یزید بن معاویہ کے خلاف ہو کر اوس سے بدلہ لینے گئے۔ چونکہ یزید ملک دمشق کا حاکم
اس کے پاس فوج تھی اور عوام الناس اوس سے لڑ کر بدلہ لے نہیں سکتے تھے۔ اس لئے
امام حسین علیہ السلام کا بدلہ لینے کیلئے خدا تعالےٰ نے قدرت دکھائی۔

دفعہ ۱۹} حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت ملک ایران کو فتح کیا تھا۔ تو ایران کے بادشاہ
کی لڑکی شہر بانو قیدیوں میں آئی تھی وہ آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیدی تھی۔
امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد جسوقت شہر بانو بیوہ ہوگئی تو ایران کے تمام مسلمان اونکی
میں ہو کر یزید بن معاویہ سے لڑنے لگے۔ اور چونکہ ایران کے ملک اور دمشق کے ملک والوں کی
مسلمان ہونیسے پہلے ہمیشہ جنگ رہتی تھی۔ اسلئے وہی قدیمی دشمنی جاگ اٹھی اور اس طرح
سنی اور شیعہ فرقوں کی بنا پڑی۔ ملک ایران کے لوگ شیعہ کہلائے اور ملک دمشق اور عرب کے اہل

دفعہ ۲۰} جسوقت دو فریق لڑتے ہیں تو ہر ایک دوسرے کو برا جانتا اور اس کے خلاف باتیں
یہی حال اوسوقت کے مسلمانوں کا تھا۔ کہ شیعہ فرقہ والوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا
اور یزید والوں کو برا کہنا شروع کیا۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد حضرت علی کرم اللہ
کو خلیفہ جائز قرار دینے کیلئے طرح طرح کے الزامات اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کہنے
چنانچہ میں نے اپنی کتاب رد شیعہ آیات قرآن مجید سے۔ میں ثابت کیا ہے کہ (۱) حدیث قرطاس
فدک (۳) احراق باب فاطمہ بالکل جھوٹی باتیں اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم کو بدنام کرنے کیلئے

دفعہ ۲۱} حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سنہ ۶۱ ہجری میں شہید ہوئے تھے اور سنہ ہجری
سنت والجماعت کی علم فقہ کا امام اعظم ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ پیدا ہوا تھا۔ اور اہل شیعہ کی

عفر صادق رحمت اللہ علیہ سنہ ۸۲ ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ اور چونکہ اہل سنت اور اہل شیعہ کے علم یں فرق تھا اس لیئے ان دونوں فرقونکے علم فقہ کے مسائل میں بھی اختلاف ہوا۔ ابتداء میں وہ بہت نہ تھا مگر رفتہ رفتہ وہ بہت بھاری فرق ہوگیا۔

ہ ۲۲} رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اہل سنت والجماعت آپکے چھ اصحابوں کو عزت کی نگاہ سے تے تھے اول حضرت ابوبکر صدیقؓ دوم حضرت عمرؓ سوم حضرت عثمانؓ چہارم حضرت علیؓ پنجم حضرت امام حسنؓ ششم حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین اور شیعہ فرقہ والے ان چھ بزرگوں میں سے صرف پچھلے زرگوں حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی عزت کرتے تھے اور پہلے تین وں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی شان میں کلمات بے ادبی کہتے تھے۔ اس لیئے سئلہ میں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کوئی فیصلہ کرتے تھے تو اہل شیعہ اوسکے خلاف کرنے کی ش کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہیں۔

عہ ۲۳} اہل سنت والجماعت کی فقہ کے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تابعیوں کو دیکھا تھا ہوں نے اس کو خبر دی تھی کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں سے سنا تھا کہ رسول لی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کیوقت تکبیر تحریمہ کیلئے اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا کرتے تھے اور تکبیرونکے وقت ہاتھوں کو اٹھایا نہیں کرتے تھے۔ اس لیئے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے صرف بیر تحریمہ کیوقت ہاتھوں کو اٹھانا شروع کیا اور باقی تکبیرونکے وقت ہاتھوں کو اٹھایا نہیں کرتے ے۔ اور اس کے برخلاف اہل شیعہ نے جو اصحابوں یا تابعیوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے سنت والجماعت کے مقابلہ کیلئے نماز میں تمام تکبیرونکے وقت ہاتھوں کو اٹھانا شروع کیا اور یہ ل پیش کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کیوقت خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان کے لیئے و ہاتھ اٹھائے تھے۔ اگر تمام تکبیرونکے وقت اس علامت کو کیا جائے اور ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا ائے تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔

فعہ ۲۴} اور یہ خیال نہ کیا کہ نماز شروع کرنے سے پیشتر اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ کوئی اص علامت لگی جائے کہ جس سے ثابت ہو کہ نماز شروع ہونے لگی ہے۔ اسلیئے اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے ساتھ لگا کر اپنا عجز ثابت کرنے کی رسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی۔ اور جبکہ

شروع ہوگئی تو نماز میں اپنے ہاتھوں کو بار بار اپنے کانوں تک اٹھانا ضرورت کے خلاف ہ

دفعہ ۲۵ } حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سکھایا کہ جسوقت امام جماعت کرا رہا ہ
کو چاہیئے کہ سب لوگ خاموشی سے امام کے کلمات کو سنیں خواہ ان کے کانوں تک امام کا آ
پہونچے یا نہ پہونچے اس کے بالمقابل حضرات شیعہ نے یہ رسم ڈالی کہ مقتدی بعض کلمات کو
سے کہا کریں۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ ایسا کرنیکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حکم چاہیئے
ورنہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ نماز میں اگر اصحابوں کی مجموعی آواز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بلند ہوجاتی تھی تو خدا تعالیٰ نے اونکو ایسی آواز کرنیسے منع کردیا تھا۔ دیکھو سیپارہ (۱
سورۂ حجرات رکوع (۱) آیت (۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
لنَّبِیِّ۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو نبی کی آواز پر اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔

دفعہ ۲۶ } اس لئے جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے تھے تو آپ کے اصحا
کے ساتھ آپ کے آواز کو سنا کرتے تھے اور کسی قسم کا کلمہ آپ کی آواز سے بلند آواز میں نہیں ن
تھے۔ جس لئے نماز میں کسی قسم کا کلمہ امام کی آواز سے بلند آواز میں نکالنا نہیں چاہیئے۔

دفعہ ۲۷ } اہل سنت والجماعت نماز کو خاموشی سے سلام پر ختم کرتے تھے۔ مگر اس کے بالم
حضرات شیعہ نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنیسے نماز ختم کرنیکی رسم ڈالی۔ اور یہ سب کچھ ا
تاکہ اہل شیعہ اور اہل سنت والجماعت میں تمیز ہوسکے۔

دفعہ ۲۸ } اور یہ خیال نہ کیا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ نماز کے وقت خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے جا
جانکر اوس کا خوف اور اس سے مہربانی کی امید رکھکر باادب خاموشی سے نماز پڑھا کریں
ہرگز نہیں چاہتا کہ کسی قسم کی فضول حرکتیں یا آوازیں اوسکے حضور نماز کے درمیان کی
جن سے اوس کا ادب جاتا رہے۔ جس لئے قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نماز میں فضول حر
اور آوازیں کرنی نہیں چاہیئے۔ دیکھو سیپارہ (۹) سورۂ انفال رکوع (۴) آیت (۷
كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِیَةً فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔ ترجمہ۔ اور اونکی نماز (جو یہ) کعبہ کے پاس (پڑھتے ہیں) سوا
اور تالی پیٹنے کے (اور کچھ بھی) نہیں۔ پس اے کافرو عذاب کو چکھو بسبب اسکے کہ تم کفر کرتے

عہ ۲۹} اور اس امر کا ثبوت کہ واقعی نماز میں کسی قسم کی فضول حرکتیں اور آوازیں کرنی نہیں چاہئے
ے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ جسوقت نماز جمعہ کا خطبہ ہوتا ہو تو امام کے ہاتھ میں
نا چاہئے جس سے ثابت ہو کہ وہ صاحب اختیار ہے۔ اور جسوقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اوس وقت
ی قسم کی آوازیں یا حرکتیں کرنی نہیں چاہئے۔ یہ تو ایک عام شخص کے ادب کیلئے ہے۔ مگر جسوقت خدا تعالیٰ
و زمین اور آسمان کا پیدا کنندہ ہے۔ اپنے سامنے موجود جان کر اوس کے حضور عاجزی کرنیکے لئے نماز
ھیں تو ہمیں کس قدر فضول آوازوں اور حرکتوں سے بچنا چاہئے۔

بناوٹی حدیثیں

فعہ ۳۰} علم فقہ میں اہل سنت والجماعت اُن اماموں کی تابعداری کرتے تھے جو کہ رسول خدا صلی اللہ
یہ وسلم کے اصحابوں کو دیکھنے والے اور اونکو اصحابوں کے عمل کی خبر دیتے تھے۔ کہ فلاں صحابی نے
ول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات کہی تھی یا فلاں صحابی یہ بات کرتا تھا اور اہل شیعہ ان
حابوں اور تابعینوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس لئے اہل شیعہ نے بھی اپنے علم فقہ کیلئے
عالم منتخب کئے۔ وہ ایسے لوگ ہوتے تھے جو کہ اصحابوں اور تابعینوں کے سخت دشمن اور اہل سنت
الجماعت کے خون کے پیاسے ہوتے تھے۔ اور ان کو مجتہد کا لقب دیا جاتا تھا۔

فعہ ۳۱} چونکہ ایسے مجتہد ملک ایران کے باشندے ہوتے تھے۔ جہاں کہ اسلام بہت دیر میں
ہو چکا تھا۔ اس لئے ایسے مجتہدوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح حالات معلوم نہ تھے
ور انہوں نے اپنے تابعداروں کو سکھایا کہ تمام امام معصوم ہیں۔ یعنے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
ے بیٹے امام زین العابدین کی اولاد سب معصوم اور بیگناہ ہیں۔ اور جو کوئی اُنسے محبت رکھکر اُنکی
ابعداری کرے گا وہ جنت میں چلا جائے گا۔ اور ان اماموںکی تابعداری کرنا حدیثوں کی تابعداری
کرنیکے برابر ہے۔ کیونکہ یہ امام بھی نسل حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔

دفعہ ۳۲} اور چونکہ عام مسلمان اُن اماموں کی زیارت کر نہیں سکتے۔ اس لئے عوام الناس کو
ایک خاص دستور برکار بند رکھنے کیلئے جو کچھ وہ مجتہد کرتے تھے اوس کی تابعداری کرنے کی ہدایت
دی۔ اور اس طرح اہل شیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں یا تابعینوں کی تابعداری

مقدم خیال کرنے کی بجائے اپنے مجتہدوں کی رائے کی تابعداری کرنے لگے تھے۔

دفعہ ۳۳ } چونکہ اہل شیعہ کے مجتہد جو کچھ اپنے تابعداروں کو سکھاتے تھے وہ خلاف شرع ہوتا تھا اور اگر اس کا اظہار کیا جاتا تو عام مسلمان اوس کو خلاف شریعت جانکر طرح طرح کے ا وپیر کرکے اوسکو غلط ثابت کر دیتے۔ اس لیئے اہل سنت والجماعت کے اعتراضوں سے بچنے کے شیعہ فرقہ کے مجتہدوں نے اپنے تابعداروں کو یہ سکھایا کہ اپنے مجتہدوں کی تعلیم کو اپنے دل چھپا کر رکھا کریں اور اہل سنت والجماعت کے روبرو اونکے عقائد کی تابعداری کیا کریں اور اسکا نام تق

دفعہ ۳۴ } اور اس طرح حضرات شیعہ میں تقیہ کی رسم جاری ہوئی تھی کہ دل میں اہل سنت والج کے دشمن اور بظاہر اہل سنت والجماعت میں شامل دکھائی دیتے تھے۔

دفعہ ۳۵ } اور جسوقت حضرات شیعہ تقیہ کر کے مسلمانوں میں شامل ہونے لگے تو انہوں نے ط طرح کی باتیں جو اون کے مجتہدوں نے اون کو سکھائی ہوئی تھیں اہل سنت والجماعت کو سکھا جنکو اہل سنت والجماعت نے سچا جان کر اون کی تابعداری شروع کر دی۔

دفعہ ۳۶ } اور اس طرح اہل شیعہ کے ساتھ خلط ملط رہنے کی بدولت مسلمانوں میں بہت با حدیث کے نام سے مشہور ہو گئیں جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل نہ تھا بلکہ اہل شیعہ مجتہدوں کی کارستانی اور بناوٹی حدیثیں تھیں۔

دفعہ ۳۷ } اس امر کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمت علیہ جو سنہ ۱۹۴ ہجری بمقام بخارا پیدا ہوا تھا۔ اور سنہ ۲۵۶ ہجری میں (۶۲) سال کی عمر میں فوت ہوا تھا اپنی کتاب بخاری میں لکھتا ہے کہ میں نے کئی لاکھ حدیثیں جمع کیں۔ اور وہ سب بناوٹی تھیں۔ اونہیں سے ب ہزار حدیثیں صحیح جان کر بخاری شریف میں لکھی گئی ہیں۔

تقلید شخصی

دفعہ ۳۸ } اور جسوقت اہل سنت والجماعت کی علم فقہ کے چاروں اماموں۔ امام اعظ امام شافعی۔ امام مالک اور امام احمد حنبل رحمت اللہ علیہم کی طرف دیکھا جائے تو معلوم کہ حضرت امام اعظم رحمت اللہ علیہ کا وہ زمانہ تھا جبکہ شیعہ مذہب کا آغاز تھا اور اون کے تقیہ کر

ت اہل سنت والجماعت میں کوئی بات مشہور نہیں ہوئی تھی۔ اور باقی تین اماموں کا زمانہ وہ
تین حضرات شیعہ نے بہت سی غلط حدیثیں مسلمانوں میں مشہور کردی ہوئی تھیں۔

عہ ۳۹} اور چونکہ یہ چاروں امام مختلف مقامات کے رہنے والے مختلف زمانوں میں پیدا ہوئے تھے۔
لئے ان کی اجتہادی رائے عموماً ایک دوسرے کے خلاف تھی مگر چونکہ یہ چاروں امام اس بات پر
ق تھے کہ اصحاب ثلثہ یعنے حضرات ابوبکر صدیق۔ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عزت کرنی چاہیئے
کو حضرات شیعہ اچھا خیال نہیں کرتے تھے۔ اس لئے یہ چاروں امام برابر کے خیال کئے جاتے تھے

غہ ۴۰} اور چونکہ ان اماموں نے اپنے زمانہ کے مسلمانوں کو اسلام کی تابعداری کرنے کی ہدایت
نے کی کوشش کی تھیں۔ اس لئے اہل سنت والجماعت نے ان چاروں اماموں کو واجب التعظیم
ن کر ان کی تابعداری شروع کی۔

غہ ۴۱} اور اگر اس زمانہ کے مسلمان ایک مسئلہ میں ایک امام کی تابعداری کرتے اور دوسرے مسئلہ
ں دوسرے امام کی تابعداری کرتے تو وہ ایک مسئلہ میں ایک امام کے خلاف کرتے اور دوسرے مسئلہ میں دوسر
م کے۔ اور اسطرح وہ کسی امام کے بھی تابعدار نہ رہتے۔ بلکہ اماموں پر اعتراض کر کے اپنی نفس
بعدار ہو جاتے جو بری رغبت دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قول درج
ھو سیپارہ (۱۳) کی آیتہ ا۔ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ إِلَّا مَ
رَحِمَ رَبِّيْ ؕ إِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ ترجمہ۔ اور میں اپنے نفس کو ذنّا ہونے سے) بر
ہیں کہتا۔ بیشک نفس بری بات کا بہت حکم دینے والا ہے۔ مگر وہ جس پر میرا پروردگار رحم کرے
شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

فعہ ۴۲} اس لئے اس زمانہ کے تمام مسلمان علم فقہ کے چاروں اماموں کی عزت کرتے اور ایک ہی
امام کی تقلید کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف کی کتابوں کے لکھنے والے امام بخاری۔ مسلم اور ابو داؤ
وغیرہ خود علم فقہ کے اماموں میں سے کسی نہ کسی امام کے مقلد تھے۔ اور اس طرح مسلمانوں میں
یہ دستور جاری ہوا تھا کہ علم فقہ کے چاروں اماموں کی عزت کرنی چاہیئے۔ مگر ایک ہی امام
تابعداری کرنی چاہیئے۔

دفعہ ۴۳} جس وقت تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ دنیا کے تمام مسلمان علم فقہ کے اماموں

کسی نہ کسی امام کے مقلد تھے ۔ اور ملک ہندوستان کے مسلمان حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمت اللہ علیہ کے مقلد تھے

علم فقہ کے چار امام ہونیکا فایدہ

دفعہ ۴۴ کہ اہل سنت والجماعت میں علم فقہ کے چار امام ہونے کا یہ فایدہ ہوا کہ ان میں کت
اسلامی کا چرچا جاری ہو گیا کیونکہ جو کتابیں اسلام میں مروج تھیں انکو چاروں اماموں کے تا
صحیح مانتے تھے ۔ اور ہر ایک امام کے تابعدار اپنے مطلب کی تاویل کر لیتے ۔ اور اپنے شاگردونکو
موافق تعلیم دیتے تھے ۔ اور جس طرح کہ بحث کرنیسے علم کا چرچا زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے جو کتا
کہ عرصہ ایک ہزار سال سے زیادہ ہوا ہے اسلام میں لکھی گئی تھیں ۔ آج تک اون کا تذکرہ ہر ایک
مسلمان کی زبان پر ہے ۔ اور ہر ایک شخص ان کتابوں کی تابعداری کر کے رسول خدا صلی اللہ
وسلم کا سچا تابعدار ہونیکی کوشش کرتا ہے ۔ اور اسلئے یہ علما کا اختلاف علوم اسلامیہ کے تذکرہ کیلئے
رحمت آلہی تھا ۔

دفعہ ۴۵ کہ پہلے نبیوں کی جو شریعتیں تھیں اون میں اختلاف نہ تھا ۔ بلکہ ایک ہی شریع
ہوتی تھی ۔ جس کی تابعداری سب لوگوں کو کرنی پڑتی تھی ۔ اور اس لیے عوام الناس اوس
شریعت کے دقیق مسائل کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے جس لیئے کچھ عرصہ کے بع
اوس شریعت کی باتیں لوگوں کو بھول جاتی تھیں اور نیا نبی بھیجنے کی ضرورت لاحق ہوتی تھی

دفعہ ۴۶ کہ اور چونکہ خدا تعالی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی
نبی نہیں بھیجنا تھا ۔ اس لئے خدا تعالی نے اپنی قدرت دکھائی کہ اسلام میں فروعی اختلا
ڈال دیا تاکہ علماء اسلام اوس اختلاف کی بدولت اسلامی کتابوں کو پڑھیں اور اپ
شاگردوں کو ان کتابوں کی تابعداری کی ہدایت دیں تاکہ قیامت تک علوم اسلامیہ کا چرچ
اور شریعت محمدی میں فرق نہ آئے اور کوئی نیا نبی بھیجنے کی ضرورت لاحق نہ ہو ۔

انگریزی تعلیم کا اثر

فعہ ۴۷ } جسوقت انگریزوں کی حکومت آئی تو انگریزوں نے اپنے دفتروں میں انگریزی بانکو واج دینا شروع کیا تو علماء اسلام نے لوگوں کو کہا کہ تم انگریزی زبان سیکھکر اپنے دینی علم سے بے خبر ہ جاؤ گے۔ اس لئے انگریزی تعلیم حاصل نہ کیا کرو۔ مگر چونکہ لوگ انگریزی پڑھنے لگے اس لئے وہ پنے دینی علم سے بے خبر رہنے لگے

فعہ ۴۸ } جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جسوقت انگریزوں کی حکومت آئی تھی۔ اس وقت جو لوگ انگریزی ڑھنے اور سرکاری ملازمت کرنے لگے تھے۔ اون کے دلوں میں نوکری سے پہلے ایک روپیہ میں یک ہی روپیہ دین کا علم تھا۔ اور نوکری کے بعد ایک روپیہ میں پندرہ آنہ دین کا علم رہ گیا۔ اور یک آنہ اوس میں غیر اسلام کے خیالات پیدا ہوگئے۔

فعہ ۴۹ } ان انگریزی خوانوں کی اولاد نے چونکہ انگریزی سکولوں میں تعلیم پائی تھی۔ اور لوم اسلامیہ کو نہیں پڑھا تھا اس لئے اپنے ماں باپ کی صحبت کی بدولت ان کے دلوں میں ایک وپیہ میں سے صرف چار آنہ دین کے معلومات تھے اور باقی بارہ آنہ غیر اسلام کے خیالات تھے۔

فعہ ۵۰ } اور ان لوگوں کی اولاد کی اولاد جو کہ آجکل کے انگریزی خوان نوجوان ہیں۔ چونکہ انہوں نے کسی دیندار کی صحبت حاصل نہیں کی اور تمام وقت انگریزی تعلیم حاصل کرنے یں خرچ کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے دلوں میں ایک روپیہ میں صرف ایک آنہ برائے نام دین کا لم ہے۔ اور باقی تمام خیالات خلاف اسلام ہیں۔

اہل حدیث

دفعہ ۵۱ } جن دنوں مسلمانوں کی حکومت تھی ان دنوں مسلمان لوگ مسجدوں کے اخراجات ادا کرتے اور علماء اسلام کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور جس وقت انگریزی حکومت آگئی تو علماء اسلام کی خدمت میں فرق آگیا۔

دفعہ ۵۲ } اور علماء اسلام میں سے جس مولوی صاحب کے پاس کوئی ذریعہ روزگار کا تھا اوس کا گذارہ چل گیا اور جن کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ تھا وہ بھوکے مرنے لگے۔

دفعہ ۵۳ } بھوک سے تنگ آکر انہوں نے انگریزی خوان مسلمانوں کے گھروں پر جانا شروع کیا

جنہوں نے اُن مسلمان علما، کو جو اُن کے مکان پر جاتے تھے عزت کی نگاہ سے دیکھکر اُن
خدمت کی ۔ اور اسطرح مسلمان مولوی انگریزی خوان مسلمانونکے گھرونپر جانے لگے تھے ۔

دفعہ ۵۴ } اور جبوقت اُن علمار نے دیکھا کہ قدیم خیالات کے مولوی صاحبان ان انگ
خوانوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو انگریزی خوان انکو روپیہ سے مدد دیتے ہیں ا
نے ارادہ کیا کہ قدیمی علما، کو مجبور کریں تاکہ وہ انگریزی خوانوں سے نفرت نہ رکھیں ۔

دفعہ ۵۵ } اور اس طرح ان علمار نے قدیمی علمار اسلام کے خلاف ہو کر اُن کی تعلیم میں
ڈالنے اور اُنکو نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا ۔ اور اسلام کے قدیمی مروجہ دستور کو توڑنے

دفعہ ۵۶ } قدیمی مسلمانوں کے نزدیک علم فقہ کے چاروں امام حق تھے مگر وہ تابعداری
ایک ہی امام کی کرتے تھے اور دوسروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور مقلد کہلاتے تھے ۔ ا
مقابلہ میں ان عالموں نے کہا کہ چونکہ چاروں امام حق ہیں اس لئے ایک مسئلہ میں ایک اما
تابعداری کرنی چاہیئے ۔ اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی ۔ اور تمام مسئلوں میں
ہی امام کی تابعداری کرنی نہیں چاہیئے ۔ اور اسطرح اپنا نام غیر مقلد رکھکر مسلمانوں کو ترغیب
اپنے بزرگوں پر اعتراض کر کے اُن میں سے کسی کی بھی تابعداری نہ کریں بلکہ اپنے نفس کے تا
گمراہ ہو جائیں ۔ اور کہنے لگے کہ علم فقہ یعنے علمار اسلام کی باتوں پر عمل نہ کیا کرو ۔

دفعہ ۵۷ } اور چونکہ علم فقہ علمار کا قول تھا اور علم حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور ہر حالت میں علم حدیث کو علم فقہ پر بزرگی تھی اس لئے ان غیر مقلد علمار نے اپنے آپ کو ر
صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا تابعدار مشہور کرنیکے لئے اپنا نام اہل حدیث رکھا ۔

دفعہ ۵۸ } اور یہ خیال نہ کیا کہ دنیا میں کوئی شخص بھی اہل حدیث نہیں ۔ کیونکہ حدیثیں م
واقعات کے متعلق ہیں چنانچہ ایک حدیث میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں
آواز سے آمین کہتے تھے ۔ اور دوسری حدیث میں لکھا ہے کہ بلند آواز سے آمین کہتے تھے ۔ او
شخص ایک ہی وقت دونوں قسم کی حدیثوں کی تابعداری کر نہیں سکتا یا بلند آواز والی حد
تابعداری کرے گا یا آہستہ آواز والی کی ۔

دفعہ ۵۹ } اور اس طرح مختلف اصحابوں کی باتیں سُن کر اُن میں سے حدیثوں کی کثر

صلہ کرکے ایک کو قوی اور دوسرے کو ضعیف قرار دینے کا نام علم فقہ ہے جس کی تابعداری سے
ر مقلد علمار روکتے ہیں۔

عہ ۶۰ کہ ان غیر مقلد علمار نے یہ خیال نہ کیا کہ حدیث کی کتابوں کے لکھنے والے امام بخاری۔ مسلم
اؤد اور نسائی وغیرہ خود کسی نہ کسی علم فقہ کے امام کی تابعداری کرتے اور مقلد کہلاتے تھے۔
ر اگر تقلید کو ترک دینا ضروری ہوتا تو وہ خود غیر مقلد ہوتے۔ مگر وہ علم فقہ کے اماموں کے
بد تھے۔

عہ ۶۱ کہ اور ان غیر مقلد علمار کا بخاری مسلم۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ اماموں کی کتابوں کو
اجان کر ان کی تابعداری کرنا۔ اور جو عمل کہ وہ کیا کرتے تھے اس کو چھوڑ کر غیر مقلد کہلانا ثابت
ہے کہ یہ غیر مقلد علمار کسی شخص کو بھی اپنے سے اچھا خیال نہیں کرتے جس لئے یہ کسی کی تابعداری
ں کرتے۔

عہ ۶۲ کہ ان غیر مقلد علمار نے مسلمانوں کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعداری سے
نے کیلئے یہ کہنا شروع کیا کہ امام صاحب نے فرمایا ہوا ہے کہ اگر کوئی حدیث میرے قول کے خلاف
تو اس کو ترک کر دیا کرو۔ اور چونکہ بعض حدیثیں امام صاحب کے قول کے خلاف ہیں اسلئے ہم
حدیثوں کی تابعداری کرتے ہیں۔ اور امام صاحب کے قول کی تابعداری نہیں کرتے۔

عہ ۶۳ کہ اور یہ خیال نہ کیا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سچے معلومات کی تائید
ں یہ باتیں اپنے زمانہ کے مسلمانوں کو کہی تھیں۔ جو کہ تابعی تھے یعنے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ
یہ وسلم کے اصحابوں کو دیکھا تھا۔ اور اس قابل تھے کہ امام صاحب کی باتوں کو اصحابوں کے
وں کے ساتھ مقابلہ کرکے سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکیں اور جن تابعینوں کی تابعداری
ام مسلمان کرتے ہیں۔

عہ ۶۴ کہ اور چونکہ اُن تابعینوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قولوں کو
یثوں کے موافق پہچان کر اُن کو امام کا لقب دیکر اون کی تابعداری شروع کر دی تھی۔ اسلئے
مسلمانوں کو آج تیرہ سو سال کے بعد کوئی حق نہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو
ٹلانے کیلئے کوئی ایسی حدیث پیش کریں جو کہ اہل شیعہ نے لوگوں کو امام صاحب کے قول سے

باز رکھنے کیلئے مشہور کی ہو۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ چوں چرا کے بغیر حضرت امام اعظم ابو
رحمت اللہ علیہ کی تابعداری کیا کریں۔

دفعہ ۶۵ اور خصوصاً جب کہ ہم کو معلوم ہے کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر
امام اعظم رحمت اللہ علیہ کی تعریف کی ہوئی ہے جیسا کہ حدیث شریف کی کتابوں سے ثابت
دیکھو کتاب توقیر الحق (ص ۱۱) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فار
رواہ مسلم فی باب فضل فارس۔ ترجمہ۔ اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے (آسمان پر
کا نام ہے) البتہ لے جائے گا۔ اوس کو ایک شخص اولاد فارس سے × اور کہا شیخ جلال الد
سیوطی شافعی رح نے بیچ تبییض الصحیفہ فی مناقب ابو حنیفہ کے بشر النبی صلی اللہ علیہ و
بالامام ابی حنیفہ فی حدیث اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لنالہ رج
من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ قوم م
ابناء فارس واخرج البخاری والمسلم فی صحیحہما حدیث ابو ہریرۃ بلفظ
کان الایمان عند الثریا لذهب به رجال من ابناء فارس وفی لفظ
لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجال من ابناء فارس حتی یتناو
وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ ناس من ابناء فارس۔ ترجمہ۔ بشا
دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابو حنیفہ کی بیچ اوس حدیث کے روایت کیا اوسکو ا
کتاب حلیہ میں ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثر
پاس البتہ پہونچینگے اسکو کئی شخص اولاد فارس سے اور روایت کی شیخ شیرازی نے کتا
میں قیس بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثریا کے پاس
لیوے اسکو ایک قوم اولاد فارس سے اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے اپنے صحیح میں حد

ہریرہ کی ساتھ ان لفظوں کے اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچینگے اسکو کئی ایک
خص فارس سے اور مسلم میں یوں لفظ ہیں۔ اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ لیجاوے اُسکو
شخص اولاد فارس سے یہاں تک کہ لے لیوے اوس کو اور کتاب معجم طبرانی میں ابن مسعود سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو دین لٹکتا ساتھ ثریا کے تو البتہ لے لیوے اسکو
ی ایک شخص اولاد فارس سے۔ فہذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ
تھے کلام جلال الدین سیوطی شافعی۔ ترجمہ۔ پس یہ اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا جاتا
ں پر بشارت وفضیلت میں۔ تمام ہوا کلام جلال الدین سیوطی شافعی کا ذکر کیا اس کو
طاوی نے شرح در مختار میں +

عہ ۶۶ کی چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں خبر دی تھی کہ اولاد فارس
ں سے ایک ایسا بزرگ شخص نکلیگا جو کہ اگر دین کا علم آسمان کے ستارونکے پاس بھی ہوگا تو وہ
س کو لے لیگا۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اولاد فارس سے تھے اور باقی تین
موں سے کوئی بھی اولاد فارس سے نہ تھا۔ جس لئے علم فقہ کے باقی تین اماموں نے حضرت
ام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سے بزرگ جانکر امام اعظم کا لقب دیدیا تھا۔

فعہ ۶۷ کی چونکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ حضرت امام اعظم کی تعریف کرتے ہیں اور تمام تابعی
ضرت امام اعظم کی تعریف کرتے ہیں اور علم فقہ کے باقی امام شافعی مالک اور احمد حنبل حضرت
ام اعظم کی تعریف کرتے ہیں اور علم حدیث کے تمام امام بخاری اور مسلم وغیرہ اپنی کتابوں میں حضرت
ام اعظم کی تعریف کرتے ہیں اور ان سب کے خلاف یہ غیر مقلد علمار مسلمانوں کو حضرت امام اعظم
ت اللہ علیہ کی تابعداری سے روکنے کیلئے اون کی توہین کرتے ہیں۔ تو افسوس ان غیر مقلد
ماکی سمجھ پر کہ جان بوجھکر غلطی کرتے اور لوگوں کو راہ راست سے گمراہ کرتے ہیں۔ اور افسوس
سے مسلمانوں پر جو ان غیر مقلد علما کی تابعداری کرکے اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔

زوال اسلام اور اتحاد اسلام کی ضرورت

فعہ ۶۸ کی ابتدا میں انگریزی خوان مسلمان اپنے دل میں اسلام کی محبت رکھنے اور عقائد اسلامیہ کے

تابعدار نہ ہونے کی بدولت اپنے دل میں افسوس کیا کرتے تھے ۔ مگر جسوقت ان غیر معت
علمار نے قدیمی مسلمانوں کے عقائد کو بدعت اور غلط قرار دیکر علم فقہ کی تابعداری سے ر
شروع کیا تو انگریزی خوان مسلمانوں کو عقائد اسلامیہ سے نفرت ہونے لگی جسلیئے انہ
علوم اسلامیہ کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ۔

دفعہ ۶۹ } غیر مقلد علمار انگریزی خوان مسلمانوں سے تنخواہ پاتے تھے ۔ اس لیئے انہوں
قدیمی علمار کے روزگار کے جو جو راستے تھے اون پر اعتراض کر کے ان کو بند کرا دیا جس لیئے
اسلام غریب ہو گئے اور اون کی غربت نے مجبور کیا کہ اون کی عزت مسلمانوں کے دل
جاتی رہے اور انہوں نے غربت کے باعث علوم اسلامیہ کا پڑھنا اور پڑھانا چھوڑ دیا ۔ او
اولاد بھی غربت کے باعث انگریزی تعلیم حاصل کرنے لگی ۔ اور تمام نوجوان مسلمان علوم اس
سے بے بہرہ رہنے لگے ۔ مسجدیں ویران ہو گئیں ۔ قرآن مجید کا پڑھنا اور حفظ کرنا بند
اور تمام مسلمان نوجوان خدائتعالیٰ کا خوف دل سے دور کر کے علم دین کو سیکھنے کی بجائے نا
وغیرہ کو پڑھنے اور بری صحبتوں میں بیٹھکر گمراہ ہو گئے ۔

دفعہ ۷۰ } جسوقت غیر مسلموں نے دیکھا کہ نوجوان مسلمان اپنے دینی علم سے بے خبر ہو
ہیں تو انہوں نے ان کو اسلام سے بدظن کر کے اپنے مذہبوں میں شامل کرنا شروع کیا او
ان انگریزی خوان مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور آریہ وغیرہ غیر مسلموں کے حملوں سے ب
تجویز کرنے لگے ۔

دفعہ ۷۱ } اور چونکہ اون کو علم دین سے کوئی خبر نہ تھی اس لیئے کہنے لگے کہ اگر کوئی شخ
نماز پڑھے یا نہ پڑھے ۔ ماہ رمضان کے روزہ رکھے یا نہ رکھے ۔ بزرگان اسلام کی عزت کر
نہ کرے خدائتعالے اور اوسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے یا نہ
بلکہ صرف زبان سے کہے کہ وہ مسلمان ہے تو وہ مسلمان ہوتا ہے ۔ اور اس کو برا کہنا نہیں
چاہیئے ۔ اور اس کا نام اتحاد اسلام رکھا ۔

دفعہ ۷۲ } اور یہ خیال نہ کیا کہ اگر ایسی صفتوں والوں کو مسلمان جاننا چاہیئے تو ایسی مسلما
اور کافروں میں فرق ہی کیا ہے ۔

غعہ ۷۳ } عقائد اسلامیہ کی تابعداری کا نام اتحاد مسلمین ہے۔ اور اسلام کے عقائد کو ترک
لے اپنے اپنے خیالات کی تابعداری کرنے اور اپنا نام مسلمان رکھنے کو نفاق مسلمین کہتے ہیں
ر اتحاد مسلمین۔

غعہ ۷۴ } اور آریہ اور عیسائی وغیرہ غیر مذہب والوں کے اعتراضوں کے لیئے انگریزی
ن مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ مقلد علما سے علوم اسلامیہ سیکھیں کیونکہ مسلمانوں کی قدیمی
بوں میں آریہ وغیرہ غیر مذہب والوں کے عقائد کو باطل کرنے کے بہت دلائل ہیں۔ کیونکہ
شتہ تیرہ سو سال سے علما اسلام ان غیر مذہب والوں کے اعتراضوں کا جواب دے کر
ن پر غالب آتے رہے ہیں۔ اور اگر وہ میری تصنیفات کا مطالعہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ
سلام کے تمام مخالفوں کے عقائد کو باطل کر سکینگے۔

فعہ ۷۵ } اور جان لینا چاہیئے کہ یہ غیر مقلد علما در اصل گندم نما جو فروش مسلمانوں کو
سلام سے گمراہ کرنیوالے ہیں نہ کہ اسلام کی تابعداری کیطرف بلانے والے۔ اور اگر مسلمان
ل ان غیر مقلد علما کی تابعداری کرینگے تو راہِ ہدایت کو چھوڑ کر دین اسلام کو بھول جاینگے
ر پھر آریہ وغیرہ ان پر غلبہ پا کر اُنکو اسلام سے برگشتہ کر لینگے۔

کفر کا فتویٰ

فعہ ۷۶ } اور انگریزی خوان مسلمان قدیمی علما پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہر ایک بات میں
یک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ جو بات درست نہیں کیونکہ جس شخص میں ننانوے
ضلتیں اسلام کے خلاف ہوں اور ایک خصلت اسلام والی ہو تو اُسکو مسلمان جاننا چاہیئے۔

فعہ ۷۷ } مگر ان کو یہ خبر نہیں کہ کافر اوس کو کہتے ہیں جو خدائے تعالیٰ کا منکر اور اوسکے
کموں کو نہیں مانتا۔ اور مسلمان اوس کو کہتے ہیں جو خدا تعالےٰ کا اقرار کرکے اوس کے
حکموں کی تابعداری کرتا ہے۔

فعہ ۷۸ } اور جو شخص منہ سے خدا تعالیٰ کا اقرار کرکے خدا تعالیٰ کے حکموں کی تابعداری
نہ کرے۔ تو اوسکو بھی کافر کہیں گے۔

دفعہ ۷۹ } کیونکہ جس طرح ایک تولہ زہر کھانے سے کوئی شخص مرجاتا ہے اور اگر وہ ایک ر
زہر کھائے تو اس ایک رتی زہر کھانیسے نہیں مریگا۔ مگر اوسکو کہینگے کہ اسنے زہر کھایا۔

دفعہ ۸۰ } اسیطرح علماء اسلام جسوقت دیکھتے ہیں کہ کوئی مسلمان شخص شریعت حقہ
تابعداری نہیں کرتا تو اوس کو کفر کا حکم اس لئے دیتے ہیں کہ وہ اس کو خدا تعالیٰ کا گ
بندہ جانتے ہیں۔ اور اوس کو بتانا چاہتے ہیں کہ جو کام وہ کر رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کی مرض
کے خلاف ہے۔ جیساکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے۔ حدیث الفر
بین العبد المؤمن والکافر ترک الصلوٰۃ۔ ترجمہ۔ فرق درمیان بندہ م
اور کافر کے نماز کا ترک کردینا ہے۔

دفعہ ۸۱ } اور اسلیئے علماء اسلام جو ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگا کر اوس کو راہ ہد
کی تابعداری کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی ہدایت دیتے ہیں سب درست ہے۔ اور ا
اعتراض کرنا صرف اس لئے ہے تا کہ علماء اسلام انگریزی خوان مسلمانوں پر اعتراض کرکے انہیں ب
کاموں سے باز رہنے کی ہدایت نہ کیا کریں۔

نفلی عبادت

دفعہ ۸۲ } قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ نماز اپنے وقت پر فرض ہے۔ ا
جس وقت نماز ختم ہو جائے تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی خدا کو یاد کرنا چاہیے۔
دیکھو سیپار (۵) سورۃ نسا رکوع (۱۵) آیت (۳) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّل
فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّل
اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ ترجمہ۔ پھر جب تم نماز ختم
تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرو پھر جب (جنگ موقوف ہو جائے) (اور) تم مط
ہو جاؤ تو اپنے معمول کے موافق نماز کو قائم کرو۔ بیشک نماز ایمان والوں پر فرض ہ
اس کا وقت اللہ کیطرف سے مقرر کیا ہوا ہے۔

دفعہ ۸۳ } اور نماز وقتی کے علاوہ جس طرح سے خدا تعالے کو یاد کیا ج

س کو نفلی عبادت کہتے ہیں ۔

فعہ ۸۴﴾ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ نفلی عبادتونکی بدولت رہ اپنے خالق خداوند کا قرب حاصل کرتا ہے ۔ اس لئے نفلی عبادتیں بہت کیا کرو ۔ اور اس رح آپ نے اجازت دی کہ ہر ایک شخص کو جس وقت موقعہ ملے نماز وقتی کے علاوہ بھی ا تعالےٰ کی یاد کرنی چاہیئے ۔

فعہ ۸۵﴾ اور آپ کے اس فرمان کی تابعداری میں طرح طرح کی رسمیں خدا تعالیٰ کو دکرنے کی مسلمانوں میں جاری تھیں ۔ جنکو ان غیر مقلد علماء نے بدعت قرار دیکر بند کرادیا ۔ ور یہ خیال نہ کیا کہ جس زمانہ میں یہ رسمیں مسلمانوں میں جاری ہوئی تھیں ۔ اُس زمانہ کے لمانے ان کو جائز قرار دیکر لوگوں میں رائج کیا تھا ۔ اور ان کو بدعت اُسوقت کہنا چاہیئے ا جبکہ یہ رسمیں جاری ہونے لگی تھیں ۔ اور آج جب کہ ان رسموں کو جاری ہوے کئی سو ال ہوتے ہیں ۔ یہ قرار دینا کہ یہ رسمیں بدعت ہیں ۔ محض مسلمانوں کو شک میں ڈالنا اور ا تعالیٰ کی یاد سے روکنا ہے ۔

نماز تراویح

دفعہ ۸۶﴾ نفلی عبادتوں میں سے نماز تراویح بھی ایک نفلی عبادت ہے جو کہ ماہ رمضانکی راتوں میں نماز عشا ادا کرنے کے بعد ادا کی جاتی ہے ۔

دفعہ ۸۷﴾ گذشتہ تیرہ سو سال سے تمام مسلمان بیس رکعت نماز تراویح ادا کرتے تھے ان غیر مقلد علماء نے اس عبادت سے روکنے لئے مسلمانوں کو یہ سکھانا شروع کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کی تھی ۔ اس لئے صرف آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرنی چاہیئے ۔ اور بیس رکعت نماز تراویح ادا کرنی نہیں چاہیئے ۔ کیونکہ یہ بدعت ہے جس کا ادا نہ کرنا بہتر ہے ۔ کیونکہ اسلام میں یہ ایک نئی بات جاری ہوئی ہے ۔ جس کو ترک کردینا چاہیئے

دفعہ ۸۸﴾ مگر ان غیر مقلد علمانے لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح سے باز رکھکر آٹھ رکعت

نماز تراویح ادا کرنے کی ہدایت دینے میں سخت غلطی کھائی۔

دفعہ ۸۹ کیونکہ جس وقت وہ خود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین ر
تک آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کی تھی اور بعد ازاں اوس کو ترک کر دیا تھا۔ تو جو فعل رسو
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔ جو شخص اوس فعل کو کرے وہ بدعتی ہوگا۔ اس لئ
غیر مقلد علما سب کے سب بدعتی ہوگئے۔ خصوصاً جبکہ یہ جانتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علی
نے تین رات تک آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کی تھی۔ تو تمام ماہ رمضان کی راتوں میں آٹھ رکع
نماز تراویح ادا کرنا بدعت ہوگیا۔ اور باجماعت ادا کرنا بھی بدعت ہوگیا۔ کیوں کہ رسول خدا ص
علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو جمع کرکے نماز تراویح باجماعت ادا نہیں کی تھی۔ اور نہ
وتروں کی جماعت کرائی تھی۔

دفعہ ۹۰ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت
تراویح تین رات تک ادا کی جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ تو پھر بیس رکعت نماز تراویح ادا ک
دستور مسلمانوں میں کس طرح شروع ہوا؟

دفعہ ۹۱ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز تہجد ادا ک
تھے۔ جو کہ پچھلی رات کو اٹھکر ادا کیا کرتے ہیں۔ اور نماز تہجد کی مختلف رکعتوں کا ذکر حدیثوں م
درج ہے۔ کبھی آپ نے چار رکعت نماز تہجد پڑھی۔ کبھی چھ کبھی آٹھ کبھی دس اور کبھی
رکعت نماز تہجد ادا کی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
بارہ رکعت نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔

دیکھو بخاری شریف (صہ ۱۳۵) باب ماجاء فی الوتر۔ حدثنا عبد ال
بن مسلمۃ عن مالک عن مخرمۃ ابن سلیمان عن کریب ان ابن عبا
اخبرہ انہ بات عند میمونۃ وھی خالتہ فاضطجعت فی عرض الوس
واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام حتی انتصف
اللیل او قریبا منہ فاستیقظ یمسح النوم عن وجہہ ثم قرأ عشر آیا
من آل عمران ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شن معلقۃ فتو

حسن الوضوء ثم قام یصلی فصنعت مثله وقمت الی جنبه فوضع
ه الیمنی علی راسی واخذ باذنی یفتلها ثم صلی رکعتین ثم رکعتین
م رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع
ی جاءه المؤذن فقام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح۔

جمہ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے روایت کی انہوں نے مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان
انہوں نے کریب سے کہ حضرت ابن عباس نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے حضرت میمونہؓ کے
ں رات بسر کی اور وہ میری خالہ ہیں۔ میں بستر کے عرض میں اور رسول خدا صلی اللہ
ہ وسلم اور آپ کی اہل اس کے طول میں لیٹ گئے۔ اور سو گئے۔ جب رات آدھی ہو گئی
س کے قریب۔ پس آپ بیدار ہو گئے۔ اور آنکھیں ملنے لگے۔ پھر آپ نے آل عمران کی دس
ت (ان فی خلق السماوات) پڑھیں۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے۔ ایک مشکیزہ کی طرف جو
ا ہوا تھا۔ پھر آپ نے وضو کیا اور نہایت اچھی طرح سے کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے
ی بھی اسیطرح وضو وغیرہ کر کے آپ کے پہلو پر جا کھڑا ہوا۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ
ے سر پر رکھا۔ اور میرا کان ملنے لگے۔ پھر آپ نے نماز دو رکعت پڑھی۔ پھر دو پھر دو
دو پھر دو پھر دو (اسیطرح بارہ رکعت ہوئی) پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ
ن آپ کے پاس آئے پھر آپ اٹھے اور آپنے دو رکعت پڑھیں اور باہر جا کر صبح کی
ز ادا کی۔

عہ ۹۲ } اس سے ثابت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان کے علاوہ
سری راتوں میں بھی بارہ رکعت نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے اور آپ نے ماہ رمضان کی تین
وں میں عشا کی نماز ادا کر کے سونے سے پہلے آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کی۔ اور ماہ رمضان کے
ن تین راتوں میں آپ نے آٹھ رکعت نماز تراویح پڑھی ان راتوں میں بیس رکعت ادا کیں
ٹھ رکعت سونے سے پہلے اور بارہ رکعت سونے کے بعد نماز تہجد۔

عہ ۹۳ } حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوئی نماز تراویح ادا نہ کی گئی۔

عہ ۹۴ } حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام دور دور پھیل گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ

عنہ، تمام ملکوں سے رپورٹ منگوایا کرتے تھے۔ کہ آیا مسلمانوں کو دین کے کسی امر کی تابعد
میں تکلیف تو نہیں ہے۔ اُن کے پاس رپورٹ آئی کہ جس وقت ماہ رمضان کی راتو
میں سحری کھانیکے لئے اُٹھتے ہیں تو اسی وقت نماز تہجد ادا کرنی ہوتی ہے۔ اور اگر نماز تہ
پڑھیں تو سحری کھائی نہیں جاتی اور روزہ رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر سحری کھائیں
نماز تہجد ادا کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔

دفعہ ۹۵} اس رپورٹ کے موصول ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام اصحابو
مشورہ لیا جیسا کہ قرآن مجید میں ایمان والوں کی صفت میں لکھا ہوا ہے۔
دیکھو سیپارہ (۲۵) سورۃ شوریٰ رکوع (۵) آیت (۹) وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔
ترجمہ۔ اور وہ لوگ کہ اپنے پروردگار کا فرمان مانتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور ا
کام باہمی مشورہ سے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے۔ اس سے خرچ کرتے ہیں۔

دفعہ ۹۶} اس آیت میں خدا تعالےٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تھی کہ اُنہ
خدا تعالیٰ کے حکم کو کہ ماہ رمضان کی راتوں میں روزہ رکھنے سے پہلے سحری کھا لیا کرو کہ ر
دینے کیلئے نماز تہجد کا وقت تبدیل کرنے میں جو کام مشورت سے کرنا تھا۔

دفعہ ۹۷} اصحابوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مشورت دی کہ نماز تہجد کا وق
تبدیل کر دینا چاہیئے تاکہ سحری کھانے اور روزہ رکھنے میں تکلیف نہ ہو اور صلاح کی کہ ع
نماز ادا کرکے اوس کے بعد ہی پہلی رات کو بارہ رکعت نماز تہجد کی ادا کر لیا کریں اور
کہ تہجد کی نماز ادا کرنے والے پچھلی رات کو اُٹھکر ادا کیا کرتے ہیں وہ بھی پہلی ہی رات کو
کر لیا کریں۔

دفعہ ۹۸} اوس وقت، ایک اصحابی نے کہا کہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
عشاء کی نماز کے بعد ماہ رمضان کی تیس راتوں میں آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کی تھی۔ مگ
ازاں نہیں پڑھی تھی۔

دفعہ ۹۹} حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان باتوں کو سنکر کہا کہ آٹھ رکعت نماز تراویح جو ر

صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے بعد پہلی رات کو پڑھی تھی اور بارہ رکعت نماز تہجد جو کہ رات کے خری حصہ میں پڑھی تھی دونوں کو ملا کر بیس رکعت نماز تراویح پہلی رات ہی کو پڑھ لیا کریں ورتین وتر جو کہ رات کے آخری حصہ میں پڑھا کرتے تھے وہ بھی پہلی رات ہی کو پڑھ لینے چاہیں اکہ سحری کے وقت سحری کھا کر روزہ رکھنے میں آسانی ہو۔

دفعہ ۱۰۰﴾ اور اس طرح ماہ رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد بیس رکعت نماز راویح ادا کرنے کا دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری کیا تھا۔

دفعہ ۱۰۱﴾ اور چونکہ یہ تجویز تمام مسلمانوں کے مشورہ سے جاری ہوئی تھی اس لئے تمام سلمان جس وقت مسجد میں نماز تراویح ادا کرنے کیلئے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کو اکیلے اکیلے ادا کرنے کی بجائے باجماعت ادا کرنے کا دستور جاری کیا اور وتروں کو بھی باجماعت ادا کرنے کا دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری کیا تھا۔

دفعہ ۱۰۲﴾ یہ دستور بیس رکعت نماز تراویح اور وتروں کو باجماعت ادا کرنے کا تمام مسلمانوں کو یسا پسند آیا کہ آپ کے بعد حضرت عثمان اور حضرت علی اور تمام بزرگان اسلام اس کی تابعداری کرتے چلے آئے ہیں۔ اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ۔ بغداد شریف مصر اور ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام حصوں کے مسلمان بیس رکعت نماز تراویح ادا کرتے ہیں۔ مگر یہ غیر مقلد علما ہیں کہ اسلام کو کمزور کرنے اور مسلمانوں کو راہ ہدایت سے روکنے کے لئے اونہیں آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرنے کی مشورت دیتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ جب کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت نماز تراویح کو پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ تو ان کو کس نے سکھایا کہ آٹھ رکعت تراویح ادا کیا کریں۔ اور مسلمانوں کے تیرہ سو سال کے مروجہ دستور کے خلاف ہو کر اسلام کو نقصان پہونچائیں۔

دفعہ ۱۰۳﴾ اور چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ اور خلیفہ اوس کو کہتے ہیں جو جانشین ہوتا ہے۔ اور جس طرح کسی افسر کے حکم کی تابعداری ضروری ہوتی ہے اسی طرح اوس کے جانشین کی تابعداری بھی ضروری ہوتی ہے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تابعداری اسیطرح کرنی چاہیے۔ جس طرح کہ رسول خدا

صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنے کا حکم ہے۔ اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تا
روکتا ہے وہ خدائے تعالیٰ کے اس فرمان سے روکتا ہے جس میں خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہوا
کہ تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو اوسکے رسول کی اور صاحبان امر کی جو تم میں
ہیں۔

دفعہ ۱۰۴} اور حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور خلی
تھے۔ اور جو کچھ آپ نے کہا تھا یا جو کچھ آپ نے عمل کیا تھا۔ اوس کو حدیث کہتے ہیں ا
جو شخص بیس رکعت نماز تراویح ادا کرنے کی بجائے آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرنے کی تش
دیتا ہے۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تابعداری سے روکنے کے ساتھ ہی حدیث شریف کی تابعدا
منع کرتا ہے۔ اور اس لئے غیر مقلد علماء کا یہ کہنا کہ وہ اہل حدیث بھی ہیں اور بیس رکعت ن
تراویح کی بجائے صرف آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرتے ہیں حدیث شریف کے خلاف ہو
اور یہ غیر مقلد صاحبان اہل حدیث بھی نہ رہے۔

دفعہ ۱۰۵} جس لئے یہ غیر مقلد علماء نہ قرآن مجید کے تابعدار ہیں اور نہ ہی حدیث شریف ک
تابعدار ہیں۔ بلکہ۔ لَا اِلٰی هٰؤُلَآءِ وَلَا اِلٰی هٰؤُلَآءِ۔ ترجمہ۔ نہ اِن کی طرف ہیں اور نہ ا
کی طرف ہیں۔ یعنی نہ تو اسلام میں پختہ ہیں اور نہ ہی کفر میں پختہ ہیں۔ بلکہ دونوں کے درمیا
لٹک رہے ہیں۔

دفعہ ۱۰۶} اور خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جو شخص قرآن مجید اور حدیث شریف
تابعداری نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ دیکھو سیپارہ (۳) سورۃ آل عمران رکوع (۴) آیت (
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔
ترجمہ۔ (۲) اے نبی اِن سے کہدو کہ اللہ اور رسول کے کہنے پر چلیں۔ پھر اگر وہ اُن کا ک
نہ مانیں اور اعتراض کریں تو یاد رکھیں کہ بیشک اللہ کافرونکو دوست نہیں رکھتا۔

دفعہ ۱۰۷} اس لئے اے بھائیو مسلمانو! ان غیر مقلد علماء کی تابعداری میں بیس رکع
نماز تراویح کی بجائے آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرکے گمراہ نہ ہو جاؤ۔ ورنہ بروز قیامت تم ا
غیر مقلد علماء کی تابعداری کرنے سے پچھتاؤ گے۔ اور اوس وقت تمہارا پچھتانا تمہیں فائدہ ن

س کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہوا ہے۔
یکھو سیپارہ (۱۹) سورۂ فرقان۔ رکوع (۳) آیت (۷) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى
يَدِ يْدِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (۸) يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ
تَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ (۹) لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ
شَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۱۰) وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا
ذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

رجمہ۔ (۷) اور جس دن کہ ظلم کرنے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو (ندامت اور حسرت سے)
ٹیگا۔ اور کہے گا کہ اے کاش میں نے اللہ کے رسول کے ساتھ کوئی راہ لی ہوتی (۸) اے
ری خرابی کاش میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا (۹) یقیناً اس نے مجھے نصیحت بہ
ل کرنے سے بہکا دیا۔ بعد اوس کے کہ وہ میرے پاس آگئی تھی۔ ور شیطان انسان کا
مال کر ڈالنے والا ہے (۱۰) اور کہے گا رسول ہمارا اے پروردگار میرے بیشک میری قوم نے
س قرآن کو متروک کر دیا۔

فعہ ۱۰۸} اس لئے اے بھائیو مسلمانو بیشتر اس کے کہ ان غیر مقلد علماء کی تابعداری کرنے
ر بیس رکعت نماز تراویح ادا کرنے کی بجائے صرف آٹھ رکعت نماز تراویح ادا کرنے کی بدولت
یامت کے دن تمہیں افسوس کرنا پڑے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ناراض ہو کر
ہارے خلاف خدا تعالےٰ کے حضور شکایت کریں اور تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان غیر مقلد علماء کی
بعداری کو ترک کر دو اور تیرہ سو سال کے بزرگوں کی تابعداری کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارا
ھلا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

دُعا

فعہ ۱۰۹} یا الٰہ العالمین ہم غریب مسلمانوں کی عرض ہے کہ ہم غریبوں کی حالت زار پر رحم
رما کیونکہ ہم میں سے جو لوگ انگریزی پڑھ گئے اور سرکاری ملازم ہیں اور وکالت وغیرہ امتحان
پاس کر کے اس قابل ہو گئے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو اپنی تابعداری کی طرف راغب کر سکیں

اون ہیں سے کسی نے بھی دین کا علم نہیں سیکھا۔ جس لئے وہ دین کی تابعداری نہیں کر
اور چاہتے ہیں کہ ہم اون کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور یہ غیر مقلد علما، ایسے مسلمانو
ساتھ مل کر ہم کو تیرہ سو سال کے اسلام کے سچے عقیدوں سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہی
تیرے پاک دین اسلام کی تابعداری کی طرف بلانے والے بہت کم لوگ ہیں۔ اور جو باقی بچے ہیں
غریب اور مفلس ہیں اور بسبب غربت کے وہ دوسرے لوگوں کی نگاہ میں حقیر خیال کئے جا
جس لئے کوئی شخص اون کے کہنے کے موافق عمل نہیں کرتا اور سب لوگ گمراہ ہو رہے ہیں۔ ا
یا الہ العالمین ایسے حالت میں تیری امداد کی سخت ضرورت ہے۔ اور ہمیں ایسے برے ل
تابعداری سے بچا کر اپنے پاک دین اسلام کی تابعداری کرنے کی توفیق عطا کر کیونکہ تو سب ق
والا ہے۔ اور اپنے پاک گھر کعبہ شریف اور اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہ
دعا کو قبول فرما۔ کیونکہ تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والا) منارہ مس

بمبئی نمبر ۳

ور علی نور یعنے تائید اسلام اور تردید مذاہب باطلہ کی کتابین

جرۃ الانبیا۔ یعنی نسب نامہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم السلام مع چہار یار کبار۔ دوازدہ امام
نج سید عبد القادر جیلانی و سید خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تا بہ حضرت آدم علیہ السلام کل کتاب ار
ں نقشہ جسمین مشہور واقعات کے سنہ بھی درج ہین سادہ قیمت ۳ر سنہری ۵ر

۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے قیمت ۲ر

۔ نماز قضا عمری کے ادا کرنے کا طریقہ۔ اور اس امر کی شہادتین کہ جمعۃ الوداع کے روز ایک نماز پڑھنے سے
نچ لاکھ سال کی نماز کا ثواب ہوتا ہے اسمین جمعۃ الوداع کی بزرگی لیلۃ القدر کی بزرگی اور پاس انفاس کے ذکر کا طریقہ
ی درج ہے قیمت ۱ر

ردوہابی آیات قرآن مجید سے

حصہ اول۔ حنفی مسلمان کہلانے کا حکم قرآن مجید سے قیمت ۳ر
حصہ دوم۔ علم فقہ کی تابعداری کا حکم قرآن مجید سے اور چار امام اور امام اعظم قیمت ۵ر
حصہ سوم۔ پختہ قبرون اور قبون کا جواز قرآن مجید سے قیمت ۲ر
حصہ چہارم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب اولین و آخرین ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے قیمت ۲ر
حصہ پنجم۔ بیس رکعت نماز تراویح کا جواز قرآن مجید سے قیمت ۱ر

شیعہ فرقہ کو باطل کرنیکی کتابین قیمت ۱۲ر

۱۔ رد شیعہ آیات قرآن مجید سے اسمین شیعہ فرقہ کو ۱۲۵ دلیلون سے باطل کیا گیا ہے اور شیعہ فرقہ کے مجتہد علامہ
ید علی الحائری صاحب لاہوری کی کتابون اظہار حقیقت اور رد الخوارج مین جو مجتہد صاحب نے اصحاب ثلثہ کے خلاف
ا) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک (۳) احراق باب فاطمہ وغیرہ مندرج تہین ان سب کو غلط اور بناوٹی ثابت
یا گیا ہے یہ حدیثین اہل شیعہ کے ساتھ خلط ملط رہنے کی بدولت مسلمانون مین مشہور ہو گئی تہین ورنہ انمین

ایک بھی قابل اعتبار نہیں قیمت ۱؍

۱۰ شیعہ فرقہ کو باطل کرنے کے ۳۲ دلائل قیمت ۱؍

۱۱- عیسایت اور مرزایت کا خاتمہ۔ یعنے انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بھگاری کے صلـ
جانیکی شہادت جس نے انیس سو سال کے عیسائیوں یہودیوں اور مرزائیوں کے عقیدوں کو باطـ
تیرہ سو سال کے اسلام کی تائید کردی ہے۔ قیمت ۸؍ بزبان انگریزی ۸؍

مرزا غلام احمد قادیان کا خارج از اسلام حصہ اول تا ہفتم قیمت ۱؍

مرزا غلام احمد قادیان بموجب اپنے الہاموں کے اکیسواں جھوٹا نبی تھا۔ جو جہنم میں پڑ گیا اور جسنے تسلیم
کذاب تھا۔ قرآن مجید سے حضرت مسیح کے دوبارہ آنیکا ثبوت۔ مرزائیوں کا خارج از اسلام ہونا
کا نام شیطان قرآن مجید میں مندرج ہے۔

آریہ سماج کے عقاید کو باطل کرنیکی پانچ کتابیں ویدانت نمبر ۱ تا نمبر ۵ قیمت

بولیوں کا بدل جانا۔ سنسکرت زبان کی ابتدا۔ ویدوں کی تصنیف وید برہمہ بادشاہ نے بنائے تھے
راجہ تھا۔ ویدوں میں پیپل۔ بڑ اور آم کے درختوں کا ذکر ہے جو پنجاب میں ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کا عقیدہ
عرب تئیس کروڑ سال کے بعد پیے واقعہ ہوتی ہے ویدوں کے خلاف ہے۔ ویدوں میں غلطیاں بھی
ہیں کہ عورت کے گھر دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

قیام زمین و گردش سورج
حصہ اول۔ جسمیں قیام زمین کے متعلق ۱۶۔ دلائل ہیں۔ اردو قیمت ۳؍ انگریزی قیمت
حصہ دوم۔ جسمیں زمین کی روزانہ اور سالانہ گردشوں میں اکیس قسم کا اختلاف ثا
کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍ انگریزی قیمت ۴؍

حصہ سوم۔ زمین جس میں ۴۴ شکلوں اور چالیس دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ سورج کی گر
کسطرح زمین پر بڑ اور چھوٹے دن رات اور موسم واقعہ ہو رہے ہیں۔ قیمت۔ دو روپیہ
حصہ چہارم۔ قیام زمین و گردش سورج کے متعلق ویدوں انجیلوں اور قرآن مجید کی شہادتیں۔ قیمت

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والا) منارہ مسجد بمبئی ۳